قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

(پیشگی چار روپے)

جلد ۱۰ | مورخہ ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء مطابق ۲۶ ساون ۱۹۶۸ | نمبر ۴۰ و ۴۱

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم


# دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا۔ اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام

مہر او شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست اوخیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و ز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزاتِ انبیاءِ سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قلم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

# دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عہ
معہ ضمیمہ درس قرآن مجید للعہ
بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاوے گی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پرو پرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ لیکر آپ فرماتے تھے۔ اور طالب تکرار کرتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ ربی انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے تھے۔


بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرو پرائٹر و پرنٹ و پبلشر کے حکم سے چھپکر شایع ہوا

## نئی روشنی والے

اس عنوان سے ایڈیٹر اصلاح سخن نے ایک نظم لکھی ہے جسکے ایک دو بند قابل غور ہیں۔

وہ مسلماں ہوں مذہب سے سروکار نہیں!
ہوں خدا اور نبی سے مجھے انکار نہیں!
بھید کی بات ہے یہ قابل اظہار نہیں
سینکڑوں ایسے مسلماں ہیں دو چار نہیں
ایک میں بھی ہوں از انجملہ اسی سج دھج کا
کہ جو پابند نہیں صوم و صلوٰۃ و حج کا

رمضان آتے ہی بن جاتا ہوں جھوٹا بیمار
سب سے کہہ دیتا ہوں روزے کا ہی رکھنا دشوار
عذر شرعی ہیں تو بے شبہ ہو جائز افطار!
مجھ سے بڑھکر نہ جہاں میں کوئی ہوگا مکار
تیس دن کی نہیں بیشک یہ مصیبت اچھی
عید کے دن مری ہو جاتی ہے حالت اچھی

## دو نئے مجتہد

میرٹھ کا میاں مٹھو جسکا مضمون نویسی میں یہ اصول ہے جیسا مال ویسا مول۔ لکھتا ہے کہ قرآن مجید کے رو سے خنزیر کے چمڑے کا استعمال اور خرید و فروخت جائز ہے۔ اور حدیث پایہ اعتبار سے ساقط بتاتا ہے۔ معلوم نہیں ان لوگوں کو باوجود ہمہ حماقت رسول اللہ صلعم سے بڑھکر قرآن دانی کا دعویٰ کیوں ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ سنت نبوی تو قرآن مجید سے بڑھکر تواتر کیساتھ ہم تک پہونچی ہے ایسے چمڑوں کے استعمال کے متعلق ہم امت قائمہ کے تعامل کو دیکھ سکتے ہیں۔ مگر اُن لوگوں کو سمجھائے کون؟ قرآن مجید میں ایک طرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم ہے۔ چنانچہ مفصلہ ذیل آیت جس میں جھگڑالو یا اُنکا کاسہ لیس کوئی تاویل نہیں کرسکتا۔ اطیعو اللّٰہ و اطیعوا الرّسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل و علیکم ما حملتم وان تطیعوہ تھتدوا وما علی الرسول الا البلٰغ المبین ہ اور آپ کی خلاف ورزی سے بایں الفاظ ڈرایا ہے فلیحذر الّذین یخالفون عن امرہ ہ دوسری طرف السّٰبقون الاوّلون من المھٰجرین و الانصار کی متابعت کو والّذین اتّبعوھم باحسان سنا کر اپنی رضامندی سے وابستہ کرتا ہے اور یہ دیدہ دلیر گردہ ہے کہ اپنے خود ساختہ منگھڑت خیال کی پرستش موجب نجات قرار دیتا ہے۔ فبئس للظّٰلمین بدلا ہ

ہمیں افسوس ہے اگر شیخ نورالدین سوداگر چرم بھی اُن کے ساتھ مل جائیں

## مرزا حیرت کی بکواس

کرزن گزٹ کے آٹھ دس سال کے فایل دیکھ جاؤ۔ صاف کھلیگا کہ مرزا حیرت کیا چاہتے ہیں۔ اور اپنی تجارت کو کن باتوں سے فروغ دینا چاہتے ہیں مسلمانوں میں معراج جسمانی و روحانی (جو ہمارے نزدیک زیادہ تر نزاع لفظی ہے) پر اختلاف ہو۔ آپ لکھتے ہیں اجی معراج کہا۔ یہ تو ہمیں بارہا ہو چکی ہے اور آسمانوں ستاروں سیاروں کی سیر میں نے بارہا کی ہے اور جب میں اپنے خالق کیطرف دھیان لگا کے بیٹھتا ہوں۔ تو کل کائنات میرے قدموں کے نیچے ہوتی ہے بارگاہ صمدی میں قدوسی مجھے حاضر کرتے ہیں (۲) ایک قدوسی مجھے بیدار کرتا ہے۔........ جب میں اسطرح بیدار ہوتا ہوں فوراً مجھے معراج نصیب ہوتی ہے۔ اور میں اپنے خالق کے دربار میں جہاں کل انبیاء اور رسل دست بستہ حاضر ہوتے ہیں۔ پہونچ جاتا ہوں۔" کاش مرزا حیرت کو خیال ہوتا۔ کہ یہاں چون فلک سیر کے اثر کا ذکر نہ تھا۔ معراج تو اس نظارہ کا نام ہے جو جناب خاتم النبیین کو آئندہ تا قیامت ترقیات کا دکھایا گیا تھا۔ اور پھر پورا ہو رہا ہے اور آئندہ دنیا دیکھیگی۔ کاش مرزا حیرت اور اس قماش کے لوگوں نے اسے بچوں کا کھیل سمجھا۔ میں کہتا ہوں معراج اگر جسد عنصری کیساتھ بھی ہو اور وہ باتیں واقعہ نہ ہوں جو دکھائی گئیں تو کچھ ہی نہیں۔

## گلا گھونٹنا

ناگاہ ایک سالہ بندرہ ورقہ اسمی حیات المسیح مولفہ حکیم مولوی خدا بخش ساکن ردولوی اس فقیر حقیر کبیر کی نظر سے گذرا کہ جو لکھنؤ اور فیض آبادی لوگوں کے ہاتھ میں بکثرت پایا جاتا ہے مولوی صاحب زیر آیت یٰعیسیٰ انی متوفیک (یعنی) عن شھوتک و حظوظ نفسک اور اخذ شی وافیا کے لکھتے ہیں کہ جس سے مولوی خدا بخش صاحب نے اور اُن کے ہمخیالوں نے سمجھ لیا ہو کہ حضرت مسیح چرخ پر چڑھ گئے اور یہ نہیں سوچتے کہ اس مجہول فقرہ اخذ شی وافیا سے بھی عیسیٰ علیہ السلام کی جان قالب سے نکلنا ہی ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس لفظ اخذ کے معنے مفسرین ماہرین اور محدثین کاملین نے گلا گھونٹنا اور موت کے ہی کئے ہیں۔ دیکھو ترجمہ مشکوٰۃ کتاب الفتن صفحہ ۴۸ سطر نمبری ۱۵۔ اور اسی طرح شرح کتاب بزن کا........ اور امام وھب و ابن اسحاق نے حضرت مسیح کو وفات یافتہ لکھا ہے اور بہانتک واسطے ازدیاد و تقویت ایمان کے مدت از تین دن سات ساعت عیسیٰ علیہ السلام کا فرش خاک پر پڑے رہنا اپنی اپنی تجویزوں میں اسی لئے بیان بھی کر لیا کہ جس سے کسی مخالف کو شک و تردد نہ رہے۔ اور یوں نہ کہہ سکے کہ حضرت مسیح مرے نہیں۔ اور یہ جو مولوی خدا بخش صاحب اپنے رسالہ کے صفحہ ۳ میں متوفی ابوبکر واسطی کا قول تحریر کرتے ہیں۔ کہ متوفیک عن شھوتک و حظوظ نفسک اور کہتے ہیں کہ تحقیق مراد یہ ہے۔ کہ مارونگا میں تیری شہوت کو اور حظ نفس تیرے کو کہتا ہوں میں کہ اگر بقول مولوی صاحب اس لفظ متوفیک کے معنے زندہ ہی کے ہیں تو لفظ (مارونگا) کا ترجمہ ابوبکر واسطی نے کس لفظ کا کیا ہے۔ دیکھو اس جگہ بھی ابوبکر واسطی نے لفظ توفّی کے معنے صاف مار ڈالنا ہی کئے ہیں۔ اور بیان کے طور پر کھول دیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم میں کوئی حالت کہ جو ہر ایک انسان کو اس کے زندہ رہنے کیلئے ضروری ہے باقی نہیں رکھی تو حکیم صاحب سچ کہنا کہ پھر اُن کے مردہ ہونے میں کونسی کسر رہ گئی۔ اس کے علاوہ اگر ابوبکر واسطی کی اس تاویل کو تسلیم بھی کر لیا جاوے تو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام میں باوجود نبی ہونے کے اس درجہ قوت شہوانیہ بڑھی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے مارنے کی ضرورت پڑی اور جناب عیسیٰ علیہ السلام اسقدر حظوظ نفسانیہ میں مشغول تھے۔ کہ خدا تعالیٰ کو اس کے مٹانے کی فکر پیدا ہوئی۔ غور کیجئے۔ کہ ابوبکر واسطی رح کی توجیہ سے حضرت مسیح علیہ السلام پر کتنا بڑا الزام حظوظ نفسانیہ کے مبتلا ہونے میں عاید ہوتا ہے بلکہ ایک یہودی بہت صفائی کے ساتھ ابوبکر واسطی کے اس قول سے استدلال کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام منصب نبوت کے قابل نہ تھے۔ کیونکہ جس انسان میں قوت نفسانیہ ایسی قوی ہو وہ کیونکر نبی ہو سکتا ہے۔ مولوی خدا بخش صاحب خدا کا خوف کیجئے اور ابوبکر واسطی کے واسطے ایک معصوم نبی کو ایسے سخت الزام کا مورد نہ ٹھہرایئے۔ جو کسی ادنے پاک نفس انسان کیلئے بھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔ پس صادق مسلمان وہی ہے کہ جو اپنی موت سے پہلے اسبات پر ایمان لاوے کہ حضرت مسیح ع کو مقدس وفات ہوئی۔ اور اب پھر کے وہ اس غمکدہ میں نہ آویں گے۔ والسّلام۔

(خاکسار کبیرالدین احمد احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ بشیرت گنج لکھنؤ)

## انتقال پر ملال

شیخ علی احمد خان صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب رئیس و مقیم گورداسپور نے ۱۸ جولائی ۱۹۱۱ء کو اس جہان فانی سے ملک جاودانی کیطرف انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون شیخ صاحب مرحوم خاندانی بارعب صاحب مروت و احسان متواضع۔ مہمان نواز۔ غریبوں کے مددگار۔ دوستوں کے معین و ہمدرد و غمگسار۔ بیواؤں کے خبرگیر۔ یتیموں کے دستگیر۔ امورات مفید پبلک میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے ہیں (مخبر خاکسار حسین بخش ممبر انجمن اسلامیہ بٹالہ)۔ شیخ صاحب موصوف حضرت مرشدنا مرزا صاحب کے خاندان کی قانونی خدمات ہمیشہ نہایت وفاداری سے کرتے رہے (ایڈیٹر)

# کلام امیر



**۶ جولائی ۱۹۱۱ء** فرمایا:۔ مومن کا فرض ہے۔ کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا رہے۔ "اپنی اپنی قبر میں پڑنا ہے"۔ یا "عیسیٰ بدین خود۔ موسیٰ بدین خود" صحیح نہیں۔

فرمایا بعض لوگوں کو دھوکہ ہؤا ہے وہ لم تقولون ما لا تفعلون سے یہ سمجھتے ہیں کہ جس بات پر خود عمل نہ ہوا اُس کو کہنا ہی نہیں چاہیئے۔ اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ جو قول وقرار پورا نہ کرنا ہو۔ وہ کہنا ہی نہیں چاہیئے دوسری آیت علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم سے استدلال غلط کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا اذا رأیت شحا مطاعا وھوی متبعا۔ واعجاب کل ذی رای رایہ فعلیکم انفسکم جب تو دیکھے کہ ایک شخص دنیا کا حریص ومتبع ہے۔ اور گری ہوئی خواہشوں کا پیرو ہے۔ اور خود پسندی کا یہ حال کہ اپنی ہی رائے پسند ہے تو اس وقت علیکم انفسکم کا موقعہ ہوتا ہے۔

فرمایا۔ میرا بھی دستور ہے کہ ایک حد تک کہتا ہوں پھر میں حضرت ابوبکرؓ کے قول پر عمل کرتا ہوں۔

**۷ جولائی ۱۹۱۱ء** اس سوال کے جواب میں۔ کہ مسجد حرام میں مشرکین کا آنا کیوں منع کیا گیا۔ فرمایا:۔ اس سوال کا پوچھنے والا یہودی یا عیسائی ہے تو اُس کے لئے یہ جواب کافی ہے کہ سات گاؤں تھے۔ جو حضرت موسےٰ نے ایسے ٹھیرائے کہ ان میں کسی قوم کے آدمی کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔

**دوسرا جواب** اللہ تعالےٰ اُسی رنگ میں سزا دیتا ہے جس میں نافرمانی ہو۔

مثلاً ایک شخص کے پاس ایک گھوڑی ہے۔ پڑوسی چور ہے وہ اُسے چرا لیتا ہے مگر اُسے چرا کر وہ اس سے فایدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ بلکہ دیکھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ سو کوس کے اندر تو رکھ ہی نہیں سکتا۔ گویا جس مطلب کے لئے اس نے چوری کی اس سے محروم رہ گیا۔ ایسا ہی زنا سے رونگٹا رونگٹا فایدہ اُٹھاتا ہے۔ تو آتشک سے بال بال دکھ میں ہوتا ہے۔ مشرکین عرب کا جرم تھا۔ کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام میں آنے سے روکا۔ (ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ) تو اب سزا بھی اُسی رنگ میں دی گئی یعنے مشرکوں کو مسجد حرام کے نزدیک پھٹکنے نہ پائیں +

**تیسرا جواب** یہ ہے کہ جب کوئی مذہب پیدا ہوتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت میں بڑے بڑے مخلص لوگ ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ وقت بڑی مصیبتوں کا ہوتا ہے۔ مومن کے جان ومال پر ابتلا آتا ہے۔ اور بعض اوقات تو اس بستی میں رہنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ مخلص لوگ اس صبر کے اجر میں بادشاہ بنائے جاتے ہیں۔ اس وقت منافق اور گندے لوگ بھی طرح طرح کے حیلوں سے بیچ میں آگھستے ہیں۔ اور دین کی اکثر باتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر نصاریٰ کو دیکھو کہ اب اصل انجیل تک ان کے پاس نہیں۔ ایک طرف تو علم طبقات الارض وغیرہ میں یہاں تک ترقی کی ہے کہ سب زمین کو چھان ڈالا۔ دوسری طرف دینی امور کا یہ حال کہ اپنے مذہب کی کتاب کا پتہ نہیں! ہندو یہ نہیں بتا سکتے کہ رام چندر جی اور کرشن مہاراج کا طرز عبادت کیا تھا۔

غرض ایک وقت مذہب پر آتا ہے کہ اس کے پیروؤں میں دنیا پرستی بڑھ جاتی ہے۔ اور اصل مذہب کیطرف توجہ کم ہو جاتی ہے تو قوم خدا کے احکام کو بھول جاتی ہے اور غیر قوموں کے اثر سے متاثر ہو کر انہیں کا رسم ورواج اختیار کر کے بعض اوقات اُنہیں میں ملجاتی ہے۔ اس خطرے سے محفوظ رکھنے کیلئے ضرور تھا کہ مکہ معظمہ غیر قوموں کے دخل سے بالکل پاک رہے تا دین بھی محفوظ رہے۔ اور اگرچہ بعض قسم کی تبدیلیاں پیدا ہونی ایک قدرتی بات ہے۔ مگر پھر بھی دوسری قوموں سے مسلمان نسبتاً بہت محفوظ رہے۔ عیسائیوں کے دو فرقوں کا طریق عبادت ہی نہیں ملتا۔ مسلمانوں میں امر مشترک تو ہے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ والسلام

**۹ جولائی ۱۹۱۱ء** فرمایا کمانے میں تین باتیں نہ ہوں تو وہ کمانا غفلت کا موجب ہوگا۔

**حلال** ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ چوہڑے ہی حرام خور ہوتے ہیں بلکہ جو چوری کا مال کماتا ہے وہ بھی حرام خور ہے۔ جو جعلسازی اور دھوکے سے مال جمع کرتا ہے۔ وہ بھی حرام خور ہے۔ جو کسی دکان میں مال شراکت رکھتا ہو۔ اور اس کا کوئی حساب وکتاب نہیں وہ بھی حرام خور ہو۔ جو اپنے منصبی فرض کو عمدگی سے ادا نہیں کرتا۔ اور ترقی تنخواہ کے لئے ہوشیار رہے وہ بھی حرام خور ہے غرض جو بالباطل مال کھانیوالے ہیں وہ سب حرامخور ہیں۔

**دوم** یہ کہ:۔ کھانا **طیّب** ہو۔ یعنے وہ کھائے جو مناسب اور موجب ضرر نہ ہو۔ مثلاً کھانسی والا اگر ترش چیز کھاتا ہے تو وہ طیّب نہیں کھاتا۔ فالج والا اگر سرد اشیاں پیتا ہے تو طیّب کا استعمال نہیں کرتا۔ غرض جو کھاؤ پہلے دیکھ لو کہ بدن کیلئے مفید وپسندیدہ ہے یا نہیں۔

**سوم** لقمہ اُٹھاتے وقت اللہ کا نام لے اور شکر ادا کرے۔ روٹی پکانا اور تنور سے نکالنا میرے جیسی طبیعت کے انسان کے لئے تو ایک قسم کا معجزہ ہے۔ تین دفعہ آگ میں جانا پڑتا ہے اور میں آگ سے ایسا نفور۔ کہ سردی میں بھی تاپ نہیں سکتا۔

لوگ حرام وحلال کا خیال نہیں کرتے۔ ایک عورت نے میرے سامنے ذکر کیا کہ ہم شادی کے موقعہ پر گائے کا گوشت کھلائیں گے۔ میں نے پوچھا کہاں سے حاصل ہونگی کہا ہمارے نوجوان بہت ہیں۔ جو ادھر اُدھر سے پکڑ لاتے ہیں۔ پھر کہا کہ اپنے علماء کے لئے تو بکریاں ذبح کرتے ہیں۔ میں نے کہا وہ تو چوری کی نہیں ہونگی۔ کہا نہیں وہ تو گڈریوں سے لیتے ہیں۔ اور وہ کیوں نہ دیں۔ اگر ذرا بھی انکار کریں تو ہم ان کا ریوڑ نہ غارت کر دیں۔ اور پیر صاحب کی زیادہ خاطر ہے۔ اُن کے لئے مرغ کا گوشت ہوگا۔ میں نے پوچھا وہ کہاں سے لوگے۔ کہا جولاہوں سے۔ پوچھا قیمتاً۔ کہا نہیں جوتے کے زور۔

غرض آجکل مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ خوب سن لو کہ مردار خور الہیات کے علم سے بالکل ناواقف رہتے ہیں۔ یوروپ کی قوموں کو ہی دیکھ لو کہ الہیات کے باریک مسایل میں کچھ فہم نہیں۔ ایک انسان کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا ہے۔ فرمایا کہ خون سے تشنج واستر خا پیدا ہوتا ہے۔ اور لحم الخنزیر اخلاق وعادات پر بڑا اثر ڈالتا ہے اور جو غیر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے وہ پاک عقاید کے لئے برا اثر ڈالتا ہے۔ فرمایا بعض بداعمالیوں کیوجہ سے یہود سے رزق حلال چھین لیا گیا۔ مسلمانوں کو بھی یہی سزا ملی ہے حلال طیب رزق تو مال غنیمت ہے۔

# امیرنا نور الدین

## تعلیم

جس نور کی ضیاء سے ایک عالم کو فیضیاب ہونا تھا۔ اس کی ۱۲۵۸ھ ہجری مطابق ۱۸۴۱ء کے اردگرد شہر بھیرہ میں ولادت ہوئی۔ اور بچپن کے زمانہ میں آپ نے قرآن شریف کا کچھ حصہ اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے اور باقی کل حصہ اور فقہ کی چند کتابیں پنجابی زبان میں اپنی والدہ ماجدہ سے پڑھیں اور سنیں۔ اس کے بعد ۱۲۶۹ھ کے اپنے کسی تعلق کے سبب سے لاہور میں تشریف لائے۔ اور وہاں پر آپ بیمار ہو گئے کچھ عرصہ تک علاج کرایا۔ اور کچھ عرصہ آپ کو فارسی اور خوشخطی پڑھنی اور سیکھنی پڑی۔ اور پھر آپ نے اپنے وطن مالوف کیطرف مراجعت فرمائی۔ اور ایک بزرگ میاں شرف الدین نامی آپ کے فارسی ٹیچر مقرر ہوئے۔ ہرچند آپ کو فارسی پڑھائی جاتی تھی۔ مگر آپ کو فارسی زبان سے کچھ بھی ٹیسٹ نہیں تھا۔ آپ کے ہر دو اساتذہ شیعہ مذہب رکھتے تھے۔ مگر ان کو بحث مباحثہ سے کچھ بھی تعلق نہ تھا۔ لیکن آپ نے ان کے ذریعہ سے شیعہ مذہب کی حقیقت کو خوب معلوم کرلیا۔ اسی اثناء میں آپکے اخی مکرم و معظم بھیرہ میں تشریف فرما ہوئے اور انہوں نے باقاعدہ تعلیم عربی دینا شروع کی۔ اسی زبان سے آپ کو زیادہ ٹیسٹ تھا۔ اب جناب الٰہی کے فضل و کرم کا باب آپ پر کھولا گیا۔ کہ ایک شخص کلکتہ کے تاجر محمد امین نامی نے آپ کو قرآن کریم کے ترجمہ کے سیکھنے کیطرف متوجہ کیا۔ جو دراصل ہم سب لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔ و ذالک فضل اللہ علینا و علی الناس ولاکن اکثر الناس لا یعلمون۔ پھر ایک بمبئی کے تاجر نے مشارق الانوار اور تقویۃ الایمان کے پڑھنے کیطرف توجہ دلائی۔ آپ کو اُردو زبان چونکہ نہایت ہی پیاری معلوم ہوتی تھی اس لئے آپ نے ان ہر دو کتب کے تراجم کو خوب پڑھا۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد پھر لاہور تشریف لے آئے۔ لاہور میں آپ بڑی دلچسپی کے ساتھ موجز پڑھتے تھے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ پھر وطن تشریف لائے۔ اور وہاں سے آپ کو کسی خاص تقریب پر راولپنڈی جانا پڑا۔

## ملازمت

وہاں پر آپ ایک نارمل سکول میں داخل کرائے گئے۔ اور وہاں سے آپ کچھ عرصہ کے بعد ایسے کامیاب ہوئے کہ پنڈ دادنخاں کے سکول میں آپ ہیڈ ماسٹر ہو گئے لیکن چار سال کے بعد آپ نے اس سروس کو چھوڑ دیا۔ یہ ۱۲۷۸ھ کے قریب (جبکہ آپ کی عمر ۱۸ سال کے قریب تھی) کا واقعہ ہے۔ اس ہیڈ ماسٹری کیوقت ہی حضور نے اپنی عربی تعلیم کا سلسلہ بڑے شوق سے جاری ساری رکھا

## پھر سلسلہ تعلیم

اس کے بعد پھر آپ کے والد صاحب بزرگوار علیہ الرحمۃ نے آپ کی باقاعدہ تعلیم شروع کرائی اور ایک نہایت لائق اُستاد مقرر ہوئے۔ مگر اس وقت جو استاد مقرر ہوئے۔ انکو ایک مسجد کی تعمیر کی تکمیل کے سبب بہت سفر کرنا پڑتا تھا۔ اور آپ بھی حضرت امیر المومنین بھی اُن کے ہمراہ سفر و حضر کی تکالیف کی برداشت حصول علم کے لئے کرتے۔ آخر متواتر ایک سال کی کوفت کے بعد آپ نے اپنے بھائی صاحب مکرم سے اپنی تکالیف کا حال بیان کیا۔ وہ پھر آپ کو اپنے ہمراہ لاہور لائے۔ اور چند ایک اساتذہ کے سپرد کرکے خود اپنے وطن مالوف کی طرف تشریف لے گئے۔ اب حضرت امیر المومنین اپنے بھائی صاحب کے تشریف لیجاتے ہی ایک طالبعلم کی ترغیب سے ہندوستان کو تحصیل علم کے لئے روانہ ہوئے۔ اور رامپور پہونچے۔ وہاں پر آپ محنت کرنے سے بیمار ہو گئے۔ تو آپ کو علاج کی فکر پڑی۔ آپ نے وہاں پر سب سے بڑے عالم طبیب کی تلاش کی تو آپ کو ایک نہایت بزرگ اور اعلیٰ پایہ کے طبیب کا حال معلوم ہوا۔ لیکن آپ وہاں سے مراد آباد پہونچے۔ جب آپ صحتیاب ہو گئے تو پھر مراد آباد سے اُسی حکیم صاحب موصوف کیخدمت میں لکھنؤ حاضر ہونے کے لئے مراد آباد کانپور ہوتے ہوئے لکھنؤ پہونچے چونکہ کچی سڑک تھی اور گاڑی میں آپ سوار تھے۔ گرمی کا موسم تھا گرد و غبار آپ کے چہرہ مبارک اور کپڑوں پر پڑی ہوئی تھی۔ جب آپ لکھنؤ پہونچے اور گاڑی سے اُتر کر حکیم صاحب کا مکان دریافت کیا تو مکان گاڑی کے ٹھیرنے کی جگہ کے بہت ہی قریب تر نکلا۔ آپ اُسی حالت میں مکان میں داخل ہوئے۔ تو سامنے ایک بڑا کمرہ نظر آیا۔ اور اس پر ایک فرشتہ خصلت دلربا حسین سفید ریش سفید پوشاک زیب تن کئے چار زانو بیٹھا نظر آیا۔ جسکے پیچھے ایک نہایت نفیس گول تکیہ اور دونوں طرف دو چھوٹے چھوٹے تکیے لگے ہوئے تھے۔ اور ہال کے کنارے کنارے نمازکے قعدہ کیطرح سے بڑے خوشنما پھرے قرینے سے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور نہایت براق چاندنی کا فرش اس ہال میں ہوا ہوا تھا۔ آپ بڑے بیدھڑک ہو کر حکیم صاحب کے پاس جا پہونچے۔ اور اپنی حسب عادت بڑے زور سے السلام علیکم کا نعرہ بلند کیا اور حکیم صاحب سے مصافحہ کیا۔ اور پھر آپ ہی ایک جانب قرینے سے بیٹھ گئے۔ اس گرد آلودہ حالت اور نئے طریقے (السلام علیکم نے) جو کہ ہندوستان کے تکلفات سے نرالا تھا اُن سب کو حیرت میں ڈالدیا۔ اور ان میں سے ایک شخص نے جو اراکین لکھنؤ سے تھا۔ آپ کو مخاطب کرکے کہا آپ کس مہذب ملک سے تشریف لائے ہیں تو آپ نے اس طرح سے جواب دیا۔ کہ یہ بے تکلفیاں اور السلام علیکم کی بے تکلف آواز وادی غیر ذی زرع کے اُمّی اور بکریوں کے چرواہے کی تعلیم کا نتیجہ ہے صلے اللہ علیہ وسلم فداہٗ ابی و اُمی۔ اس آپ کے جواب نے بجلی کا کام کیا۔ اور حکیم صاحب کو وجد طاری ہو گیا۔ اس حالت وجد میں حکیم صاحب نے ان سائل صاحب موصوف کو کہا کہ بادشاہ کی مجلس میں رہ کر ایسی زک کبھی پیشتر بھی اُٹھائی تھی۔ اور آپ سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا مقصد اور کیا کام ہے۔ آپ نے کہا میں طب پڑھنے کیلئے آیا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں تو بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور اب پڑھانے سے قسم کھائی ہے اس لئے میں خود تو پڑھا نہیں سکتا۔ اس وقت رحم خداوندی نے حضرت امیر المومنین کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلوائے۔ کہ شیرازی شاعر نے بہت ہی غلط کہا۔ جو یہ کہا۔ آزردن دل دوستاں جہل است و کفارہ یمیں سہل۔ اس پر ان کو دوبارہ وجد ہوا۔ اور چشم پر آب ہو گئے۔ اور ایک اور شخص عمدہ حکیم اور لائق مولوی

## قسم توڑ دی

کا نام لیکر کہا کہ میں آپ کو ان کے سپرد کردونگا۔ وہ آپ کو بہت اچھی طرح پڑھا دیں گے۔ اس پر آپ نے جواباً فرمایا۔ کہ ملک خدا تنگ نیست۔ پائے گدا لنگ نیست۔ اور حکیم صاحب کو پھر تیسری دفعہ وجد ہوا۔ اور فرمایا کہ ہم نے قسم کو توڑ دیا ہے۔ اس کے بعد حکیم صاحب حرم سرائے کو تشریف لیگئے۔ اور باقی ماندہ لوگ بھی اپنے اپنے مکان کو چلے گئے۔ آپ بھی وہاں سے اُٹھ کر اپنے بڑے بھائی صاحب کے ایک دوست کے مکان پر چلے گئے۔ انہوں نے آپ کو ایک علیحدہ مکان رہنے کے لئے دیدیا۔ جہاں آپ کو اپنے کھانے وغیرہ کا بھی خود ہی انتظام کرنا پڑا۔ کھانا پکانا نہیں

آپ کو بڑی دقت اور تکلیف اُٹھانی پڑی۔ اور جب روٹی نے تیسرے پہرے چاقو سے بھی اترنے سے انکار کیا۔ تو آپ نے اس کو وہیں چھوڑکر مکان سے باہر آکر اور آسمان کی طرف مُنہ کرکے دست دعا پھیلائے۔ اور اس طرح جناب الٰہی میں عرض کی۔ ”اے رحیم و کریم مولا ایک نادان کو یہ کام سپرد کرنا اور اپنے پیدا کئے ہوئے رزق کو خراب کرانا ہے۔ اور میں کس لائق ہوں کہ جو یہ کام میرے سپرد کیا گیا“

اس کے بعد آپ پھر حکیم صاحب سے ملنے کو گئے۔ اور اپنی اس قبولیت دعا کا یہ اثر آپ نے دیکھا۔ کہ حکیم صاحب نے آپ کو کہا کہ آپ کل آئے اور پھر خود ہی بغیر اجازت چلے گئے۔ کیا یہ شاگردوں کا کام ہے؟ اور کہا کہ آپ ہمارے ہی یہاں رہا کریں۔ اور یہیں کھانا بھی کھایا کریں۔ پھر فرمایا کہ خیر رہنے کیلئے تو میں آپ کو مجبور نہیں کرتا۔ خواہ آپ یہاں رہیں یا جہاں آپکی طبیعت چاہے۔ مگر کھانا یہیں آپ کو کھانا پڑے گا۔ اس کے بعد حکیم صاحب نے آپ سے دریافت کیا۔ کہ کیا پڑھنا چاہتے ہو آپ نے کہا ”طب“۔ اس پر سوال ہوا کہ کہاں تک۔ آپنے کہا۔ کہ کم از کم افلاطون کے برابر تو ہو جاؤں۔ اس پر حکیم صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور آپ کو پڑھانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد آپ کا ارادہ ہوا کہ رامپور جانا چاہیئے۔ ادہر یہ خیال دلمیں اُٹھتا ہی اور ادہر نواب کلب علیخاں صاحب کا تار حکیم صاحب کے نام اس لئے آتا ہے کہ نواب صاحب کے ہاں ملازمت اختیار کر لیں۔ اور ان کے ایک چہیتے ملازم کا علاج کریں اب ادہر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیں کہ جونہی مولوی صاحب اپنے استاد حکیم صاحب کی خدمت میں پہونچے۔ وہیں انہوں نے فوراً دریافت کیا۔ کہ بھلا اچھا یہ تو بتلائیں کہ میرے جیسے آدمی کے لئے نوکری بہتر ہے۔ یا آزادی سے طبابت کرنا مجھے اس وقت بیٹھے بٹھائے چار یا پانچسو روپیہ ماہانہ کی آمدنی ہے۔ آپ نے کہا نوکری کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص آپ کے پاس آکر اپنا سر یا پنجا کھجلانے لگے۔ تو معاً آپ کے دل میں خیال پیدا ہوگا۔ کہ مجھے کچھ دینے لگا ہے۔ چونکہ حکیم صاحب کے اس سوال سے پیشتر آپ نے حکیم صاحب کو رامپور جانیکی بابت بتلا دیا تھا۔ اور حکیم صاحب نے ان کو یہ نہیں بتلایا کہ وہ کہاں نوکری کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اب حکیم صاحب اس

جواب پر خوب قہقہہ مارکر ہنسے اور خیال کیا کہ دراصل اس شخص کا کوئی قول و فعل بھی اس کے قبضہ قدرت کا نہیں ہے بلکہ جو کچھ خدائے تعالےٰ کو بہتر سے بہتر کرنا منظور ہوتا ہی وہ یہ شخص کہتا اور عمل کرتا ہے۔ اسکے بعد حکیم صاحب مولوی صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر رامپور پہونچے۔ جس بیمار کے علاج کیلئے حکیم صاحب گئے اسکی صحت و شفا کے لئے آپ کے اُستاد حکیم صاحب نے آپ کو دعا کی فرمائش کی۔ لیکن آپ نے جواب میں معاً یہ فرمایا کہ وہ نہیں بچے گا۔ کیونکہ میری طبیعت اس کے لئے دعا کیطرف راغب نہیں ہوتی۔ خدا کی قدرت کا کیا اندازہ ہے اُس نے آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہر ایک لفظ کو بعینہ پورا کیا۔ اور وہ شخص انتقال کر گیا۔ اب اور خصوصیت سے سنئے کہ ان کے اُستاد حکیم صاحب نے ان سے کہا۔ کہ بھائی اس مریض کے مرنے سے نواب صاحب کے دوسرے حکیم صاحب کو ہمپر ہنسنے کا موقعہ ملگیا ہے۔ اس پر آپنے فرمایا۔ کہ آپ کیوں گھبراتے ہیں۔ انکے ہاتھ سے بھی کوئی ایسا شخص ہی مریض مرجائیگا۔ اب ناظرین قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں کہ وہ اپنے بندوں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو کس طرح سے پورا کرتا ہے۔ چند ایام کے بعد نواب صاحب کا دوسرا ملازم ویسا ہی فیورٹ اسی مرض میں مبتلا ہوگیا۔ جسمیں کہ شہر کا ایک شخص اس جہان فنا سے رحلت کر چکا تھا۔ اور اس کے معالج وہ دوسرے حکیم صاحب مقرر ہوئے۔ اثناء علاج میں اس مریض کو خون کی قے ہوئی۔ جسپر وہ معالج حکیم صاحب بہت خوش ہوئے کہ اب میرا مریض بہت جلد شفایاب ہو جائیگا۔ اور آپ کے استاد حکیم صاحب کو بھی یہ خبر پہونچی۔ انہوں نے حضرت مولوی صاحب موصوف و ممدوح سے اس امر کا ذکر کیا کہ اب وہ مریض بہت جلد تندرست ہو جائیگا۔ کیونکہ اس کو خون کی قے ہو چکی ہے جو کہ کامیابی کی بڑی بھاری علامت ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ کیا اس کو خون کی قے ہوئی ہے“ حکیم صاحب نے جوابدیا۔ ”ہاں“۔ تو آپ نے فرمایا۔ آپ یقین فرمائیں کہ وہ مریض بالکل مرچکا“ اُدھر آپ نے زبان مبارک کو حرکت دی۔ ادہر اس مریض کے لئے قسام ازل نے اس کے رشتہ حیات منقطع فرماکر ملک الموت کو اس کی طلبی کے لئے تعینات کر دیا۔ اور وہ بھی اس سرائے بیرفا کو الوداع کہکر عالم بقا کو سدھار گیا“

دیکھئے ناظرین ایک طرف اس مریض کی شفا جلد ہونے کی دو حکیم تصدیق کریں اور آپ جو کچھ فرمائیں وہ خدا تعالےٰ فوراً ہی پورا کرے۔ پھر آپ دو سال کے بعد وہاں سے حدیثوں کی تکمیل اور عربی پڑھنے کیلئے کہیں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو حکیم صاحب نے آپ کو نہایت مہربانی و شیریں زبانی سے میرٹھ یا دہلی جانیکا مشورہ دیا۔ اور کہا ہم آپ کو معقول خرچ ان ہر دو شہروں میں بھیجتے رہا کریں گے۔ لیکن جن اساتذہ سے آپ نے تحصیل علم کا ارادہ کیا تھا۔ کچھ ایسے امور میں گرفتار تھے کہ جس کے سبب سے آپ کو انسے فائدہ حاصل کرنیکا اس وقت بھی کوئی موقعہ نہ مل سکا اس کے بعد آپ بھوپال تشریف لیگئے۔ انہیں ایام میں اپنے پہننے کے لئے دو واسکٹیں بنوا رکھی تھی جن کو آپ ہمیشہ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ اس میں ایک واسکٹ کسی بندۂ خدا نے اُٹھالی۔ آپ نے یہ خیال فرماکر کہ ہر ایک صابر کو خدا تعالےٰ اعلےٰ سے اعلےٰ نعم البدل عطا فرماتا ہے۔ دوسرے واسکٹ کو خدا کے لئے کسی کو دیدیا۔ اسکے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہاں پر ایک امیر درویش نوجوان ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہوا۔

## علاج میں کامیابی

اس نے اپنے ایک آدمی کو کہا کہ کسی ایسے طبیب کو لاؤ کہ جسکو یہاں کوئی نہ جانے۔ اور وہ ایسی آسان دوا بتلائے کہ جسکے بنانے میں ہمیں اپنے ملازموں کو اطلاع نہ کرنی پڑے۔ اس پر اس شخص نے اس امیر نوجوان سے کہا۔ کہ ایک نوجوان صالح طالبعلم طبیب ہے اگر آپ کہیں تو اس کو بلالاؤں اس نے کہا۔ کہ ہاں ضرور لاؤ۔ اس پر وہ شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کو اپنے ساتھ لیگیا امیر نوجوان اپنے مکان کے سامنے اپنے پائیں باغچہ میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھتے ہی آپ کے لئے فوراً کرسیئں منگوائی گئیں۔ آپ اُن کو دوا بتلاکر تھوڑی دیر کے بعد واپس چلے آئے۔ اور اس کو کہہ آئے کہ شام کو اس علاج کے بعد مجھے خبر کریں۔ شام تک اس کو بہت فایدہ ہوگیا۔ اور بہت ہی جلدی وہ تندرست ہوگیا۔ تو اس نے آپ کو اتنا روپیہ نقد اور خلعت دی کہ آپ پر

## حج کعبہ

حج فرض ہوگیا۔ اور آپ وہاں سے مکہ معظمہ کی جانب برائے حج روانہ ہوئے

آپ مکہ معظّمہ میں ڈیڑھ سال رہنے کے بعد مدینہ منوّر کو ایک نہایت ہی بزرگ مسیحا دم کیساتھ روانہ ہوئے - اور پھر وہاں سے اپنے وطن مالوف کو مراجعت فرمائی تو آتے ہی وہاں کے علماء سے مخالفت کا بازار گرم ہوگیا - سچ ہے ؎

ہر بلاکیں قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

اس کے بعد اپنے وطن میں طبابت کرنی شروع کی جس میں آپ کو بہت کامیابی ہوئی - پھر آپ کے پاس جو خطرناک مریض آنے شروع ہوئے - اور خدا تعالٰے نے آپ کے دست مبارک سے سب کو شفا بخشی تو آپ کی بہت شہرت ہوگئی - اس پر ایک شخص اہل ہنود سے مدقوق ہوکر علاج کے لئے حضرت امیرالمؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا - اس کو بھی خداتعالےٰ نے بہت جلد شفا عطا فرمائی - اب اس مریض مذکور کے ماموں صاحب اور وزیر اعظم ریاست نے رئیس سے حضور کا تذکرہ کیا - ...... رئیس نے آپ کو اپنے پاس بڑے عزت و احترام سے جگہ دی - اب آپ .... تشریف لے گئے - وہاں ایک روز رئیس .... کے سامنے باتیں کرتے ہوئے آپ نے فرمایا - کہ خداتعالےٰ کا میرے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ میں اگر کہیں جنگل بیابان میں بھی ہوں - تب بھی خداتعالےٰ مجھے رزق پہونچائیگا اور میں کبھی بھوکا نہیں رہونگا - اب بگوش ہوش سننا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اپنے پیارے دوست کیساتھ کیسی وفا کرتا ہے - ایک عرصہ بعید اور مدّت مدید کے بعد حضور امیرالمؤمنین رئیس .... کیساتھ کہیں جا رہے تھے - جس پڑاؤ پر رئیس ـــــ نے قیام کرنا تھا - اسکے نزدیک اس وقت پہونچے - جبکہ

## توکّل علی اللہ

آفتاب کے چہرہ پر شب تار کی فوج کی چڑھائی سے جوکہ بڑے زور شور کیساتھ برہی چلی آتی تھی - اور جس کی زندگی فوج کے دل جلے لشکروں کے دہوئیں سے دنیا تاریک و تار ہوتی جاتی تھی - مردنی چھائی ہوئی تھی - اور ہوائیاں اُڑ رہی تھیں - کہ اتنے میں رئیس .... نے صاف الفاظ سے اپنے مشیروں اور ہمراہیوں کو حکم دیا کہ سب کے سب آگے چلیں - اس پر فوراً ہی تمام کے تمام امراء و رفقاء رئیس نے گھوڑوں کی باگیں پھیر دیں اور بڑی تیز رفتار کیساتھ آگے کو روانہ ہوئے - اب وہ پر خوف چہرہ نظروں سے بالکل اوجہل ہوگیا - اور شب تاریک کے لشکر نے تمام دنیا پر پھیل کر ہر جگہ تصرف حاصل کرکے ڈیرے جما دیئے - ادہر ہمارے مسافر اندہیرے میں ٹھوکریں کہاتے گرتے پڑتے ایک بنگلہ میں جا ٹھیرے - جسمیں صرف امراء وزرا اور بڑے بڑے علماء و حکماء اور نوابہی ٹھیر سکتے ہیں مگر جنکے کہانے پینے کا سامان وہاں پر کچھ نہیں ہوتا - ان کو خود ہی سب کچھ مہیا کرنا ہوتا ہے - رئیس نے اس مکان میں پہونچکر جسکے قرب وجوار میں سوائے جنگل کے اور کچھ نہ تھا - حضرت امیرالمؤمنین سے کہا کہ مولوی صاحب اب آپ اپنے خدا کا وعدہ سچّا کرکے دکھلا دیں - اور بتلا دیں کہ آپ اس وقت بھوکے رہینگے یا نہیں - آپ نے ہنسکر فرمایا - نہیں نہیں میں تو بھوکا ہرگز نہیں رہونگا - کیونکہ میں تو بادشاہ کیساتھ (یعنے اللہ کے ساتھ) یہ کہکر آپ اپنے کمرہ میں تشریف لیگئے - اور آرام کرنے لگے - ناظرین اب آپ خدائے قادر کی طاقت و قدرت کا مطالعہ غور سے فرماویں کہ وہ رئیس جو خود ہی ایک من کا اسطرح امتحان لیتا تہا اس کو خدا نے کہا کہ .....

...... تو میرے پیارے بندے کی آزمایش کیا کرتا ہے تو تو میری آزمائش کرتا ہے - دیکھ میں ......... تجھ سے ہی یہ بات پوری کراؤنگا - رئیس .... نے سمجھا - کہ کہیں نورالدین نے مجھے بادشاہ کہا ہے اب میری کیا بادشاہت رہے گی - اگر میں نے اس کو آج کہانا نہ کہلایا - اس پر رئیس ... نے سوائے مولوی صاحب کے اپنے تمام مصاحبوں کو جمع کرکے کہا - کہ خواہ ہم میں سے چار یا پانچ آدمی جان سے بھی جاتے رہیں تو بلا سے - کوئی پرواہ نہیں - آج جسطرح ہو سکے نورالدین کو کہانا کہلاؤ خواہ تمہیں کہیں سے ہی کہانا لانا پڑے - قہر درویش بر جان درویش - ان سب لوگوں میں سے خوراک دیہات وغیرہ سے لانے کے لئے چند آدمی روانہ ہوئے - اندھیری رات رات میں پہاڑوں کے اوتار چڑہاؤ کہٹے کرتے ٹھوکریں کہاتے اُفتاں و خیزاں ایک گاؤں میں پہونچے - اور بہت سی جھڑکیں ......... - کہا کر اور بہت سا روپیہ خرچ کرکے کچھ آٹا - کچھ گھی - کچھ انڈے وغیرہ وغیرہ خوردنی - اشیاء خرید کر مصیبت اُٹھاتے اور سفر کی صعوبتیں جہیلتے ہوئے واپس آئے - اب ایک اندہیرے میں لکڑیاں چنکر لایا - اور ایک صاحب نے آگ جلائی - اور ایک نے اپنے ہاتھ سے روٹی پکائی اور باقیوں نے سخت مصیبت اُٹھائی اور اب مولوی صاحب کو بیدار کرکے کہانا کہلایا گیا -

(ایک طالب علم)

---

## چند سوالوں کے جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا خط میں نے حضرت امیرالمؤمنین کو پیش کیا -

**سوال اوّل** کے بارے میں فرمایا -

"میں جو ایمان لایا ہوں تو اللہ کی کتاب پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اجماع امت پر - باقی جو عجائبات قدرت ہیں وہ جسکو سمجھاتا ہے وہی بیان کرنیکا اہل ہے - مجھکو تجلّی عرش و کعبہ کی حقیقت نہیں بتائی گئی وما انا من المتکلفین -

اور نہ یہ عجائبات ضروریات دین میں داخل ہیں و من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ -

**سوال دوم** :- علم حق در علم صوفی گم شود - کے معنے آپ دریافت کرتے ہیں - جواب

یہ نہ تو قرآن ہے نہ حدیث - یعنی خدا کا کلام ہے نہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا - ایک صوفیانہ خیال ہے آپ ایسا نہ سمجھیں کہ ہر بات ٹالتا ہے - اس لئے سنئے - خدا کا علم اس کی اپنی ذات پاک کے متعلق ہے اور صوفی کا علم صوفی کی ذات سے وابستہ ہے - ایک دوسرے میں یہ علم حلول نہیں کرتے - صوفی کو وہی علم ہو سکتا ہے جو صوفی کے تعلق ہو - اور علم الٰہی اللہ کی ذات میں ہے وہ صوفی کے علم میں گم ہے یعنی نہیں - یعنی صوفی کے علم سے جناب الٰہی کا علم نہیں مل جاتا - دوم یہ معنے ہیں کہ علم حق یعنی سچا علم صوفیوں کے علم میں گم رہتا ہے - یعنی تمام سچّے علوم صوفیوں کے علم میں آجاتے ہیں -

**سوال سوم** :- طالب مطلوب میں فانی ہوتا ہے - یا برعکس اور فنا و بقا وجودی ہے یا شہودی؟

**جواب** - اس کے جواب میں عرض ہے کہ جو مطلوب ہے، وہ طالب بھی ہے - آپ نے سنا ہوگا :- ؎

عشق در معشوق از عاشق فزوں دارد اثر
پس طالب و مطلوب ایک نقطہ پر آکر متحد ہوجاتے ہیں

پس طالب و مطلوب میں یہ امتیاز من و تو نہیں رہتا۔ اور اور فنا بقا شہودی ہے وجودی نہیں۔

**سوال چہارم**:۔ صفاتِ سمع و بصر علم راز یار بگیر
دگرنہ اے دل ناداں سہ پائی آسان نیست

کسی چیز کے قیام کے لئے تر پائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس معرفت حق کیلئے بھی سمع۔ بصر۔ علم کی صفات کے حصول کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید میں بھی ان السمع والبصر و الفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا۔ آیا ہے۔

**سوال پنجم**:۔ سورہ واقعہ میں ایک جگہ ثلۃ من الاولین۔ ثلۃ من الاٰخرین اور پھر اُسی سورۃ میں قلیل من الاٰخرین بھی فرمایا۔

**جواب**:۔ آپ غور سے دیکھیں مُقَرَّبون کے بارے میں ثلۃ من الاوّلین و قلیل من الاٰخرین فرمایا اور اصحٰب الیمین کے لئے ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاٰخرین فرمایا

یعنی ثلۃ من الاٰخرین قلیل من الاٰخرین دو الگ الگ گروہوں کیلئے فرمایا۔

(د) کسی آیت سے سبقت خلق سمٰوٰت اور کسی سے سبقت خلقت ارض ثابت ہوتی ہے۔

**(جواب)** یہ بھی صحیح نہیں والارض بعد ذٰلک دحٰہا آیا ہے جس سے صرف اتنا معلوم ہوا کہ دحو ارض بعد میں ہوئی۔

**(ج)** انّ المتقین فی ظلٰلٍ و عیونٍ اور ظلّ شئی بمقابل ضوءِ قمر و شمس ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید میں ہے۔ لا یرون فیہا شمسًا و لا زمہریرا۔

**(جواب)** سایہ تو عرش کا بھی حدیث میں آیا ہے۔ خدا کے فضل کا سایہ بھی ہے صرف سورج سے ہی سایہ کا تعلق نہیں ہے۔ اور دنیا میں پیشگوئی تو جسطرح پوری ہوئی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

**سوال ششم**:۔ بصنادۂ قلندر سزوار بمن نمائی
کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

**(جواب)** ایک اور بزرگ نے کہا ہے ؎
روحِ پدرم شاد کہ گفت بہ اُستاد
فرزند مرا عشق بیاموز دگر ہیچ

انسان کو جب جناب الٰہی کا فضل جذب کر لیتا ہے تو پھر ضرورت مجاہدات نہیں رہتی۔ اسے رہِ قلندر سے صوفیاء نے تعبیر کیا ہے۔ مجاہدات سے پہونچنا ایک مشکل راہ ہے۔ اور عشق الٰہی کا جذبہ دم کے دم میں کہیں سے کہیں جا پہونچاتا ہے۔

**سوالِ ہفتم**:۔ واہ گورو نے خوب سمجھائی۔
سرسوں پھولی آنکھوں میں
نگل گئی پربت کو رائی +
سرسوں پھولی آنکھوں میں

**جواب** گورو کی کلام سے حیرت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ باتیں جو بہت سی کتابیں پڑھنے سے سمجھ میں نہیں آتیں ایک دم کی صحبت سے حل ہو جاتی ہے۔ اس وقت پہاڑوں کے پہاڑ تل میں سما جاتے ہیں۔ ایک شخص نے پچھلے دنوں رویا دیکھا۔ کہ پہاڑ اس کی آنکھ میں جذب ہو گیا۔ جسکی تعبیر یہی کہ قرآن کے علوم اُسے آ گئے۔ پس جبکہ خدا کا فضل ہو اور مرشد برحق ملجائے۔ اس کا دل وسیع ہو جاتا ہے اور جو باتیں پہاڑوں سے زیادہ سخت اور عظیم ہوتی ہیں۔ وہ اس کے اندر آ جاتی ہیں۔

**سوال ہشتم**:۔ نزد بعض فقیر دو قدم۔ و نزد بعض سہ قدم۔ و نزد حضرت مجدد ہفت قدم۔

**(جواب)** دو قدم وصول الی اللہ تو یوں ہے کہ فنا نفس ہو گیا۔ پھر فنا عن المخلوق۔ اور اللہ کو مقدم کر لیا۔ تیسرا قدم یوں کہ پھر عبادت اتباع کے رنگ میں نہ رہے۔ بلکہ لذت کا خیال ہی نہو۔ ہفت قدم یہ کہ پانچ لطائف سلطان الاذکار۔ مراقبہ معیّت کے بعد جذب الٰہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اخیر میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتٰب یتلٰی علیہم ان فی ذٰلک لرحمۃ و ذکرٰی لقوم یؤمنون۔ پس آپ ایسی باتوں میں نہ پڑیں جو انسان میں کوئی روحانی ترقی پیدا نہیں کر سکتیں۔ بات وہی حق اور پختہ ہے جو یا خدا کا کلام ہے یا خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلّم کا۔ باقی سب ہیچ۔ والسّلام۔

## ایک محبِ صادق (۲)

جناب میر فضل احمد صاحب حیدر آباد دکن سے لکھتے ہیں:۔

بدر صادق۔ اگر آفتاب نبوتؐ و خلافتؑ سے نور گزین ہو کر فلک احمدیتؐ پر ایسی لطیف ٹھنڈک سے درخشاں نہوتا تو سوائے ظلمت و عصیان کے بھٹکے ہوئے کیسے راہ یاب و منور ہو سکتے۔ خداوند کریم نے اپنے فضل خاص سے دور افتادوں کے اقتباس انوار نبوّت و خلافت کیلئے آپ جیسے کریم الصفات کو ہمارا ذریعہ اور مخدوم بنا دیا ہے (الحمد للہ علیٰ ذٰلک) +

# شملہ میں لیکچر



جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب چیف ڈاکٹر لاہور کے واسطے اپنے ایک کام کے واسطے شملہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ جماعت شملہ نے آپ سے درخواست کی۔ کہ یہاں ٹون ہال میں آپ ایک لیکچر دیں۔ آپ نے اس تجویز کو پسند کیا۔ منشی برکت علی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ شملہ اسسٹنٹ سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی سے ٹون ہال کے واسطے ملے۔ جنہوں نے اپنی فراخدلی سے مورخہ ۲ جولائی ۱۹۱۱ء اتوار کے دن کے واسطے ٹون ہال کا روم مفت عطا کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بہتر سے بہتر جزا دے۔ آپ نے اپنی اس نیک دلی سے تمام جماعت احمدیہ کو اپنا ممنون احسان کیا۔ پہلے بھی آپ اپنے اس حسن سلوک کے نمونے دکھا چکے ہیں۔ گذشتہ سال آپ نے ٹون ہال مفت دیا تھا۔ اور اگست آئندہ میں بھی مفت دیا ہے۔ منشی برکت علی صاحب کا وجود جماعت کے لئے بہت بابرکت ہے۔ ایسے موقعوں پر عمدہ سے عمدہ انتظام کرنے کیواسطے اللہ تعالےٰ نے آپ کو خاص ہمّت اور توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آپ نے اس موقعہ کیواسطے اور گذشتہ سال میں اور آئندہ اگست کے واسطے ٹون ہال کا ایسا عمدہ انتظام کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کا وجود اسم بامسمّیٰ کرے آپ کی کوششوں کو بارآور کرے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے متمتع کرے۔

ٹون ہال کا انتظام ہو جانیکے بعد ایک اشتہار انگریزی میں چھپوایا گیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اتوار کے دن روم ٹون ہال میں ۱۱ بجے دن کے

**"اسلام کے امتیازی نشانات"**

پر زیر صدارت جناب میر محمد خاں صاحب پلیڈر چیف کورٹ اردو میں لکچر دیں گے۔ یہ اشتہار ۵۰۰ کی تعداد میں چھاپ کر جمعہ اور ہفتہ کے دن پبلک میں تقسیم کیا گیا۔ اتوار کو ۱۱ بجے کے قریب لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے ۱۱½ بجے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنا لکچر شروع کیا۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ جناب میر محمد خانصاحب پلیڈر صدر جلسہ ہوئے۔ آپنے اپنی افتتاحی پریزیڈنشل تقریر میں پبلک کو بتایا کہ ڈاکٹر صاحب "اسلام کے امتیازی نشانات"

۳/۵

پر لکچر دیں گے - بعدہٗ ڈاکٹر صاحب نے اپنا لکچر شروع کیا جسکا خلاصہ نیچے درج ہے :-

اوّل آپنے تشہد - اعوذ - اور الحمد پڑھا - پھر فرمایا :- کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ایسی اصلاح کریں کہ ہر ایک کے واسطے ناصح ثابت ہوں - آجکل نفاق کیوجہ مذہب کی ناواقفیت ہے جسکے ذمہ وار ہمارے لیڈر ہیں - جو اپنے اندر کی اصلاح نہیں کرتے اور دوسروں کی اصلاح کے لئے تیار ہو جاتی ہیں - حالانکہ تمام انبیاء اور بزرگان دین پہلے اپنی اصلاح کر کے پھر خلق کی اصلاح کرتے - اسلام نے ایسی تعلیم کو پیش کیا ہے جسپر انسان عمل کرنیسے با خدا اور با اخلاق انسان بن سکتا ہے -

مذہب کی اصلی غرض سچّے خدا کی پہچان اور اس کی محبّت میں محویّت اور مخلوق سے ہمدردی ہے - گناہ کی کثرت اس حالت میں ہوتی ہے جب خدا تعالےٰ کی معرفت میں کمی ہو - مثلاً یہ ناممکن ہے کہ لوگوں کی موجودگی میں بازار میں لوٹ لی جاوے یا خلاف قانون کوئی کام کیا جاوے - کیونکہ اسباب کا یقین ہوتا ہے کہ اگر یہاں ایسا کام کیا تو فوراً اس کا نتیجہ بھگتنا ہوگا یعنے پولیس کے ہاتھوں میں پکڑ کر جیلخانہ جانا ہوگا - پس اسوقت جو گناہوں میں اس قدر دلیری بڑھ رہی ہے - اس کی وجہ یہی ہے کہ دل میں خدا تعالےٰ کی معرفت نہیں - اگر دل میں معرفت ہو تو یہ کسطرح سے ہو سکتا ہے کہ جب انسان دنیا کے جرایم سے اسقدر بچتا ہے تو خدا تعالےٰ سے نہ بچے - انسان کا مقصد اعظم یہی ہے کہ گناہوں سے بچے اور خدا تعالےٰ کی محبت اور رضا میں محو ہو جاوے اپنا ہر ایک کام اور اپنی ہر ایک حرکت و سکون کو اللہ تعالےٰ کے ارادہ کے ماتحت کردے - دوسرے لفظوں میں یہی بہشتی زندگی ہے - اس کے بالمقابل ان لوگوں کی زندگی جو گناہوں میں گرے ہوئے ہیں - اور اپنی شہوات نفسانی پر چلتے ہیں - جہنمی زندگی ہے -

نجات حاصل کرنے کیلئے کامل معرفت کی ضرورت ہے جب معرفت ہوگی تب قدرداتی خوف اور محبّت پیدا ہوں گے - جو کہ ذریعہ نجات ہیں - مثلاً جب اس بات کا علم ہوتا ہے کہ فلاں چیز زہر ہے تو کوئی اس کو نہیں کھاتا کیونکہ جب اس زہر کی معرفت ہوگئی تو اس سے خوف پیدا ہو گیا - انسان تو انسان حیوانات میں جب کسی چیز کی معرفت ہو جاتی ہے جو موجب خوف ہو تو اس سے مقابلہ کے لئے گدڑ شیر کے پاس لیٹے ہو - تو اگر بھیڑ بکرے کو اس بات کا علم ہو جائے تو ممکن نہیں کہ کسی بکری پر حملہ کرے - یا مثلاً اگر آگ جل رہی ہو - اور ایک طرف شیر ہو اور آگ کے دوسری طرف اس شیر کا ایک شکار ہو تو آگ میں سے نکلکر شیر کبھی ایسے شکار پر حملہ نہ کریگا - کیونکہ اُسے اسبات کا علم ہو - کہ اگر آگ میں گھسونگا تو مر جاؤنگا - غرضیکہ جسوقت کسی چیز کی معرفت ہوگی تو اگر وہ موجب احسان ہے تو اس کی محبّت دل میں پیدا ہوتی - اور اگر وہ موجب خوف ہے تو اسکی طرف سے دل میں خوف پیدا ہوگا - اس طرحسے جب انسان کو اللہ تعالےٰ کی کامل معرفت ہو تو وہ ضرور گناہوں سے بچیگا اور کبھی گناہ کے نزدیک تک نہ جاویگا - اور جسقدر معرفت میں کمی ہوگی - اس قدر گناہ میں دلیری ہوگی اگر معرفت میں کوئی نقص ہو تو وہ پورا فایدہ نہیں دے سکتی - کیونکہ ناقص معرفت سے نہ تو پورا خوف اور نہ ہی پوری محبت پیدا ہوگی جو کہ ذریعہ نجات ہے - اگر خدا تعالےٰ کے احسانات کی انسان کو پوری معرفت ہو - تو اس انسان کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ کامل درجہ کی محبّت ہوگی - خلاصہ یہ کہ کامل محبّت اور کامل خوف کیلئے کامل معرفت کی ضرورت ہے - اللہ تعالےٰ کی کامل معرفت سے انسان اس وقت بہرہ ور ہوتا ہے - جب اپنے نفس کی قربانی کر کے اپنے آپ کو کلیہ طور پر اللہ تعالےٰ کے احکام اور رضا کے نیچے رکھدے نہ اپنی کسی خواہش کو دخل دے نہ کسی حکم کے ماننے میں گریز اور دل کی تنگی ہو اسلام کے معنے ہیں ذبح ہونے کے لئے اپنی گردن کو رکھدینا کامل درجہ کی فرمانبرداری کرنا اپنے ارادے اور مرضی کو خدا تعالےٰ کے ارادہ اور مرضی کے ماتحت کر دینا - اسکے لئے ضرورت ہے کامل محبت و عشق کی اور اس کے لئے کامل معرفت کی -

اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ اس پر عمل کرنیسے انسان با خدا اور با اخلاق انسان بن سکتا ہے اسلام کی تعلیم کے دو حصّہ ہیں - ایک تو خدا تعالےٰ کے متعلق دوسرا مخلوق کے متعلق - جو تعلیم خدا تعالےٰ کے متعلق ہے اس میں نہایت عمدگی سے خدا تعالےٰ کو پیارا اور محسن بنا کر دکھایا گیا ہے کیونکہ حسن اور احسان ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے محبت پیدا ہوتی ہے (یہاں ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید کی مختلف آیات جن میں اللہ تعالےٰ کے حسن و احسان کا ذکر ہے پڑھکر سنائیں) اللہ تعالیٰ کی صفات کو جب تک ایمان [illegible] توحید قائم نہیں رہ سکتی - اللہ تعالیٰ کی کسی ایک صفت کا انسان کی طاقت سے مقابلہ کرنا سخت غلطی ہے - مثلاً انسان بغیر آنکھوں کے دیکھ نہیں سکتا بغیر کانوں کے سن نہیں سکتا - علم کے حاصل کرنے کے لئے اُستاد کی ضرورت ہے - لیکن خدا تعالیٰ کی صفات ایسی ناقص صفات نہیں - خدا تعالےٰ بغیر آنکھوں کے دیکھ سکتا ہے - اور بغیر کانوں کے سن سکتا ہے - اس کو علم حاصل کرنے کیلئے کسی استاد کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا علم اس کی ذاتی صفت ہے - جو مذہب اللہ تعالےٰ کو جمیع صفات کاملہ کے ساتھ پیش نہیں کرتے وہ اس کی صفت میں نقص روا رکھتے ہیں مثلاً یہ عقیدہ کہ خدا تعالےٰ روح یا مادہ کو پیدا نہیں کر سکتا - گویا اس کی صفت میں نقص رکھنا ہے - اس عقیدہ کو مان کر اللہ تعالےٰ کی صفات کامل نہیں رہ سکتیں - کامل توحید کامل ایمان اور کامل معرفت کا ذریعہ ہے - اگر توحید میں کوئی نقص ہوگا تو ایمان اور معرفت میں بھی ضرور نقص ہوگا - قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ کے صفات کو نہایت اعلےٰ بیان کیا گیا ہے - (اس جگہ ڈاکٹر صاحب نے ایسی آیات پڑھکر سنائیں) - اعمال میں اس بات کی ضرورت ہے - کہ محبّت صدق اور اخلاص سے ہوں ان میں کسی قسم کے شرک کی ملونی نہ ہو پوری ہمّت اور کوشش سے ہوں - کہیں اپنی محنت اور کوشش کا ناز نہ ہو - بلکہ نتیجہ خدا تعالےٰ پر چھوڑا جاوے - اسلام کی تعلیم کا دوسرا حصّہ مخلوق کے متعلّق ہے - قرآن مجید میں ارشاد ہے انّ اللّٰہ یامر کم بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ - یعنی عدل یا انصاف کرو کہ نیکی کا عوض نیکی ہے پھر اس سے بڑھکر احسان کرو کہ جیسی نیکی کوئی تمسے کرے اس سے بڑھکر اس سے کرو - یا ابنا انسان کیساتھ نیکی کا سلوک کرو جسنے تمہارے ساتھ کوئی نیکی کا ثبوت نہیں دیا - پھر اس درجہ سے بڑھکر یہ مخلوق خدا کیساتھ طبعی جوش کیساتھ سلوک کرو - جس میں نہ معاوضہ کا خیال ہو نہ شکر کا جیسے ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے - کہ اس نیکی اور محبت میں کسی معاوضے اور شکر کا خیال نہیں ہوتا - بلکہ یہ محبت طبعی جوش سے ہوتی ہے - اس کے موئیّد قرآن کریم کی یہ آیات ہے ویطعمون الطّعام علےٰ حبّہٖ مسکیناً ویتیماً واسیراً ۔ کہ حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ فضیلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کیلئے کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں - مسکینوں - یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں - عفو کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد

پر لکچر دیں گے - بعدہٗ ڈاکٹر صاحب نے اپنا لکچر شروع کیا جسکا خلاصہ نیچے درج ہے :-

اوّل آپنے تشہد - اعوذ - اور الحمد پڑہا - پھر فرمایا :- کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ایسی اصلاح کریں کہ ہر ایک کے واسطے ناصح ثابت ہوں - آجکل نفاق کیوجہ مذہب کی ناواقفیت ہے جسکے ذمہ وار ہمارے لیڈر ہیں - جو اپنے اندر کی اصلاح نہیں کرتے اور دوسروں کی اصلاح کے لئے تیار ہو جاتی ہیں - حالانکہ تمام انبیاء اور بزرگان دین پہلے اپنی اصلاح کرکے پھر خلق کی اصلاح کرتے - اسلام نے ایسی تعلیم کو پیش کیا ہے جسپر انسان عمل کرنیسے باخدا اور با اخلاق انسان بن سکتا ہے -

مذہب کی اصلی غرض سچّے خدا کی پہچان اور اس کی محبّت میں محویّت اور مخلوق سے ہمدردی ہے - گناہ کی کثرت اس حالت میں ہوتی ہے جب خدا تعالےٰ کی معرفت میں کمی ہو - مثلاً یہ ناممکن ہے کہ لوگوں کی موجودگی میں بازار میں لوٹ لیا جاوے یا خلاف قانون کوئی کام کیا جاوے - کیونکہ اسبات کا یقین ہوتا ہے کہ اگر یہاں ایسا کام کیا تو فوراً اس کا نتیجہ بھگتنا ہوگا یعنے پولیس کے ہاتہوں میں پڑکر جیلخانہ جانا ہوگا - پس اسوقت جو گناہوں میں اس قدر دلیری بڑھ رہی ہے - اس کی وجہ یہی ہے کہ دل میں خدا تعالےٰ کی معرفت نہیں - اگر دل میں معرفت ہو تو یہ کسطرح سے ہو سکتا ہے کہ جب انسان دنیا کے جرایم سے اسقدر بچتا ہے تو خدا تعالےٰ سے نہ بچے - انسان کا مقصد اعظم یہی ہے کہ گناہوں سے بچے اور خدا تعالےٰ کی محبت اور رضا میں محو ہو جاوے اپنا ہر ایک کام اور اپنی ہر ایک حرکت وسکون کو اللہ تعالےٰ کے ارادہ کے ماتحت کردے - دوسرے لفظوں میں یہی بہشتی زندگی ہے - اس کے بالمقابل ان لوگوں کی زندگی جو گناہوں میں گرے ہوئے ہیں - اور اپنی شہوات نفسانی پر چلتے ہیں - جہنمی زندگی ہے -

نجات حاصل کرنیکے لئے کامل معرفت کی ضرورت ہے جب معرفت ہوگی تب قدرتاً خوف اور محبّت پیدا ہوں گے - جو کہ ذریعہ نجات ہیں - مثلاً جب اس بات کا علم ہوتا ہے کہ فلاں چیز زہر ہے تو کوئی اس کو نہیں کہاتا کیونکہ جب اس زہر کی معرفت ہوگئی تو اس سے خوف پیدا ہوگیا - انسان تو انسان حیوانات میں جب کسی چیز کی معرفت ہو جاتی ہے جو موجب خوف ہو تو اس سے بچ جاتے ہیں - مثلاً اگر بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا بھی سے مقابلہ کے لئے گڈرئے کے پاس لٹھ ہو - تو اگر بھیڑئے کو اس بات کا علم ہو جائے تو ممکن نہیں کہ کسی بکری پر حملہ کرے - یا مثلاً اگر آگ جل رہی ہو - اور ایک طرف شیر ہو اور آگ کے دوسری طرف اس شیر کا ایک شکار ہو تو آگ بیچ میں سے نکلکر شیر کبھی اپنے شکار پر حملہ نہ کریگا - کیونکہ اُسے اسبات کا علم ہے - کہ اگر آگ میں گھسونگا تو مر جاؤنگا - غرضیکہ جسوقت کسی چیز کی معرفت ہوگی تو اگر وہ موجب احسان ہے تو اس کی محبّت دل میں پیدا ہوتی - اور اگر وہ موجب خوف ہے تو اسکی طرف سے دل میں خوف پیدا ہوگا - اس طرحسے جب انسان کو اللہ تعالےٰ کی کامل معرفت ہو تو وہ ضرور گناہوں سے بچیگا اور کبھی گناہ کے نزدیک تک نہ جاویگا - اور جسقدر معرفت میں کمی ہوگی - اس قدر گناہ میں دلیری ہوگی اگر معرفت میں کوئی نقص ہو تو وہ پورا فایدہ نہیں دے سکتی - کیونکہ ناقص معرفت سے نہ تو پورا خوف اور نہ ہی پوری محبّت پیدا ہوگی جو کہ ذریعہ نجات ہے - اگر خدا تعالےٰ کے احسانات کی انسان کو پوری معرفت ہو - تو اس انسان کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ کامل درجہ کی محبّت ہوگی - خلاصہ یہ کہ کامل محبّت اور کامل خوف کیلئے کامل معرفت کیضرورت ہے - اللہ تعالےٰ کی کامل معرفت سے انسان اس وقت بہرہ ور ہوتا ہے - جب اپنے نفس کی قربانی کرکے اپنے آپ کو کلیۃً طور پر اللہ تعالےٰ کے احکام اور رضا کے نیچے رکھدے نہ اپنی کسی خواہش کو دخل دے نہ کسی حکم کے ماننے میں گریز اور دل کی تنگی ہو اسلام کے معنے ہیں ذبح ہونے کے لئے اپنی گردن کو رکھدینا کامل درجہ کی فرمانبرداری کرنا اپنے ارادے اور مرضی کو خدا تعالےٰ کے روبرو اور مرضی کے ماتحت کردینا - اسکے لئے ضرورت ہے کامل محبت و عشق کی اور اس کے لئے کامل معرفت کی -

اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ اس پر عمل کرنیسے انسان باخدا اور با اخلاق انسان بن سکتا ہے اسلام کی تعلیم کے دو حصہ ہیں - ایک تو خدا تعالےٰ کے متعلق دوسرا مخلوق کے متعلق - جو تعلیم خدا تعالےٰ کے متعلق ہے اس میں نہایت عمدگی سے خدا تعالےٰ کو پیارا اور محسن بناکر دکہایا گیا ہے کیونکہ حسن اور احسان ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے محبت پیدا ہوتی ہے (یہاں ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید کی مختلف آیات جن میں اللہ تعالےٰ کے حسن و احسان کا ذکر ہے پڑہکر سنائیں) اللہ تعالیٰ کی صفات کو جب تک پورا نہ مانا جاوے - توحید قایم نہیں رہ سکتی - اللہ تعالیٰ کی کسی ایک صفت کا انسان کی طاقت سے مقابلہ کرنا سخت غلطی ہے - مثلاً انسان بغیر آنکھوں کے دیکھ نہیں سکتا بغیر کانوں کے سن نہیں سکتا - علم کے حاصل کرنے کے لئے اُستاد کی ضرورت ہے - لیکن خدا تعالیٰ کی صفات ایسی ناقص صفات نہیں - خدا تعالےٰ بغیر آنکھوں کے دیکھ سکتا ہے - اور بغیر کانوں کے سن سکتا ہے - اس کو علم حاصل کرنے کیلئے کسی استاد کیضرورت نہیں بلکہ اس کا علم اس کی ذاتی صفت ہے - جو مذہب اللہ تعالےٰ کو جمیع صفات کاملہ کے ساتھ پیش نہیں کرتے وہ اس کی صفت میں نقص روا رکھتے ہیں مثلاً یہ عقیدہ کہ خدا تعالےٰ روح یا مادہ کو پیدا نہیں کر سکتا - گویا اس کی صفت میں نقص رکھنا ہے - اس عقیدہ کو مان کر اللہ تعالےٰ کی صفات کامل نہیں رہ سکتیں - کامل توحید کامل ایمان اور کامل معرفت کا ذریعہ ہے - اگر توحید میں کوئی نقص ہوگا تو ایمان اور معرفت میں بھی ضرور نقص ہوگا - قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ کے صفات کو نہایت اعلےٰ بیان کیا گیا ہے - (اس جگہ ڈاکٹر صاحب نے ایسی آیات پڑہکر سنائیں) - اعمال میں اس بات کی ضرورت ہے - کہ محبّت صدق اور اخلاص سے ہوں ان میں کسی قسم کے شرک کی ملونی نہ ہو پوری ہمّت اور کوشش سے ہوں - کہیں اپنی محنت اور کوشش کا ناز نہ ہو - بلکہ نتیجہ خدا تعالےٰ پر چھوڑا جاوے - اسلام کی تعلیم کا دوسرا حصّہ مخلوق کے متعلّق ہے - قرآن مجید میں ارشاد ہے انّ اللّٰہ یامر کم بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ - یعنی عدل یا انصاف کرو کہ نیکی کا عوض نیکی ہے پھر اس سے بڑہکر احسان کرو کہ جیسی نیکی کوئی تمسے کرے اس سے بڑہکر اس سے کرو - یا ایسے انسان کیساتھ نیکی کا سلوک کرو جسنے تمہارے ساتھ کوئی نیکی کا ثبوت نہیں دیا پھر اس درجہ سے بڑہکر یہ کہ مخلوق خدا کیساتھ طبعی جوش کیساتھ سلوک کرو - جس میں نہ معاوضہ کا خیال ہو نہ شکر کا جیسے ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے - کہ اس نیکی اور محبت میں کسی معاوضے اور شکر کا خیال نہیں ہوتا - بلکہ یہ محبت طبعی جوش سے ہوتی ہے - اس کے مؤیّد قرآن کریم کی یہ آیات ہے ویطعمون الطّعام علےٰ حبّہ مسکیناً ویتیماً واسیراً ہ کہ حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ فضیلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کیلئے کہانے جو آپ پسند کرتے ہیں - مسکینوں - یتیموں اور قیدیوں کو کہلاتے ہیں - عفو کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد

ہے جزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفى واصلح فاجره على الله ۔ یعنی بُرائی کا بدلہ اتنا ہی ہے کہ بُرائی کے مقابل اتنی ہی برائی ہو۔ لیکن جو کوئی الضاف کیے اور ایسا کرنے میں بہتری کو مدنظر رکھے تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کا کام ہے اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم کہ خواہ مخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دیجاوے۔ بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عام خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کیجائے۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے توبہ کرتا ہے اور بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ تورات میں عفو کی تعلیم کے بجائے سختی کی تعلیم تھی۔ جیساکہ اگر کوئی آنکھ نکالے تو آنکھ نکالو دانت نکالے تو دانت نکالو۔ یہ تعلیم صرف بنی اسرائیل کے حال کے مناسب تھی۔ کیونکہ ان کے خیالات اور حوصلے پست ہو چکے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو انہوں نے اس سختی کی تعلیم کو نہایت نرمی کیساتھ تبدیل کر دیا۔ جیساکہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری گال بھی اسکی طرف پھیر دو۔ یہ تعلیم اس وقت کے مناسب حال تھی لیکن یہ دونوں تعلیمیں وقتی تھیں مکمل نہ تھیں۔ مکمل تعلیم صرف قرآن شریف نے ہی پیش کی۔ جیساکہ اوپر بیان ہوا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خود فرمایا کہ میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنیکے لیے آیا ہوں



قرآن مجید کی تعلیم تمام انسانوں کیلئے ہے۔ جیساکہ اُس نے خود وعدہ کیا ہے۔ اس لئے اس کی تعلیم بھی جامع ہے جیساکہ عفو کی تعلیم کو مکمل کر کے پیش کیا ہے۔ اور ہر ایک موقعہ شناسی کو اپنے اندر لیا ہے۔ پھر قرآن شریف میں ارشاد ہے ادفع بالتی ھی احسن فاذ الذی بینک وبینه عداوة کانه ولی حمیم ۔ یعنی جو شخص شرارت سے کچھ یاوہ گوئی کرے تو تم نیک طریق سے صلحکاری کا اس کو جواب دو تب اس خصلت سے دشمن بھی دوست ہو جائیگا۔ عام سوسائٹی اور ایک دوسرے کیساتھ سلوک اور غیر اقوام کیساتھ سلوک کے متعلق قرآن شریف میں یہ تعلیم ہے وقولوا للناس حسنا ولا یسخر قوم من قوم الخ یعنے لوگوں کو نیک بات کہو۔ ایکدوسرے سے ٹھٹھا نہ کرو۔ عیب نہ لگاؤ بُرے نام رکھو۔ بدگمانی نہ کرو۔ عیبوں کو کُرید کُرید کر نہ پوچھو۔ ایک دوسرے کا گلہ مت کرو کسی پر بہتان یا الزام نہ لگاؤ۔

قرآن مجید نے کھولکر بیان کر دیا ہے کہ انسان کیلئے اسکے اعمال وعبادت کے کیا نتیجے ہیں۔ دنیا پرستوں کے انجام کو سورۃ التکاثر میں بیان کیا ہے جس میں بتادیا ہے کہ دنیا پرست انسان حرص کی غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ لیکن وہ دنیا میں ہی دوزخ کو محسوس کرتے ہیں یعنی ان کی زندگی دنیاوی آلائشوں اور کدورتوں کے سبب دوزخی زندگی ہوتی ہے۔ پھر مر کر اس کو آنکھوں سے دیکھیں گے اور اس میں گر کر یقین کی حالت تک پہونچ جاویں گے ان آیات میں تین حالتوں کا ذکر ہے۔ علم الیقین عین الیقین۔ حق الیقین۔ جسکی مثال آگ کی مثال سے سمجھ میں آجاتی ہے۔ کہ دور سے دھواں دکھائی دیتا ہو۔ تو یہ گمان ہوتا ہے کہ آگ ہوگی۔ یہ علم الیقین ہے۔ پھر اگر نزدیک جاکر آگ کو دیکھیں تو یہ عین الیقین ہوگا۔ اور اگر آگ میں ہاتھ ڈالکر اس کی گرمی کو محسوس کر کے یقین ہو جاوے کہ یہ آگ ہے۔ تو یہ حق الیقین ہے۔ اس طرح ان آیات میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جہنم کے وجود کا علم الیقین تو اس دنیا میں ہو سکتا ہے۔ عالم برزخ میں عین الیقین حاصل ہوگا۔ اور عالم حشر اجساد علم حق الیقین کے کامل درجہ تک پہنچا دیگا۔ حقیقی راحت اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کو ملتی ہے۔ جس نے خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق لگایا ہوا ہو۔ اور خدا پرست انسان ہو ایسے لوگوں کے حق میں ارشاد ہے ولمن خاف مقام ربه جنتان یعنے خدا سے ڈرنے والے خلقی انسان کے واسطے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جنت ہے۔ مومن اور کافر کے اعمال کے نتائج کو ان آیات میں بیان فرمایا ہے۔ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجها کافورا۔ ویسقون فیها کاسا کان مزاجها زنجبیلا انا اعتدنا للکفرین سلسلا واغللا وسعیرا ومن کان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی واضل سبیلا ۔ یعنے متقیوں کو جو خدا میں محو ہیں ان کو ایسا شربت پلایا جاتا ہے۔ جس سے ان کے دل پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ اس کی ملونی کافوری ہے یعنے دنیا کی محبت ان کے دلوں میں سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ جیساکہ کافور زہریلے مادے کو دبا دیتا ہے۔ اس کافوری پیالے کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جنکی ملونی زنجبیل ہے۔ زنجبیل کے دو معنے ہیں۔ ایک تو پہاڑ پر چڑھنا۔ دوسرے سونٹھ پہلے معنوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہوا کہ روحانی حالت کی پوری قوت پاکر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھوں سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔ اور خدا کی راہ میں حیرتناک جانفشانیاں دکھاتے ہیں دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہوا۔ کہ ان میں حرارت غریزی کو پیدا کر کے ان میں ہر قسم کی سختی کے مقابلے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کے بالمقابل دنیا پرست اس دنیا میں بھی دوزخ میں ہیں اور آخرت میں بھی دوزخ میں ہوں گے۔ مطلب یہ کہ وہ دنیا کی گرفتاریوں میں اس قدر سرگردان رہتے ہیں کہ گویا پابزنجیر ہیں۔ ان کے دلوں میں ایک سوزش لگی رہتی ہے۔ کہ یہ کام ہو جائے یہ مال حاصل ہو جائے۔ فلاں جائداد ہاتھ لگ جائے سو دنیا میں بھی ان چیزوں سے ان کی زندگی تلخ ہو کر دوزخ کا نمونہ بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی اس کا نتیجہ بھگت کر دوزخ میں جا پڑینگے۔ متقیوں کے بارے میں جو کافوری اور زنجبیل شربت کا ذکر ہے۔ اس سے یہ بھی مطلب ہے کہ برائیوں کو ترک کیا جاوے۔ اور اس کے عوض میں نیکیوں کو اختیار کیا جاوے۔ صرف ترک بدی ہی نیکی نہیں۔ انسان ایسا متقی کسطرح بن سکے اس کا علاج خود قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ دنیا کے ساتھ ہی انسان کو متقی بنا دیتا ہے۔ متقی کا ہر ایک دنیاوی کام دینی کام بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کچھ خدا تعالےٰ کے لئے کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ قد افلح من زکّٰها یعنے متقی بننے کا گر یہی ہے۔ کہ تزکیہ نفس کرو۔ دوسرے یہ کہ انسان کی کوشش کیساتھ خدا تعالےٰ کے فضل کی ضرورت بھی ہے۔ جسکے متعلق فرمایا۔ ادعونی استجب لکم۔ واذا سالك عبادی عنی فانی قریب والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا۔ تیسری شرط کونوا مع الصادقین یعنے اچھے لوگوں کی صحبت میں رہو۔ ان کی کتابیں پڑھو۔ ان کے حالات پڑھو یا سنو۔ یہ ذرایع خدا تعالےٰ تک پہونچنے کے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ ذاتی محبت اس قدر ہو کہ اس کے احکام کو ماننے سے کام ہو بہشت یا دوزخ کی خواہش یا خوف نہ ہو۔ اس وقت انسان پر اللہ تعالےٰ کے فضل کی بارش ہوتی ہے۔ اور اُسے بہت کچھ دیا جاتا ہے۔ اسی توفیق ملتی ہے کہ ہر ایک عضو اور ہر ایک کام خدا تعالےٰ کی

ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفیٰ واصلح فاجرہ علی اللّٰہ ۔ یعنی برائی کا بدلہ اتنا ہی ہے کہ برائی کے مقابل اتنی ہی برائی ہو۔ لیکن جو کوئی الصاف کرے اور ایسا کرنے میں بہتری کو مدنظر رکھے تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کا کام ہے اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم کہ خواہ نخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے ۔ اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دیجا وے ۔ بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا ۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کیجائے ۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے توبہ کرتا ہے اور بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے ۔ توراۃ میں عفو کی تعلیم کے بجائے سختی کی تعلیم تھی ۔ جیساکہ اگر کوئی آنکھ نکالے تو آنکھ نکالو دانت نکالے تو دانت نکالو ۔ یہ تعلیم صرف بنی اسرائیل کے حال کے مناسب تھی ۔ کیونکہ ان کے خیالات اور حوصلے پست ہو چکے تھے ۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو انہوں نے اس سختی کی تعلیم کو نہایت نرمی کیساتھ تبدیل کر دیا ۔ جیساکہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری گال بھی اسکی طرف پھیر دو ۔ یہ تعلیم اس وقت کے مناسب حال تھی لیکن یہ دونوں تعلیمیں وقتی تھیں مکمل نہ تھیں ۔ مکمل تعلیم صرف قرآن شریف نے ہی پیش کی ۔ جیساکہ اوپر بیان ہوا ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود فرمایا کہ میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنیکے لیے آیا ہوں ۔

قرآن مجید کی تعلیم تمام انسانوں کیلئے ہے ۔ جیساکہ اس نے خود دعوہ کیا ہے ۔ اس لیئے اس کی تعلیم بھی جامع ہے جیساکہ عفو کی تعلیم کو مکمل کرکے پیش کیا ہے ۔ اور ہر ایک موقعہ شناسی کو اپنے اندر لیا ہے ۔ پھر قرآن شریف میں ارشاد ہے ادفع بالتی ھی احسن فاذ الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ۔ یعنی جو شخص شرارت سے کچھ یاوہ گوئی کرے تو تم نیک طریق سے صلحکاری کا اس کو جواب دو تب اس خصلت سے دشمن بھی دوست ہو جائیگا ۔ عام سوسائٹی اور ایک دوسرے کیساتھ سلوک اور غیر اقوام کیساتھ سلوک کے متعلق قرآن شریف میں یہ تعلیم ہے وقولوا للناس حسنا ولا یغتب بعضکم من قوم الخ یعنے لوگوں کو نیک بات کہو ۔ ایک دوسرے سے ٹھٹھا نہ کرو ۔ عیب نہ لگاؤ ۔ برے نام رکھو ۔ بدگمانی نہ کرو ۔ عیبوں کو کرید کرید کر نہ پوچھو ۔ ایک دوسرے کا گلہ مت کرو کسی پر بہتان یا الزام نہ لگاؤ ۔

قرآن مجید نے کھولکر بیان کر دیا ہے کہ انسان کیلئے اسکے اعمال و عبادت کے کیا نتیجے ہیں ۔ دنیا پرستوں کے انجام کو سورۃ التکاثر میں بیان کیا ہے ۔ جس میں بتا دیا ہے کہ دنیا پرست انسان حرص کی غفلت میں پڑے رہتے ہیں ۔ لیکن وہ دنیا میں ہی دوزخ کو محسوس کرتے ہیں یعنی ان کی زندگی دنیاوی الایشوں اور کدورتوں کے سبب دوزخی زندگی ہوتی ہے ۔ پھر مر کر اس کو آنکھوں سے دیکھیں گے اور اس میں گر کر یقین کی حالت تک پہونچ جاویں گے ان آیات میں تین حالتوں کا ذکر ہے ۔ علم الیقین عین الیقین ۔ حق الیقین ۔ جسکی مثال آگ کی مثال سے سمجھ میں آجاتی ہے ۔ کہ دور سے دھواں دیکھائی دیتا ہو ۔ تو یہ گمان ہوتا ہے کہ آگ ہوگی ۔ یہ علم الیقین ہے ۔ پھر اگر نزدیک جاکر آگ کو دیکھیں تو یہ عین الیقین ہوگا ۔ اور اگر آگ میں ہاتھ ڈالکر اسکی گرمی کو محسوس کرکے یقین ہو جاوے کہ یہ آگ ہے ۔ تو یہ حق الیقین ہے ۔ اس طرح ان آیات میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جہنم کے وجود کا علم الیقین تو اس دنیا میں ہو سکتا ہے ۔ عالم برزخ میں عین الیقین حاصل ہوگا ۔ اور عالم حشر اجساد علم حق الیقین کے کامل درجہ تک پہنچا دیگا ۔ حقیقی راحت اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کو ملتی ہے ۔ جس نے خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق لگایا ہوا ہو ۔ اور خدا پرست انسان ہو ایسے لوگوں کے حق میں ارشاد ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان یعنے خدا سے ڈرنے والے متقی انسان کے واسطے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جنت ہے ۔ مومن اور کافر کے اعمال کے نتائج کو ان آیات میں بیان فرمایا ہے ۔ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا ۔ ویسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا ۔ انا اعتدنا للکفرین سلسلا و اغللا و سعیرا ۔ ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا ۔ یعنے متقیوں کو جو خدا میں محو ہیں ان کو ایسا شربت پلایا جاتا ہے ۔ جس سے ان کے دل پاک صاف ہو جاتے ہیں ۔ اس کی ملونی کافوری ہے یعنے دنیا کی محبت ان کے دلوں میں سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے ۔ جیساکہ کافور زہریلے مادے کو دبا دیتا ہے ۔ اس کافوری پیالے کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جنکی ملونی زنجبیل ہے ۔ زنجبیل کے دو معنے ہیں ۔ ایک تو پہاڑ پر چڑھنا دوسرے سونٹھ پہلے معنوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہوا کہ روحانی حالت کی پوری قوت پاکر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں ۔ اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھوں سے انجام پذیر ہوتے ہیں ۔ اور خدا کی راہ میں حیرتناک جانفشانیاں دکھاتے ہیں دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہوا ۔ کہ ان میں حرارت غریزی کو پیدا کرکے ان میں ہر قسم کی سختی کے مقابلے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے ۔ ان کے بالمقابل دنیا پرست اس دنیا میں بھی دوزخ میں ہیں اور آخرت میں بھی دوزخ میں ہوں گے ۔ مطلب یہ کہ وہ دنیا کی گرفتاریوں میں اس قدر سرگردان رہتے ہیں کہ گویا پا بزنجیر ہیں ۔ ان کے دلوں میں ایک سوزش لگی رہتی ہے ۔ کہ یہ کام ہو جائے یہ مال حاصل ہو جائے ۔ فلاں جائداد ہاتھ لگ جائے سو دنیا میں بھی ان چیزوں سے ان کی زندگی تلخ ہو کر دوزخ کا نمونہ بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی اس کا نتیجہ بھگت کر دوزخ میں جا پڑینگے ۔ متقیوں کے بارے میں جو کافوری اور زنجبیل شربت کا ذکر ہے ۔ اس سے یہ بھی مطلب ہے کہ برائیوں کو ترک کیا جاوے ۔ اور اس کے عوض میں نیکیوں کو اختیار کیا جاوے ۔ صرف ترک بدی ہی نیکی نہیں ۔ انسان ایسا متقی کسطرح بن سکے اس کا علاج خود قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے ۔ اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا ۔ بلکہ دنیا کے ساتھ ہی انسان کو متقی بنا دیتا ہے ۔ متقی کا ہر ایک دنیاوی کام دینی کام بن جاتا ہے ۔ کیونکہ وہ سب کچھ خدا تعالےٰ کے لیئے کرتا ہے ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے ۔ قد افلح من زکٰھا یعنے متقی بننے کا گر یہی ہے ۔ کہ تزکیہ نفس کرو ۔ دوسرے یہ کہ انسان کی کوشش کیساتھ خدا تعالےٰ کے فضل کی ضرورت بھی ہے ۔ جسکے متعلق فرمایا ۔ ادعونی استجب لکم ۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ۔ تیسری شرط کونوا مع الصادقین یعنے اچھے لوگوں کی صحبت میں رہو ۔ ان کی کتابیں پڑھو ۔ ان کے حالات پڑھو یا سنو ۔ یہ ذرایع خدا تعالےٰ تک پہونچنے کے ہیں خدا تعالےٰ کے ساتھ ذاتی محبت اس قدر ہو کہ اس کے احکام کو ماننے سے کام ہو بہشت یا دوزخ کی خواہش یا خوف نہ ہو ۔ اس وقت انسان پر اللہ تعالےٰ کے فضل کی بارش ہوتی ہے ۔ اور اُسے بہت کچھ دیا جاتا ہے ۔ اسی توفیق ملتی ہے کہ ہر ایک عضو اور ہر ایک کام خدا تعالےٰ کی

ماتحت ہو کر کام کرے - خدا تعالےٰ کے حکم پر اپنی رضا و خواہش و نفسانیت نہیں رہتی - جب انسان خواہشات پر موت وارد کر لیتا ہے تو اس وقت خدا تعالےٰ کی رحمت رجوع کرتی ہے - اس کے الہام سے مشرف ہوتا ہے - معرفت الٰہی کے لئے قوے دیئے جاتے ہیں - ایسے فانی انسان کو خدا تعالےٰ مقرب بنا لیتا ہے - اس دنیا میں دیدار الٰہی اور نعمار الٰہی سے متمتع ہوتا ہے - چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاء کم فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاخرۃ یعنے وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے - اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے - پھر استقامت اختیار کی ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور غمگین مت ہو - اور خوش ہو - کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے - جسکا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے - ہم اس دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے والی ہیں - یہ باتیں صرف وعدہ ہی وعدہ نہیں بلکہ اپنے ساتھ یقینی ثبوت رکھتی ہیں - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدے ہوئے وہ سب پورے ہوئے چنانچہ وعدہ تھا - جاء الحق وزھق الباطل اور وما یبدئ الباطل وما یعید ۵ سو عرب سے باطل اس طرح نکلا - کہ پھر کبھی واپس نہ ہوا - لشکر خزانے وغیرہ جن جن کا وعدہ تھا سب کچھ آپ کو ملا - آپ کے فیض سے صحابہ رضہ اور ہزارہا اہل دل متمتع ہوئے - جن کے وجود سے خدا تعالےٰ کی مدد کے آثار ظاہر ہوئے آج تک ایسے لوگ ہوتے رہے - اور ہمارا زمانہ بھی خالی نہیں رہا - ایسے ہی لوگوں سے ہستی باری تعالےٰ کا یقینی ثبوت ملتا ہے - قرآن پاک کا وعدہ ہے کہ انسان کو مکالمہ الٰہیہ تک پہونچاتا ہوں اور اس دنیا میں بہشتی زندگی محسوس کرا دیتا ہوں - اور اسلام میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں - جن سے اس وعدہ کی تصدیق ہوئی - اس قسم کا وعدہ دوسری الہامی کتب میں نہیں - اور نہ ہی ایسے لوگ دوسرے مذاہب میں ہوئے فقط ✣

ڈاکٹر صاحب کا لکچر ایک بجکر ۱۰ منٹ پر ختم ہوا - لکچر کے خاتمے پر پریذیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ احباب کو چاہیئے کہ ڈاکٹر صاحب کے لکچر پر غور کریں اور نتایج کو سوچیں - اپنے پر اثر لکچر سے حاضرین کو محظوظ کر کے ڈاکٹر صاحب تین بجے شام کی گاڑی میں لاہور تشریف لیگئے - منشی برکت علی صاحب بھی جالندھر تک آپکے ہمراہ گئے - کیونکہ دو تین دن کیواسطے آپ جالندھر ایک کام پر جا رہے تھے ✣

# کلام امیر

اس اخبار کے کسی دوسرے مقام پر بھی کلام امیر لکھا جا چکا ہے -

**۱۰ - جولائی ۱۹۱۱ء** فرمایا :- سورہ نحل کے آخری رکوع سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ نعمتیں پانچ چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں -

جو چاہتا ہے کہ دنیا میں سکھ یا آرام پائے - آخرت میں بزمرہ صالحین مبعوث ہو - خدا تعالےٰ اُسے اپنا برگزیدہ بنائے اپنی جناب سے دین و دنیا کے امور کی ہدایت کرے - صراط مستقیم حصول مقصد کی اقرب راہ پر چلائے تو اُسے چاہیئے کہ حضرت ابراہیم کی مانند سارے جہان کی خوبیاں اپنے اندر جمع کرے -

اللہ کے تمام اسماء کا فرمانبردار ہو - راستباز ہو - شرک نہ کرے - اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرے -

فرمایا :- ایک بزرگ نے لکھا ہے - اگر میں رات غفلت میں گذارتا ہوں - تو صبح میرا گدھا بھی میرے کام سے غافل و سست ہوتا ہے -

فرمایا :- مولوی فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی کا ذکر ہے - کسی نے اُن سے پوچھا کہ جنت میں حوریں ہوں گی - تو آپ کا کیا طرز عمل ہوگا - فرمایا :- میں کہونگا کہ جاؤ بیٹھ کر قرآن پڑھو - یہ اپنا اپنا ذوق ہے

فرمایا :- انسان جب اپنی اصلاح کرے تو ضروری ہے کہ دوسروں تک تمام حق پہونچائے - وہ بھی لٹھ ماروں کیطرح نہیں بلکہ حکمت اور احسن طریق سے - بالتی ھی احسن کا حصول موقوف ہے - اس پر کہ انسان مناظرات کی خود خواہش نہ کرے - دعا سے بہت کام لے - اور خدا کے حضور نہایت منکسر اور متواضع ہو - مناظرہ سے کسی انسان پر برتری و بڑائی مقصود نہ ہو - بلکہ محض للہ احقاق حق مطلوب ہو -

فرمایا :- مقدمات میں لوگوں کو کئی سہارے ہوتے ہیں کوئی کہتا ہے - ہمارا مجسٹریٹ ہے - کوئی کہتا ہے ہمارا وکیل ہے - مگر اللہ کی معیت انکے ساتھ ہے جو متقی اور محسن ہوں

**۱۱ - جولائی ۱۹۱۱ء** فرمایا عباسیہ سلطنت ایک وقت بڑے زور پر تھی - محمود غزنوی جو بڑا فاتح اور عظیم الشان بادشاہ تھا - ان کی سلطنت کے خلیفہ سے یمین الدولہ کا خطاب موجب عزت و افتخار سمجھا - ایک دفعہ خلیفہ بغداد اس پر ناراض ہوا - محمود نے لکھ بھیجا کہ میرے پاس اتنے ہزار ہاتھی ہے - ہم فوجکشی کر سکتے ہیں - جواب میں خلیفہ نے ایک کاغذ پر الم الم لکھ بھیجا - محمود کو اللہ نے عقل و فراست بخشی تھی - وہ سمجھ گیا - کہ اشارہ ہے الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل - الم یجعل کیدھم فی تضلیل کی طرف - پھر جب مسلمانوں میں نافرمانی کاہلی سستی - بڑھی دنیا میں منہمک ہو گئے - تو باوجودیکہ پانچ لاکھ فوج بغداد کے اندر موجود تھی - ہلاکو نے انکا نام و نشان مٹا دیا - اور ہزار کے قریب ایسے لوگ جن پر مدعی سلطنت ہونے کا گمان ہو سکتا تھا - زندہ دیواروں میں چنوا دیئے گئے - پھر ہسپانیہ میں کتنی بڑی زبردست سلطنت تھی - مگر جب سُستی - تکبر - بڑائی - اور حرص آئی تو نام و نشان نہ رہا - مسلمانوں کی درخواست تھی کہ ہمیں کتابیں تو لیجانے دو - انتخاب کی اجازت ہوئی - جب تین لاکھ کتابوں کا انتخاب کر کے جہاز میں لاد چکے - تو وہ جہاز ڈبو دیا گیا -

اب مسلمانوں کے آگے ان باتوں کا ذکر تقریبًا ایسا ہی جیسے کسی اندھے کے آگے کسی خوشنما پھول کی تعریف کی جائے - ہاں یوں سمجھ میں آ سکتا ہے کہ کوئی تمہیں اپنے گھر سے نکالدے پھر دل پر کیا گذرتی ہے - یہ مصیبت کا زمانہ مسلمانوں پر کیوں آیا - محض اپنی ہی غفلت و کاہلی اور خدا کے احکام کی نافرمانی سے -

خدا تمہیں قرآن شریف کا سچا متبع بنائے - حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا متبع بنائے - دنیا کی ہوا و ہوس تمہیں خدا سے غافل نہ کر دے - تمہارے دل نرم ہوں اور اس غیظ و غضب سے بچو جو انسان کو اندھا کر کے جہنم میں لے جاتا ہے - تمہارے دل گندے نہوں تمہاری زبان پر گندے کلمات نہ آویں - تم ایسے نہ بنو کہ تجارت کی شراکت میں حساب کتاب کی پرواہ نہ رکھو - یا سود لو - اللہ سے ڈرو -

**۲۰ - جولائی ۱۹۱۱ء** فرمایا :- حیوٰۃ طیبہ قرآن مجید سے حاصل ہوتی ہے - اس لئے اُسے خدا نے روح فرمایا ہے - اگر تم قرآن مجید پر عمل کرو گے - تو ایک زندہ قوم بن جاؤ گے - ورنہ مردہ ہو -

فرمایا ایک شخص عالم فاضل کو کہا گیا کہ قرآن مجید کی مثل ایک سورۃ بنائے۔ اس نے چھ ماہ کی مہلت مانگی اور معارضہ کے لئے سورۃ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ کو انتخاب کیا چھ ماہ کے بعد دیکھا گیا کہ اپنے اردگرد کاغذوں کے ڈھیر لگائے بیٹھا ہے۔ اور کہتا ہے کہ صرف ایک آیت کا جواب بھی نہیں دے سکا۔

فرمایا:- میں دیکھتا ہوں۔ آپس میں کینے۔ بغض۔ خود پسندی۔ ناجائز طور سے روپیہ کمانا۔ سستی۔ کاہلی۔ حرص۔ دو شخصوں کو آپس میں لڑوا دینا۔ تجارت میں حساب و کتاب نہ رکھنا اکثر پایا جاتا ہے۔ تم سب لوگ ایسی بداخلاقیوں سے بچو۔

جن کے گھروں میں ایسی عظیم الشان کتاب موجود ہو ان کے اعمال ایسے خراب ہوں تو افسوس کی بات ہے استغفار۔ لاحول بہت پڑھو۔ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ کہ ان فتن سے اس طرح بچ سکو گے۔

**۱۲ جولائی ۱۹۱۱ء** عصر کے بعد ایک دوست کو مخاطب کر کے فرمایا:-

اس وقت مسلمانوں میں مذہب سے ناواقفیت بہت ہے اور اس کا بڑا اثر یہ ہے کہ ہندو جنکا کوئی مذہب نہیں وہ بھی ان پر اعتراض کرتے ہیں۔ میں ایک دفعہ ایک رئیس کا علاج کر رہا تھا۔ دربار میں بیٹھے تھے۔ اس نے دعا کی یعنی مجھ تاڑ گیا کہ اور تو سب یہیں بیٹھے رہیں گے۔ مگر مجھے اٹھنا پڑے گا۔ اس میں ایک مسلمان کی سخت ہتک ہے۔ اس لئے میں نے سوال کیا کہ حضور کیوں کہتے ہیں کہا جو گائے کا گوشت نہ کھائے میں نے کہا کہ اتفاق ہی ایسا ہوا ہے کہ میں گائے کا گوشت نہیں کھاتا۔ تو کیا میں آپ کے خیال میں ہندو ہوں۔ سوچ کر کہنے لگا۔ جو بودی رکھے۔ میں نے ایک سنیاسی کو پیش کر دیا نادم ہو کر کہا۔ جو جینؤ پہنتے ہیں ایک سکھ بیٹھا تھا اس سے میں نے پوچھا کیوں صاحب آپ جینؤ پہنتے ہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ تب وہ رئیس بولا جو وید مانے۔ ایک جینی بیٹھا تھا۔ میں نے پوچھا یہ ہندو ہے یا نہیں اور یہ دوائی پینے کیوقت بیٹھا رہیگا یا نہیں۔ پھر تناسخ کا فرق بتایا تو میں نے ایک برہمو کو پیش کر دیا۔ اس پر وہ رئیس کہنے لگا۔ میں خود ہی اٹھ کر دوسری جگہ دوائی پی لونگا۔ آپ تکلیف نہ کریں۔

اب غور کرنے کی بات ہے کہ جن لوگوں کا اپنا مذہب ہی کوئی نہیں۔ وہ اسلام پر اعتراض کریں۔ یہ مسلمانوں کے لئے بڑی ہوشیاری کا وقت ہے۔ چاہیئے کہ اپنے دین کو مضبوط پکڑیں۔ اور اس سے آگاہی حاصل کریں۔

(۱) پانچ وقت نماز با جماعت ادا کریں۔
(۲) قرآن کو ترجمہ کے ساتھ ضرور پڑھو۔
(۳) تکبر۔ برائی۔ چھوڑ دو۔
(۴) بری صحبتوں سے لازمی طور پر کنارہ کش رہو۔
(۵) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر بہت کرتے رہو۔

# ایک پیغام بٹالے والوں کے نام

(بتقریب جلسہ انجمن احمدیہ)

صبا یہ مژدہ سنا دے بٹالیوالوں کو
کہ زیر کر لیا احمدؐ نے گورے کالوں کو

جو فتوی کفر کے دیتے تھے سخت نادم ہیں
ملے قرار کہیں بھی نہ خستہ حالوں کو

ادہر کمال مرے میرزا کا یہ دیکھو!
کہ جمع کر لیا دنیا کے باکمالوں کو

ہمارے ہاتھ سے اک جام پیکے مست ہوئے
بھلائے پھرتے تھے واعظ جو اپنے گالوں کو

نظر نہ آتی ہو اسلام کی اگر تصویر
تو کیا ہوا جو سجایا بھی اپنے نالوں کو

نجات کید عدو سے ہوئی ہمیں حاصل
خدا نے روک لیا دشمنوں کی چالوں کو

کسی کلید سے یہ قفل دل نہیں کھلتے
خدا ہی کھولے تو اب کھولے انکے تالوں کو

نہ تو شرارت و شوخی ہے کام مذہب میں
کہ دھرم گال بنادے یہ دھرم پالوں کو

خدا کے پاک اماموں کو گالیاں دینا
ذرا بھی شرم نہیں آتی بدخصالوں کو

جو کملی والے کو دل دے چکے ہیں کمبل پوش!
نہیں دھیان میں لاتے کسی کی شالوں کو

اسی ماہ کی بابت ہے بقتل الخنزیر
سنبھالو جوش سے توحید حق کے بھالوں کو

صحابہ رضؓ نے تو نثار اپنی جان بھی کر دی
تم اور کچھ نہیں قربان کر دو مالوں کو

جو بوالحکم تھا ابوجہل بن گیا آخر!
سمجھنے والے سمجھتے ہیں ان مثالوں کو

جو مرغ سدرہ ہو اس کے لئے زمیں پہ عبث
بچھائے پھرتا ہے صیاد اپنے جالوں کو

ثمود و عاد سے فرعون سے جو گذرا تھا
ضرور آئیگا پیش انکے بھیالوں کو!

تمہارے پاس معارف کا چشمہ بہتا ہے
بٹالیوالو! اٹھو ابھر لو تم پیالوں کو!

یہ معرفت کا خزانہ ہے اسکی قدر کرو
کہ مفت ملتا ہے سارے نکو خصالوں کو

تمہارے گھر میں مسیحا تمہارے گھر میں نبی
عجب کہ ڈھونڈتے پھرتے ہو تم حوالوں کو

تمہارے گھر میں وہ محبوب چلکر خود آیا۔
اور آکے پیار کیا اپنی چاہ والوں کو

یہ خاکساری نہیں ہے کہ تیل مٹی کا!
لگاؤ اے مرے پیارو تم اپنے بالوں کو

ہے خاکساری کہ مہدی کے خاک پا ہو کر
مٹاؤ اپنے تئیں اور ان خیالوں کو

جو شک ہو کوئی تو بیشک نکال لو آ کر!
خدا کے فضل سے کر دینگے حل سوالوں کو

مطیع ہو کے رسولوں کی نعمتیں لے لو
مخالفت سے کرو جمع مت وبالوں کو

جو نقد جان بھی دیدو تو پھر بھی پا نہ سکو!
لٹا رہے ہیں یہاں مفت ایسے لالوں کو

جو دیکھ پاتے جھلک اک بھی میرے یوسف کی
تو چھوڑتے ابھی آپ اپنے خویش جماؤں کو

الٰہی دین ترا پھیل جائے دنیا میں!
سنے گا کون سوا تیرے! میرے نالوں کو

شراب شوق اگر جام میں نہیں ملتی!
تو اوک سے ہی پلا دے تو پینے والوں کو

طفیل امّی یثرب یہ فضل ہو تیرا
کہ پھل لگے مرے گلشن کے نونہالوں کو

رشید بندے ترے یاد دیں ہیں اکمل
شکار کرتے رہیں علم کے غزالوں کو۔

## بقایا دار توجہ فرماویں

جن صاحبوں نے تا حال ۱۹۱۱ء کا چندہ نہیں دیا۔ بلکہ ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء کا۔ وہ ضرور توجہ فرما کر اپنا اپنا ذمگی بقایا صاف کریں

## ریویو

**ملیریا** یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ۶۴ صفحہ کا مصنفہ میجر بھولاناتھ صاحب انڈین میڈیکل سروس اورنگ آباد مفید معلومات کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ جو میجر صاحب نے غالباً مفت تقسیم کیا ہے اس رسالہ میں موسمی بخارات کے اقسام اسباب۔ علاج اور عوارض پر محققانہ بحث کیگئی ہے۔ اور ساتھ ہی علاج بھی لکھا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔

مفصلہ ذیل آٹھ کتابیں جناب حاجی حکیم مولوی ابو المسرور اور عبد الغفور صاحب سے بمقام رمضانپور ڈاک خانہ بر نگہ ضلع مونگیر علاقہ بنگال ملسکتی ہیں:-

**(۱) تحفۃ الحاج** - مصنفہ حکیم صاحب موصوف قیمت ۳ر اس کتاب میں حج عمرہ وغیرہ کے متعلق تمام ضروری مسایل جنکی حاجیوں کو ضرورت پیش آتی ہے درج ہیں۔ حاجیوں کو چاہیئے کہ سفر حج سے پہلے ایسی کتاب کا ضرور مطالعہ کرلیں۔ سفر میں آسانی ہوگی اور مکہ معظمہ میں پہونچکر تمام شعائر کی عظمت کے مطابق عبادات ادا کرنے میں بہت مدد ملیگی۔

**(۲) ھدایت الحجاج** - مصنفہ حکیم صاحب جو صرف ۴ر قیمت پر حاجیوں کے واسطے عمدہ رفیق سفر ہے۔ گھر سے چلکر مدینہ تک کے سفر کے ضروریات کا اس میں ذکر ہے۔ بمبئی سے کیا کچھ ساتھ لینا چاہیئے اور جہاز کی ضروریات کیا ہیں۔ قافلے کسطرح چلتے ہیں۔ تمام ضروری باتوں کا اس میں تذکرہ ہے۔

**(۳) تسہیل المنہج الی منسک الحج** - قیمت ۱ر یہ چھوٹا رسالہ ۱۲ صفحہ کا عربی زبان میں محمد بن اسمٰعیل الامیر الحلایق الصنعانی کے رسالہ کی تلخیص ہے۔ اس میں حج کے مناسب بیان کئے گئے ہیں۔

**(۴) مصباح اللغات المصریہ** - حصہ اول ۲۴ صفحہ قیمت ۳ر- اس رسالہ میں ملک شام اور مصر کی وہ جدید لغات جمع کی گئی ہیں۔ جو پورانی کتب لغت میں نہیں ملسکتیں۔ جو لوگ اخبارات عربیہ پڑھنا چاہیں یا ان ممالک کی سیر کرنا چاہیں۔ ان کیواسطے یہ کتاب بہت امداد دینے والی ہے۔ جدید لٹریچر نے عربی میں بہت سے نئے الفاظ داخل کر دیئے ہیں جو عام فہم نہیں ہیں۔ ان کے سمجھنے کیواسطے اس کتاب سے بہت مدد مل سکتی ہے۔

**(۵) مصباح اللغات المصریہ** - حصہ دوم ۲۶ صفحہ قیمت ۲ر اس میں بھی مذکورہ بالا رسالہ کیطرح بہت سے الفاظ جمع ہیں۔ لیکن بیان اکثر الفاظ کا عربی میں ہے۔ بہر حال پہلے حصہ کیساتھ مفید ہے۔

**(۶) مفید الاحناف مترجم اردو** - مصنفہ حکیم صاحب موصوف - اس کتاب میں بہت سے فقہی مسایل جو اہل حدیث اور حنفیوں کے درمیان اختلافی ہیں۔ ان کے جواب مطابق مذہب علمار حنفیہ بمعہ حوالجات دیئے گئے ہیں۔ قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت کتاب پر درج ہے۔

**(۷) نافع الاحناف مترجم** - مذکورہ بالا کتاب کا دوسرا حصہ قیمت ۶ر- اس کتاب میں علمائے حنفیہ کے حوالہ سے اختلافی مسایل کو حل کیا گیا ہے۔ کتاب درمختار کے اکثر حوالے لئے گئے ہیں۔ اہل حدیث اور حنفی علمار ہر دو کے واسطے لازم ہے کہ اس کتاب سے فائدہ حاصل کریں۔

**(۸) شفاء المتملل فی مسئلۃ الطہر المتخلل** مصنفہ حکیم صاحب موصوف - یہ ایک عربی رسالہ بقیمت ۲ر فی نسخہ ہے۔ جس میں طہر کے متعلق فقہا کے مشہور اختلافی مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ علمار کے دیکھنے کے لایق ہے۔

## سالانہ رپورٹ

صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹۰۹ء بہ سبب مشکلات مطبع غیر معمولی دیر میں اب چھپکر شایع ہوئی ہے۔ یہ رپورٹ گذشتہ سالانہ جلسہ پر احباب کو سنائی گئی تھی۔ اس واسطے اس میں سے کچھ اقتباس کرنے یا اس پر کچھ ریمارک کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ انجمن کا مالی سال اب قریب الاختتام ہے۔ اور اگلے سال کا بجٹ عنقریب بیرونی انجمنوں کے پاس جانے والا ہے۔ اس واسطے اس وقت اس رپورٹ کو دیکھنا رائے دینے والوں کو اپنی رائے قایم کرنیمیں مدد دیگا



## احمدی مسلمان اور شیعہ حیان

کچھ عرصہ ہوا - ایڈیٹر صاحب اخبار عام نے احمدیوں پر ایک بیجا الزام لگایا تھا - جس کا جواب انہی کی خدمت میں بھیجا گیا - تاکہ جس اخبار کے ذریعے سے غلط فہمی پھیلائی گئی ہے - اُسی سے اس کا ازالہ ہو۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے باوجود اپنی مشہور صلح کل پالیسی و لطف شماری کے اس طرف توجہ نہیں فرمائی - جس پر ہمیں سخت افسوس ہے - اب افسوس کیساتھ ہم اُسے اپنے اخبار میں درج کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اخبار عام اپنی رائے کو واپس لیتا ہے یا نہیں؟ -

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام لاہور

آپکا اخبار مطبوعہ ۵ - اپریل میری نظر سے گذرا جس میں آپ نے عنوان مذکورہ کے ماتحت احمدی فرقہ کی خوش نیتی و وضعداری عقاید پر رائے زنی کی ہے جیسا کہ آپ نے خود اس آرٹیکل میں ظاہر فرمایا ہے - اس مضمون کا محرک آپ کو میرا ایک اعلان ضروری ہوا ہے - جو بدر ۲۳ مارچ کے بدر میں شایع ہوا تھا - اس مضمون میں بہت سے امور قابل تشریح ہیں لیکن چند امور کو خلاصۃً پہلے لیکر یہاں پر درج کرنا ضروری جانتا ہوں۔

**امر اوّل** - شروع میں آپ تحریر کرتے ہیں کہ جسطرح ہندو مسلمان اور عیسائی وجود باری تعالےٰ کے قائل ہیں اُسی طرح تینوں مذاہب میں آئندہ زمانہ کے متعلق بھی ایک خاص بات میں مساویہ اتفاق ہے - وہ یہ کہ ہندؤں میں کلکی اوتار کا انتظار ہے جو دہرم کا جھنڈا ازسر نو آ گاڑیں گے - جبکہ تمام زمین پر دھرم قریب قریب نابود ہوگا - اور الحاد اور بیدینی کی دنیا کا زور عالمگیر ہوگا - اسی طرح مسلمانوں کو مہدی آخر الزمان کے ظہور کی امید ہے جو تمام زمین پر دین پھیلا دیں گے - اور کفار کو تہ تیغ کر کے اللہ کی برکت کا جلوہ روشن کریں گے - یہی اعتقاد انجیل مقدس کے پیرؤں کا حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق ہے کہ وہ زمین پر وارد ہو کر سچے دین کو ازسر نو زندہ کریں گے - جائے غور ہے کہ ان عظیم اور خاص باتوں میں ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کے بنیادی عقاید کیسے مساوی ہیں -

**امر دوم**:- لیکن قادیانی فرقہ کے مسلمان بھائیوں کا عقیدہ ہے - کہ آنیوالے مہدی آخر الزمان اور عیسیٰ علیہ السلام جنکا شوق سے انتظار تھا وہ آچکے ہیں! وہ

## ریویو

**ملیریا** یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ۴۴ صفحہ کا مصنفہ میجر بھولاناتھ صاحب انڈین میڈیکل سروس اورنگ آباد مفید معلومات کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ جو میجر صاحب نے غالباً مفت تقسیم کیا ہے اس رسالہ میں موسمی بخارات کے اقسام اسباب۔ علاج اور عوارض پر محققانہ بحث کیگئی ہے۔ اور ساتھ ہی علاج بھی لکھا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔

مفصلہ ذیل آٹھ کتابیں جناب حاجی حکیم مولوی ابو المسرور اور عبد الغفور صاحب سے بمقام رمضانپور ڈاک خانہ بریگیہ ضلع مونگیر علاقہ بنگال ملسکتی ہیں۔

(۱) **تحفۃ الحاج** - مصنفہ حکیم صاحب موصوف قیمت ۳ر اس کتاب میں حج عمرہ وغیرہ کے متعلق تمام ضروری مسایل جنکی حاجیوں کو ضرورت پیش آتی ہے درج ہیں۔ حاجیوں کو چاہیئے کہ سفر حج سے پہلے ایسی کتاب کا ضرور مطالعہ کرلیں۔ سفر میں آسانی ہوگی اور مکہ معظمہ میں پہونچکر تمام شعایر کی عظمت کے مطابق عبادات ادا کرنے میں بہت مدد ملیگی۔

(۲) **ھدایۃ الحجاج** - مصنفہ حکیم صاحب جو صرف ۲ قیمت پر حاجیوں کے واسطے عمدہ رفیق سفر ہے۔ گھر سے چلکر مدینہ تک کے سفر کے ضروریات کا اس میں ذکر ہے۔ بمبئی سے کیا کچھ ساتھ لینا چاہیئے اور جہاز کی ضروریات کیا ہیں۔ قافلے کسطرح چلتے ہیں۔ تمام ضروری باتوں کا اس میں تذکرہ ہے۔

(۳) **تسہیل المنہج الی مناسک الحج** - قیمت ار یہ چھوٹا رسالہ ۱۲ صفحہ کا عربی زبان میں محمد بن اسمعیل الامیر الحلابق الصفانی کے رسالہ کی تلخیص ہے۔ اس میں حج کے مناسب بیان کئے گئے ہیں۔

(۴) **مصباح اللغات المصریہ** - حصہ اول ۲۴ صفحہ قیمت ۳ر۔ اس رسالہ میں ملک شام اور مصر کی وہ جدید لغات جمع کی گئی ہیں۔ جو پورانی کتب لغت میں نہیں ملسکتیں۔ جو لوگ اخبارات عربیہ پڑھنا چاہیں یا ان ممالک کی سیر کرنا چاہیں۔ ان کیواسطے یہ کتاب بہت امداد دینے والی ہے۔ جدید لٹریچر نے عربی میں بہت سے نئے الفاظ داخل کردیئے ہیں جو عام فہم نہیں ہیں۔ ان کے سمجھنے کیواسطے اس کتاب سے بہت مدد مل سکتی ہے۔

(۵) **مصباح اللغات المصریہ** - حصہ دوم ۲۶ صفحہ قیمت ۲ر جس میں بھی مذکورہ بالا رسالہ کیطرح بہت سے الفاظ جمع ہیں۔ لیکن یہاں اکثر الفاظ کا عربی میں ہے۔ بہر حال پہلے حصہ کیساتھ مفید ہے۔

(۶) **تفضیل الاحناف** مترجم اردو - مصنفہ حکیم صاحب موصوف - اس کتاب میں بہت سے فقہی مسایل جو اہل حدیث اور حنفیوں کے درمیان اختلافی ہیں۔ ان کے جواب مطابق مذہب علماء حنفیہ بمعہ حوالجات دیئے گئے ہیں۔ قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت کتاب پر درج ہے۔

(۷) **نافع الاحناف** مترجم - مذکورہ بالا کتاب کا دوسرا حصہ قیمت ۲ر۔ اس کتاب میں علمائے حنفیہ کے حوالہ سے اختلافی مسایل کو حل کیا گیا ہے۔ کتاب درمختار کے اکثر حوالے لئے گئے ہیں۔ اہل حدیث اور حنفی علماء ہر دو کے واسطے لازم ہے کہ اس کتاب سے فایدہ حاصل کریں۔

(۸) **شفاء المتململ فی مسئلۃ الطہر المتخلل** مصنفہ حکیم صاحب موصوف - یہ ایک عربی رسالہ بقیمت ۲ر فی نسخہ ہے۔ جس میں طہر کے متعلق فقہا کے مشہور اختلافی مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ علماء کے دیکھنے کے لایق ہے۔

## سالانہ رپورٹ

صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹۰۹ء بسبب مشکلات مطبع غیر معمولی دیر میں اب چھپکر شایع ہوئی ہے۔ یہ رپورٹ گذشتہ سالانہ جلسہ پر احباب کو سنائی گئی تھی۔ اس واسطے اس میں سے کچھ اقتباس کرنے یا اس پر کچھ ریمارک کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ انجمن کا مالی سال اب قریب الاختتام ہے۔ اور اگلے سال کا بجٹ عنقریب بیرونی انجمنوں کے پاس جانے والا ہے۔ اس واسطے اس وقت اس رپورٹ کو دیکھنا رائے دینے والوں کو اپنی رائے قایم کرنیمیں مدد دیگا

---

## احمدی مسلمان اور شیعہ صاحبان

کچھ عرصہ ہوا۔ ایڈیٹر صاحب اخبار عام نے احمدیوں پر ایک بیجا الزام لگایا تھا۔ جس کا جواب انہی کی خدمت میں بھیجدیا گیا۔ تاکہ جس اخبار کے ذریعے سے غلط فہمی پھیلائی گئی ہے۔ اُسی سے اس کا ازالہ ہوا۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے باوجود اپنی مشہور صلح کل پالیسی و انصاف شعاری کے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ جس پر ہمیں سخت افسوس ہے۔ اب افسوس کیساتھ ہم اُسے اپنے اخبار میں درج کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اخبار عام اپنی رائے کو ایسی بنا پر یا نہیں؟۔

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام لاہور

آپکا اخبار مطبوعہ ۵ - اپریل میری نظر سے گذرا جس میں آپنے عنوان مذکورہ کے ماتحت احمدی فرقہ کی خصوصیات وضعداری عقاید پر رائے زنی کی ہے۔ جیساکہ آپ نے خود اس آرٹیکل میں ظاہر فرمایا ہے۔ اس خاص مضمون کا محرک آپ کو میرا ایک اعلان ضروری ہوا ہے۔ جو مورخہ ۲۳ مارچ کے بدر میں شایع ہوا تھا۔ اس مضمون کی بہت سے امور قابل تشریح ہیں لیکن چند امور کو خلاصۃً پہلے لیکر یہاں پر درج کرنا ضروری جانتا ہوں۔

**امر اوّل**۔ شروع میں آپ تحریر کرتے ہیں۔ کہ جسطرح ہندو مسلمان اور عیسائی وجود باری تعالےٰ کے قایل ہیں اُسی طرح تینوں مذاہب میں آئندہ زمانہ کے متعلق بھی ایک خاص بات میں مساویہ اتفاق ہے۔ وہ یہ کہ ہندوں میں کلکی اوتار کا انتظار ہے جو دہرم کا جھنڈا اونچا آکر گاڑیں گے۔ جبکہ تمام زمین پر دھرم قریب قریب نابود ہوگا۔ اور الحاد اور بیدینی کی وبا کا زور عالمگیر ہوگا۔ اسی طرح مسلمانوں کو مہدی آخر الزمان کے ظہور کی امید ہے۔ وہ تمام زمین پر دین پھیلا دیں گے۔ اور کفار کو تہ تیغ بیدریغ کرکے اللہ کی برکت کا جلوہ روشن کریں گے۔ یہی اعتقاد انجیل مقدس کے پیروں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے کہ وہ زمین پر وارد ہوکر سچے دین کو از سر نو تازہ اور زندہ کریں گے۔ جائے غور ہے کہ ان عظیم اور خاص باتوں میں ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کے بنیادی عقاید کیسے مساوی ہیں۔

**امر دوم**:۔ لیکن قادیانی فرقہ کے مسلمان بھائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ آنیوالے مہدی آخر الزمان اور عیسیٰ علیہ السلام جنکا شوق سے انتظار تھا وہ آچکے ہیں۔ وہ

وہ نہیں بلکہ وہی ایک یعنی قادیان والے جنہوں نے اسلام کے مردہ جسم میں از سر نو جان ڈالدی۔

**امر سوم**:۔ قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب مکالمہ الٰہی سے مشرف تھے۔ اور آئندہ کے راز خدا آپ کو بتلا دیتا تھا۔ لیکن اس دعوت کو چھوٹا منہ بڑی بات کہتے ہیں۔ اگر آریہ سماج کے ہیرو منشی لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی صحیح نکلی تو مہدی آخرالزماں اور عیسٰے علیہ السلام کے اعتقاد عظیم کیلئے اتنا ہی کافی نہیں ہے۔ معمولی باتیں لوگ بھی اب تک (بہت) پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔ وہ ہر چند صحیح ہوتی ہیں۔ تو بھی وہ مہدی آخرالزمان یا عیسٰے علیہ السلام ہونے کے دعویدار نہیں ہیں۔

**امر چہارم**:۔ عیسائی بھائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام سولی پر لٹک کے جان سے مر گئے۔ خدا نے پھر زندہ کر کے اُن کو آسمان پر بلا لیا۔ تمام غیر قادیانی مسلمانوں کا بھی از روئے قرآن شریف کے یہی عقیدہ شروع سے چلا آتا ہے۔ کہ عیسٰے علیہ السلام ہلاک کئے جانے کے بعد پھر زندہ کئے گئے۔ اور چوتھے آسمان پر اب تک موجود ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کا عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسٰی علیہ السلام صلیب سے بچکر "مرہم عیسٰی" کے لگانے سے اچھے ہو کر یروشلم کی راہ براہ خشکی کشمیر میں آگئے تھے۔ اور سری نگر میں محلہ خان یار کے اندر جو عیسٰے صاحب کی قبر کہلاتی ہے وہیں ان کا اصل مدفن ہے۔ اس موقعہ پر دلچسپی عامہ کیلئے ظاہر کر دینا خالی از لطف نہ ہو گا۔ کہ بیشک سری نگر کے محلہ خان یار میں ایک مقبرہ موجود ہے جسکو وہاں کے مسلمان عیسٰے صاحب کی قبر بتلاتے ہیں۔ لیکن صرف عیسٰی صاحب کی قبر کہلانے سے مرزا صاحب کا دعوٰی مقبول نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ دیگر تاریخی ثبوت مصدقہ نہ ہو۔ کیا عجب کہ یہ مقبرہ کسی خدا رسیدہ بزرگ کا ہو جسکا نام بھی عیسٰی ہو۔

**امر پنجم**:۔ میرزا صاحب خلد آشیان خود فرماتے تھے۔ کہ برٹش گورنمنٹ کا اگر امن سایہ نہ ہوتا۔ تو انکی زندگی محال تھی۔ باوجود اس اعتراف کے میرزا صاحب نے عیسٰی مسیح کو مردہ کہا۔ انجیلی واقعات کی تردید و تضحیک میں دقیقہ نہ چھوڑا۔ لیکن برٹش گورنمنٹ باوجود عیسائی ہونے کے اُن مذہبی حملوں کی پرواہ نہیں کرتی۔

**امر ششم**۔ برٹش گورنمنٹ کی بہترین خیر خواہی ہماری رائے ناقص میں یہ ہے۔ کہ کسی ہمسایہ فرقہ پر زیادتی نہ کی جاوے۔ جو اس کی دل شکنی اور شورش کا باعث ہو اگر زبان سے وفاداری کا شور مچایا جاوے۔ اور عملی طور پر دل شکنی کی روش اختیار کیجاوے۔ تو گورنمنٹ عالیہ زبانی جمع خرچ کی ہرگز رو ادار نہ ہو گی۔

**امر ہفتم**:۔ اخبار بدر میں یہ دکھلانے کی کوشش کیگئی ہے۔ کہ شیعہ کیسے نالایق ہیں۔ وہ کیسی غلطی پر ہیں! یہاں تک مضایقہ نہیں لیکن اس سے بڑھکر جو بات شدت سے قابل اعتراض معلوم ہوتی ہے۔ ہماری رائے ناقص میں یہ ہے کہ تمام بزرگان شیعہ کو یزید پلید کی اولاد سے ہونے کا اعلان ڈنکے کی چوٹ کیا گیا ہے۔ چودہ سو سال کے بعد اس راز کا انکشاف قادیانی بھائیوں کے لئے ہی مقرر تھا۔ کہ شیعہ لوگوں کا محرمی ماتم محض ریاکاری ہے کہ خود ہی امام حسین کو قتل کیا اور اب آپ ہی اس کا ماتم کرتے ہیں یہ مضمون آپنے برابر چودہ کالموں میں ختم کیا ہے۔ اور مجھکو امید ہے کہ مفصل جواب باصواب کے واسطے آپ اپنے قیمتی اخبار میں کافی گنجایش نکالکر مشکور فرما دیں گے۔ لہذا میں کوشش کرونگا۔ کہ ہر ایک امر کا جواب مختصر اور مدلل ہو۔

انداز تحریر سے ہر چند بعض مواقعہ کے پڑھنے سے بے انصافی مترشح ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دعاوی کو چھوٹا منہ بڑی بات۔ فرمایا اُن کے مشن کو تمام مذاہب کے عقاید کی توہین و تضحیک کرنیوالا تمام اہل مذاہب میں شورش اور دل آزاری پھیلانے والا اور اس عمل سے امن پسند گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے مقاصد میں بھی خلل ڈالنے والا۔ اور سب سے بڑھکر شیعوں کو قاتلان حسین قرار دیکر بغویت کا مرتکب بتلایا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنی نیک نیتی کا یقین دلانے کی کوشش بھی کی ہے۔ تاہم چونکہ آپ نے حضرت مرزا صاحب کو جابجا مؤدبانہ الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ میں آپ کا سب سے پہلے شکریہ ادا کروں گا اور پھر ہر ایک امر کا جواب نمبروار عرض کرتا ہوں۔

**جواب امر اوّل**۔ آپ ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ وجود باری تعالےٰ میں مساوی قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کے عقاید کے لحاظ سے تو صریحاً مختلف ہے۔ ہندو اگر سناتنی ہوں تو برہما۔ شو۔ وشن اگر آریہ ہوں تو خدا۔ مادہ اور روح اور عیسائی باپ بیٹا۔ روح القدس تینوں کے مجموعہ کو خدا قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ مسلمان بلحاظ ذات اور صفات کے خدا کو وحدہٗ لا شریک لہ مانتے ہیں۔ باقی رہا آیندہ زمانہ میں مختلف مذاہب کے موعودوں کا ظہور۔ آپ کو تسلیم ہے کہ انکا ظہور اس وقت مقدر ہے۔ جبکہ زمین پر دہرم قریب نابود ہو جائیگا اور الحاد اور بیدینی کی وبا کا زور عالمگیر ہو گا۔ اب آپ سے دریافت طلب ہے کہ موجودہ زمانہ سے بڑھکر دہرم کی کمزوری اور الحاد اور بیدینی کا زور کس زمانہ میں ہوا یا آئیندہ تصور میں آ سکتا ہے۔ پس ان موعودوں کے منتظروں اور امیدواروں کے لئے کیا یہ زمانہ قابل غور نہیں ہے۔ کیا بزرگوں کے نوشتے غلط ہیں۔ یا کہ اُن کے معتقدوں کو معرفت اور شناخت کی کمی ہو گئی ہے۔

**جواب امر دوئم**:۔ قادیانی فرقے نے ایک طرف ایسی بیدینی اور لامذہبی کا طوفان عالمگیر دیکھکر اور دوسری طرف عین ضرورت کے مطابق ایک پکارنے والے کی آواز کو سنکر کمال شرح صدر سے قادیان کو سرچشمہ ہدایت تسلیم کر لیا۔ مہدی اور مسیح موعود کے ایک ہی وجود کے متعلق ابن ماجہ میں جو حدیث کی کتاب ہے ایک حدیث سے تسلی ہو سکتی ہے۔ جسکے یہ معنے ہیں۔ کہ وہی مسیح ہی مہدی ہو گا۔ خواجہ حسن بصری صاحب کی نسبت سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ انہوں نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کی نسبت فرمایا تھا۔ کہ اگر مسلمانوں میں کوئی مہدی آنا تھا۔ تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہی ہے۔ ورنہ سوائے مسیح موعود کے کوئی مہدی نہیں ہے پھر دعوی مہدویت و مسیحت کیساتھ مرزا صاحب نے جو مذہبی خدمات انجام دی ہیں۔ وہ خود اس کے صادق ہونے کی کافی شہادت ہیں۔ یہ یاد رہے۔ کہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ اموی پہلی صدی ہجری میں ہو گذرے ہیں۔ اور علامہ سیوطی نویں صدی میں۔ دیکھئے ہم احمدیوں نے کیسا جلدی مہدی کو شناخت کر لیا لیکن دوسرے مسلمانوں کے لئے سخت مشکل کا سامنا ہے سنیوں کا مہدی ابھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ شیعوں کا مزعومہ مہدی ایک ہزار برس سے پیدا ہو چکا ہے۔ پھر شیعوں میں ایک مہدی نہیں بلکہ بارہ مہدی ہیں۔

**جواب امر سوم**:۔ مرزا صاحب کے ملہم من اللہ ہونے پر سینکڑوں شواہد موجود ہیں۔ صرف ایک پنڈت لیکھرام والی پیشینگوئی ہی نہیں ہے۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ اس پیشینگوئی نے بھی دو عظیم الشان مذاہب حق و باطل کا فیصلہ کر دیا۔ آپ اس کو معمولی

سایئں لوگوں کی باتوں سے مشابہت دیتے ہیں۔ مگر یہ ثابت کرنا آسان نہیں ہے۔ کہ جو اثر اس پیشگوئی کی تکمیل سے فریق مخالف پر پڑا کیا سایئں لوگوں کی باتوں کا بھی ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔

**جواب امر چہارم**۔ آپ لکھتے ہیں۔ مسیح کے سولی پر ہلاک ہونیکے جسطرح عیسائی بزرگان قایل ہیں۔ اسیطرح تمام غیر قادیانی مسلمانوں کا بھی از روئے قرآن شریف یہی عقیدہ شروع سے چلا آتا ہے یہ خیال آپکا خصوصًا مسلمانوں کے بارہ میں از روئے قرآن بہت کچھ اصلاح طلب ہے کیونکہ کوئی مسلمان مسیح کو سولی کی موت سے ہلاک شدہ نہیں مانتا۔ اور نہ قرآن میں ایسی کوئی آیت ہے بلکہ قرآن مجید میں تو قتل اور صلیب مسیح دونوں کا انکار ہے۔ چنانچہ آیا ہے کہ مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ۔ جیساکہ تاریخ کلیسیا کے مطالعہ کرنے والوں سے مخفی نہیں ہے۔ قدیم عیسایوں میں ایک ایسا فرقہ بھی ہو گزرا ہے۔ جنکا عقیدہ تھا کہ اصل مسیح مصلوب نہیں ہوا۔ بلکہ کوئی اور وجود مصلوب ہو گیا ہے۔ یہی خیال عیسائی نومسلموں کے ذریعہ اہل اسلام میں بھی شایع ہو گیا۔ لیکن محققین اسلام نے فورًا اس کی تردید بھی فرما دی ہے۔ چنانچہ تفسیر جمل میں زیر آیتہ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ ابو حیان رح کا فیصلہ اسی بارہ میں درج ہے۔ وہ فرماتے ہیں لم یعلم کیفیتہ القتل ولا من القی علیہ الشبتہ ولم یصح بذٰلک حدیث کہ ہم کو نہ مسیح کے قتل کی کیفیت معلوم ہے۔ نہ یہ کہ کس شخص پر مسیح کی شبیہ کے منسوب ہونیکے متعلق کوئی حدیث نہ ہو۔ اور کتب میں مرہم عیسٰے اور مرہم حواریون کا وجود بھی قدیم سے پایا جاتا ہو۔ تو پھر اس کے سوا اور کون عقیدہ قابل تسلیم ہے۔ کہ مسیح کو دوسرے تمام پیغمبروں کیطرح جنکا ذکر قرآن مجید میں بار بار آیا ہے۔ دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دینے والا اور ان کی مضبوط گرفت سے نجات پاکر اپنے وطن سے ہجرت کر جانے والا تسلیم نہ کیا جاوے محلہ خان یار میں جو مقبرہ عیسٰی کا ہے۔ اسکی تصدیق مقامی شہادت اور تاریخ کشمیر سے کیجا چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔ جو کہ میرے خیال میں اسکی شہادت سے کم نہیں۔ جو کچھ مدت پہلے مہاتما بدھ کی خاکستر کے متعلق علاقہ پشاور سے برآمد ہونے پر بہم پہونچائی گئی محلہ خان یار میں آپ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مقبرہ عیسٰی ابتک ہے۔ باوجود اس کے ہم اسکو عیسٰے کا مقبرہ نہ کہیں تو موسیٰ کا مقبرہ مان لیں۔

**جواب امر پنجم**:۔ بیشک مرزا صاحب تمام عمر برٹش گورنمنٹ کی معدلت گستری اور انصاف پروری کے مداح رہے۔ اور اپنی جماعت کو بھی خاص طور پر یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن یہ تعلیم گورنمنٹ برطانیہ کے بحیثیت حاکم وقت اور فرمانبردار ہونے کے ہے۔ باقی رہا عیسائی مذہب اس کا تعلق سلطنت سے نہیں ہے۔ چرچ اور پتھولک صدیوں سے علیحدہ علیحدہ ہو چکے ہیں۔ مسیح علیہ السلام کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ انجیل اور بائیبل اور قرآن و تواریخ سے دلایل لیکر لکھا ہے۔ جو سب کے لئے قابل غور ہے مخالفین اتنا نہیں سوچتے کہ مرزا صاحب اگر مسیح کو ذلیل ثابت کرنیوالے ہوں۔ تو پھر ایسے ذلیل کے مثیل بننے میں خود ان کی ذلت کیا رہ جاتی ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے جو احسانات احمدیہ فرقہ پر ہیں۔ بمقابلہ دوسرے مذاہب کے زیادہ اور سوا نہیں ہیں۔ لیکن یاد رہے۔ کہ احمدیہ فرقہ کی خدمات اس بارہ میں گورنمنٹ کیلئے خاص توجہ کی مستحق ہیں۔ کیونکہ جیساکہ آپ خود امر اول میں ظاہر فرما چکے ہیں۔ ہندو اور مسلمان دونوں قومیں ایسے موعودوں کی منتظر ہیں۔ جو بوقت ظہور تمام دنیا کے غیر مذاہب اور غیر اقوام کو نیست و نابود کر دیں گے اور اپنے دھرم اور دین کا از سرنو پرچار کرنے والے ہوں گے۔ ہندوؤں کو چھوڑکر ہم مسلمانوں کو لیتے ہیں۔ مسلمانوں کے دونوں قدیم فرقوں کے عقاید کے لحاظ سے سنیوں کا مہدی اور ہے اور شیعوں کا مہدی اور ہے۔ سُنّی مہدی کی نسبت نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے مستقل کتابیں تالیف کی ہیں۔ جس میں اس خونی مہدی کی نسبت خاص طور پر لکھا ہے کہ نصاریٰ کو قتل کرے گا۔ اور انگریزی حکام ہند کو پابزنجیر کرکے اپنے پاس حاضر کریگا۔ شیعوں کے مہدی کے کارنامے کم تر نہیں ہیں۔

منجملہ ان کے ملا باقر مجلسی نے حیوٰۃ القلوب میں لکھا ہے کہ اہل فرنگ کی بادشاہت بہت مدت رہے گی۔ یہاں تک کہ مہدی انکی حکومت کو برطرف کریں گے۔ پھر اسی مصنف نے اپنی کتاب حق الیقین میں لکھا ہے۔ کہ حضرت امام حسین رض خروج فرماویں گے۔ اور فتوحات ممالک پر حضرت علی رضوان کو مقرر کریں گے۔ جس میں ہند کا نام بھی لکھا ہے۔ ایسے موعودوں پر ایمان رکھتے ہوئے۔ کس فرقہ کا منہ ہے۔ کہ وہ خود کو گورنمنٹ کا خیر خواہ ظاہر کرے۔ اور صرف احمدیہ جماعت کو گورنمنٹ کی امن پسند پالیسی کو بگاڑنیوالا کہے۔ وہ مرزا صاحب سرے سے جنہوں نے ایسے خونی مہدیوں کی تمام روایات و احادیث کی تنقید فرمائی۔ اور جہاد کے دروازوں کو بند کر دیا۔ اور نہ صرف ذاتی رائے اور خیالات مخترعہ سے بلکہ قرآن و احادیث سے دلایل بینہ کیساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کو ہمیشہ کے لئے رجسٹرڈ کر دیا۔ وہ تو امن کے توڑنیوالے قرار دیئے جائیں۔ اور دوسرے تمام فرقوں کو جو قاتل اور خونی موعودوں کے منتظر اور چشم براہ بیٹھے ہیں۔ ان کو خاص الخاص ہوا خواہ گورنمنٹ ٹھیرایا جاوے۔ یہ کسقدر خلاف توقع انصاف ہے۔ انجیلی واقعات کی تضحیک و تردید جو خود یورپ کے فلاسفروں اور نئی تھنکروں اور مؤرخوں نے کی ہے۔ مرزا صاحب کی تصانیف میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ لیکن آجتک نہیں سنا گیا۔ کہ ایسے گروہ کو گورنمنٹ نے خود یا حضرات پادری کے کہنے سننے سے مخل امن اور بغاوت پسند گروہ قرار دیا گیا ہو مرزا صاحب نے جو کچھ مسیح کے متعلق لکھا ہے۔ وہ تمام از روئے انجیل صلیب اور وفات اور قبر سے ہے۔ مسیح نے خود موقعہ صلیب و قبر کی کیفیت پر یونس نبی کی تمثیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اگر صلیب پر مسیح کو مردہ مانا جائے تو یونس نبی کی مچھلی والی تمثیل سے مشابہت پوری نہیں ہوتی۔ پس اس میں تضحیک کا کیا شائبہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس سے تو مسیح کا صادق نبی ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

**جواب امر ششم**:۔ ہمسایہ فرقوں کی دل آزاری سے احمدیہ مشن کی شان اعلےٰ ارفع ہے۔ دل آزاری اور ہے اور اظہار امر حق اور۔ دل آزاری کا میگزین سیتیارتھ پرکاش ہے۔ جس کے مضامین سے آپ بھی شاید بیخبر نہ ہوں گے۔ یا شیعوں کی تصانیف قدیم و حال جنکے ہر صفحہ سے الٰہی بغض و دل آزاری کی بو آتی ہے یا ان کے پرانے ہیٹر جس میں تبرّا بازی ہوتی ہے۔ یا ان کا نیا تھیٹر جواب اہو حق کا نمونہ بنایا ہے۔ جسمیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابہ رض کی توہین کرکے عیسائیوں اور ہندوؤں کو دکھائی جاتی ہے۔ مرزا صاحب نے اگر انجیل سے حسب فرمودہ مسیح علیہ السلام یونس نبی کیطرح صلیب سے مسیح کی نجات ثابت کی یا ۱۳۱۱ھ کے کسوف و خسوف سے اپنے دعوے مہدویّت پر استدلال کرکے مسلمانوں پر حجت قایم کی۔ یا ڈیرہ بابا نانک سے گرونانک صاحب کا چولہ نکلوایا۔ تو اس کا نام دل آزاری نہیں ہے یہ تو اظہار امر حق ہے اگر ہر ایک زمانہ میں ہر فرقہ کو اپنے حال پر چھوڑ دینے والا اصول قابل پذیرائی ہوتا۔ تو دنیا میں نہ کوئی پیغمبر آتے نہ کوئی اوتار ظاہر ہوتے۔ نہ کوئی کتاب الہامی نازل ہوتی۔ حضرت عیسٰے نے

دین موسوی کی اصلاح کر کے کیوں یہودیوں کی دل آزاری کی اور مہاتما بدھ نے کیوں ویدوں کی تعلیم کو ناکافی سمجھکر نیا دین قایم کیا- یا آئیندہ زمانہ میں کلکی اوتار کہدوں اور مہدیوں اور مسیح کے آنیکی کیا ضرورت ہے- جن لوگوں کو امر حق سننے کی تاب نہیں- اور ایسے لوگوں کو مجنوں اور مخل امن ظاہر کرتے ہیں- خدا کرے وہ خونی مہدیوں کیوقت امن و امان کی زندگی بسر کر سکیں- اڈیٹر صاحب کیا یہ سب موعود آپ کے زریں اصول ست بچن اور کچھ دارو مر پر عمل کریں گے- یا اس کے مخالف جسطرح ان کو خدا کا حکم ہو گا- اگر عمل کریں گے تو پھر کشت و خون کی ندیاں بہانے کی کیا ضرورت اور عمل نہیں کرینگے تو وہ بھی مخل امن ہوں گے یا نہ؟-

**جواب امر ہفتم**:- اس موقعہ پر تو آکر آپ نے اپنی نیک نیتی کا اظہار خوب کر دیا ہے- آپ تحریر فرماتے ہیں- کہ اس سے ما قبل جو کچھ لکھا گیا تھا- وہ تمہید محض تھی- اصل مطلب کی بات تو اب شروع ہو گی اب میری عرض سنئے وہ یہ ہے:- کہ ۲۳- مارچ کے بدر میں خاکسار راقم کیطرف سے شیعہ صاحبان کو مخاطب کر کے ایک ضروری اعلان چھپا تھا- جسمیں اصل رسالہ تحقیق واقعات کربلا کے ایک خلاصہ کا ذکر تھا- کہ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قاتلان حسین مظلوم خود شیعہ ہی ہیں- اس سے آپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ میرا مدعا اس اعلان سے یہ تھا کہ نعوذ باللہ شیعہ لوگ یزید کی اولاد سے ہیں- مجھکو معاف فرمایئے گا- اگر میں یہ عرض کروں کہ آپ نے یہ نتیجہ نکالنے میں عجلت سے کام لیا ہے- آپ کو اس مسئلہ کی تحقیقات کا شوق تھا- تو اصل ٹریکٹ کو طلب کر کے اس کو اول سے آخر تک مطالعہ کرتے پھر اس پر تنقید فرماتے- آپ کو اس بارہ میں سخت تعجب ہے کہ شیعہ کسطرح قاتلان حسین رضہ مظلوم ہو سکتے ہیں؟ کہ چودہ سو سال کے بعد اس راز کا انکشاف کیا قادیانی بہائیوں کیلئے ہی مقرر تھا- آپ کو اویر کے جواب سے واضح ہو گیا ہو گا کہ ہر ایک مسئلہ میں ہماری ذاتی رائے اور اختراع کو ذرا دخل نہیں ہے- بلکہ ہر ایک دعوے کی تائید ہر ایک مذہب کے مسلمات اور ان کی اپنی کتابوں سے کی گئی ہے- اس طرح اس خاص مسئلہ میں بھی ہمارے پاس کافی سے زیادہ دلایل موجود ہیں- اور ہمارے کئی ایک مشہور و معروف محققین بھی اس راز کو معلوم کر چکے ہیں- مثلاً مرحوم نواب محسن الملک جس کی لیاقت علمی- سنجیدگی مزاج خلوص نیت میں کسی صاحب کو شک و شبہ کی گنجایش نہیں ہے

انہوں نے بھی اپنی مشہور تصنیف آیات بیّنات میں ڈھنکے کی چوٹ اعلان کیا ہے کہ قاتلان حسین رضہ شیعان کوفہ ہی ہوتے ہیں- واقعہ کربلا چونکہ ایک سچا اور تاریخی واقعہ ہے- اس واسطے ہر ایک محقق کا فرض ہے کہ وہ اول سے آخر تک سلسلہ وار واقعات اور ان کے اسباب کی چھان بین کرے- اب مجھے درست بات کہیئے کہ مجکو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی سنئے گذشتہ سال کے محرم میں اخبار وکیل امرتسر میں بدعات محرم پر کئی اشاعتوں میں مضمون نکلے جسکے جواب میں شیعہ اخباروں میں اب تک شور و اویلا مچا ہوا ہے- منجملہ اُن کے رسالہ اصلاح میں جو ایک فاضل شیعہ کی اڈیٹری سے کھجوہ ضلع سارن سے ماہوار پر شایع ہوتا ہے- نہایت تعجب سے یہ لکھا گیا- کہ قاتلان حسین رضہ مہاجرین و الضار کے نام لیوا اور اُن کی ذریت تھی- بلکہ ایک متعصب شیعہ کی تصنیف میں میں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضہ قاتل حسین رضہ ہیں- چنانچہ کسی شیعہ کا شعر بھی لکھا ہے:-

> بر عمر باد کہ آئین جفا ازبیش اوست
> قتل مظلومان دشت کربلا ہیش اوست

اسی طرح امروہہ کے ایک شیعہ کی کتاب میں جسکا نام مرقع کربلا ہے دیکھا کہ قاتلان حسین رضہ صحابہ رضہ کے شاگردوں میں سے تھے اس کے ساتھ جیسا کہ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے- لکھنؤ- بمبئی وغیرہ شہروں میں کئی دفعہ محرم کے موقعہ پر افسوسناک ہنگامے برپا ہو چکے ہیں اور اتفاق فریقین کے لئے سر توڑ کوششیں کی گئی ہیں- مگر سب بیفایدہ ثابت ہوئی ہیں- شیعہ بھائیوں کیحالت ان دنوں میں قابل رحم ہو چکی ہے- گو ضروریات زمانہ سے مجبور ہو کر یہ صاحبان دوسرے مسلمانوں کیساتھ شریک ہوتے رہتے ہیں- مگر پھر بھی اصل بات یہ ہے کہ چند تاریخی غلط فہمیوں کیوجہ سے ان کے دل سُنیوں کی کیطرف سے ہمیشہ مختلف رہے ہیں- چونکہ اس وقت ہماری قوم کو اتفاق اور وحدت کی اشد ضرورت ہے- اس واسطے بہی خواہان قوم و ملت مختلف طور پر اپنی اپنی جگہ تجاویز سوچ رہے ہیں- مگر ابھی تک کسی بزرگ نے ان اندرونی کاوشوں کو جو اعتقادی رنگ میں شیعوں کے سینوں میں مخفی ہیں- دور کرنے کی کوشش نہیں فرمائی اور جب تک ان معتقدات کی کمزوری بیان نہ کیجائے دلوں میں خلوص اور اتحاد کا جوش پیدا ہونا برائے نام کا حکم رکھتا ہے- اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے میری

یہ پہلی کوشش ہے- اور خدا جانتا ہے کہ میری نیّت اس سے شیعہ صاحبان کی دل آزاری ہرگز نہیں ہے بلکہ محض اظہار حق ہے- بقول آپ کے عشرہ محرم میں جو تقدیس کا اظہار کیا جاتا ہے- وہ سرے سے اصول اسلام کے خلاف ہے- بلکہ جیسا کہ آنریبل سر امیر علی صاحب نے اپنی مشہور کتاب سپرٹ آف اسلام میں لکھا ہے عشرہ محرم کی یادگار خلیفہ مطیع کے عہد میں معز الدولہ ابن بابویہ کی قایم کردہ بدعت ہے- نہ خدا کا حکم ہے نہ رسول کا نہ کسی امام کا- بلکہ ایک شخص کی خوش اعتقادی کا کرشمہ ہے- قطع نظر اس کے موجودہ زمانہ میں جس بیہودہ طریق پر اس یادگار کو دکھلایا جاتا ہے- علاوہ ہزارہا روپیہ کے بیجا اسراف کے سیّدنا حسین رضہ جیسے محترم و مقدس بزرگ کی شان کے سراسر خلاف ہے- چونکہ مضمون بہت طول پکڑ گیا ہے- اس واسطے مناسب ہے کہ میں آپ سے اس طوالت کی معذرت خواہی کر کے سر دست قلم کو تھام لوں- اگر ضرورت ہوئی تو پھر حاضر ہو جاؤنگا- آپ کے ملاحظہ کے واسطے اصل ٹریکٹ موسوم "برہان حسین" ارسال خدمت ہے- آپ خود ہی ملاحظہ فرما دیں- اور لاہور کے کسی فاضل شیعہ عالم کو بھی دکھلایئے- اگر کوئی امر اصلاح طلب ہوا تو میں اصل رسالہ تحقیق واقعات کربلا میں اس سے استفادہ کرونگا- فقط

(خاکسار خادم حسین خادم احمدی)



# معیار الادیان از علم الابدان

حمایت اسلام میں یہ عمدہ کتاب ہے (اڈیٹر)

یعنی (مذہبوں کی کسوٹی دلایل طب سے) دنیا میں بے شمار مذاہب ہونے ہوئے مگر انکے منجانب اللہ ہونیکی جانچ و پرتال کی کسوٹی (جو تسلیم کردہ ہر مذاہب ہو) دنیا میں موجود نہ تھی- چونکہ علم طب کے دلایل اصولی و فروعی ہر اہل مذہب کے تسلیم کردہ ہیں اسواسطے یہ کتاب علم طب کے دلایل سے مذہب منجانب اللہ صحیح ہونے کی جانچ پڑتال کیواسطے طیار کی ہے- طب کے دلایل سے سچے مذہب کے امورات اعتقادی و اعمالی کو تصدیق و سچا کر کے دکھایا گیا ہے- اور منکرین لامذہبوں کے واسطے طب سے ہی ثبوت مذہبی کے دلایل پیدا کئے ہیں- مثلاً اللہ تعالے کی ہستی اور وجود کو نہ ماننے والوں کیواسطے ثبوت کے دلایل اور رسول کیضرورت اور اس کی شناخت کے علامات و دلایل اور فرشتوں و شیطان دوزخ بہشت

اور قیامت کے وجود۔ مرنے کے بعد آرام یا عذاب حسب اعمال ہونے کے دلایل وضوء کی طبّی اسراری تاثیر اور نماز بلکہ کل اخر عبادت کی بے نظیر تعریف یعنی بنا اسلام کی صداقت بمقابلہ دیگر مذاہب کے تقدیر اور تدبیر کا حد اثر ہر آدمی کے بدن میں خلیفۃ اللہ ہونے کی قدرتی الٰہی مہر و نشان کے ثبوت کا اظہار۔ ختنہ کرنا و داڑھی رکھنے کے طبّی بدنی فوائد کے دلائل وغیرہ وغیرہ سب مذہبی امورات اعتقادی و اعمالی طب کے دلایل سے ہی تصدیق کئے ہیں۔ علم طب کس کو گمان تھا کہ ایسے ایسے نکات اسراری بر آمد کرے گی کہ جو مذہب منجانب اللہ کو تصدیق کریں گے (ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشآء) چونکہ یہ کتاب علم طب مسلمہ ہر فرد بشر سے مُصدّق دین الٰہی ہے لہٰذا اس کا ملاحظہ ہر فرد بشر پر فرض عین ہے۔ بالخصوص علمأ دین اور فرقہ اطباء کے نہایت دلچسپ اور علمیّت بڑھانیکا باعث ہے۔ اطباء اس کو دیکھیں گے کہ ان کی غریب طب میں کیسے کیسے عجیب غریب اسراری نکات و دلایل موجود ہیں۔ کہ جو آسمانی کتاب کی صداقت کرنے تک ہاتھ مارتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) طلبی بذریعہ وی پی۔ درخواستیں معہ حوالہ اخبار ہوں۔ بنام حکیم عنایت اللہ خان مقام و ڈاکخانہ جنڈ کے راجپوتاں ضلع سیالکوٹ۔

---

# اخبار الحق کی ضمانت

پچھلے اخبار میں ناظرین بدر اس خبر کو پڑھ چکے ہیں کہ گورنمنٹ نے پریس ایکٹ کے ماتحت اخبار الحق دہلی سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے جو کہ داخل کر دی گئی ہے!

ہم مسلمان ہیں اور ہمارا کام ہے اطاعت اپنی گورنمنٹ کی فرمانبرداری کرنا۔ اور اس کے احکام اور قوانین کو بسر و چشم قبول کرنا ہمارا مذہبی فرض ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب نے فوراً ضمانت داخل کر دی اور اس پر کوئی واویلا نہیں مچایا۔ ہندو اخبارات کی طرح کوئی شور و شر نہیں کیا۔ بلکہ قوم سے بھی کوئی چندہ نہیں کیا۔ اور ہم نہیں جانتے کہ کس تکلیف سے ایک ہزار روپے بہم پہنچا کر فوراً ضمانت داخل کر دی ہے۔ سبب کچھ ہو۔ اگر جہاں ہم ہر طرح گورنمنٹ کی اطاعت کرنے کو طیار ہیں۔ وہاں ہم کو یہ بھی یقین ہے کہ گورنمنٹ ہمارے معقول عذرات کو ضرور سنیں گی۔ اور اس ضمانت کے سبب مسلمانوں کے دلوں کو جو صدمہ پہونچا ہے۔ اس کی تلافی ضرور کرے گی۔ کہا گیا ہے کہ الحق کے بعض مضامین سخت الفاظ میں لکھے گئے ہیں۔ اور اسی وجہ سے یہ ضمانت طلب کی گئی ہے۔ لیکن سختی اور نرمی اضافی الفاظ ہیں۔ ہمیشہ مقابلہ سے دیکھنا چاہیئے۔ کہ کس کے الفاظ میں زیادہ درشتی ہے۔ اور پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ ابتدا کس کیطرف سے ہوئی ہے۔ اگر الحق میں کوئی لفظ سخت ہے۔ تو وہ ضرور اندفاعی ہے الحق نے کبھی افنسو پارٹ نہیں لیا۔ ہاں ناپاک لوگوں کی گندہ دہنی کا جواب دیا۔ اور وہ بہت مُفید ہوا۔ الحق کے مضامین کبھی مفسدہ انگیز نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ ہمیشہ

**مفسدہ کو دبانے والے ہوئے**

اصل بات یہ ہے کہ آریاؤں نے ہندو اخبار کے لٹریچر کے طرز کو بہت خراب زبان عطا کی ہے۔ اور پبلک کا مذاق دن بدن بگڑ رہا ہے۔ ہندو اخبارات کی سخت زبانی اور دشنام دہی کو سن سن کر مسلمان سخت تنگ آ گئے تھے۔ بلکہ خطرہ تھا کہ وہ جھنجھلا جاتے مُسلمانوں کے موجودہ اخبار اپنی متانت کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے۔ پبلک کا مذاق چاہتا تھا کہ جیسے اخبارات ہندؤں کے ہیں اُسی رنگ میں مضامین اسلامی اخباروں میں نکلیں۔ ناچار مسلمانوں کے ایک دو اخباروں نے ایسا طرز اختیار کیا۔ جس سے اسلامی پبلک کے جوش ٹھنڈے ہو جائیں۔ اور مفاسد کا خطرہ جاتا رہے۔

ان میں ایک الحق ہے۔ مگر باوجود اس پالیسی کے الحق نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔ اس نے مخالفین کے متعلق جب کبھی کچھ لکھا ہے۔ انہیں کے اپنے الفاظ میں لکھا ہے۔ اپنی طرف سے کبھی کچھ نہیں بڑھایا ان کے الفاظ کو گاہے اس واسطے دُہرایا ہے۔ کہ انہیں ان الفاظ کے متعلق احساس پیدا ہو کر اپنی زبان بدلنے کی خواہش پیدا ہو۔

الحق ہمیشہ سے گورنمنٹ کا خیر خواہ پرچہ ہے۔ سڈیشن کو جڑھ سے اکھاڑنے کے لئے اس نے ہمیشہ بزور قلم سے مدد کی ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ایسے خیر خواہوں کی ہمیشہ دلجوئی کرے۔ اور مخالفین کے شور و شر کیوجہ سے اپنے ہی خواہوں کی گوشمالی کے پیچھے نہ پڑ جائے۔

ہم اپنے معزز دوست میر قاسم علی صاحب کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ اس حکم کے برخلاف صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے پاس اپیل کریں۔ اور تمام واقعات کو صحیح طور پر صاحب بہادر کے نوٹس میں لائیں۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ اصل حالات پر آگاہی پا کر عادل گورنمنٹ ان کی ضمانت کو واپس کرے گی۔

اس اثناء میں اہل اسلام کیواسطے لازم ہے کہ جو پرچہ ان کی خیر خواہی کیخاطر بدنام کیا گیا ہے۔ اس کی ہر طرح سے امداد کریں۔

---

# اعلان

تمام احمدی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے اس وقت تک ذیل کے پانچ اصحاب کو وصولی چندہ کی اجازت دی گئی ہے۔ شیخ غلام احمد صاحب واعظ۔ حکیم محمد صالح صاحب۔ چوہدری غلام رسول صاحب قانونگو۔ ڈاکٹر محمد امین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب منشی ضلعداری محصلان۔ ان احباب کے علاوہ اگر کسی کے مقرر کرنیکی ضرورت سمجھی جاوے گی۔ تو سرٹیفکیٹ کے علاوہ جو ہر محصل یا واعظ کو دیا جاتا ہے۔ بذریعہ اخبار احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کر دیا جاویگا۔ بغیر اس کے کسی صاحب کو چندہ وصول کرنے کی یا چندہ دینے کی اجازت دفتر ہذا کیطرف سے نہیں ہے۔ غلطی سے بچنے کیخاطر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ ہر محصل کے پاس رسید بکس ہو گی اور چندہ دینے والوں کو رسید باقاعدہ دیجاوے گی جسکی ایک نقل محصل اپنے پاس رکھیگا۔

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

**نوٹ** مدرسہ کے لئے جو اجازت طلباء کو چندہ وصول کرنے کی دیجاتی ہے وہ صرف ایام تعطیلات موسم گرما کے لئے ہے جو اس دفعہ ۱۶ اگست ۱۹۱۱ء سے ۳۰ ستمبر تک ہونگی ایسے طالبعلموں کے نام شایع کئے جاویں گے۔ اور ہر ایک طالب علم کو سند دیجاویگی۔ جس کے دکھانے کے بغیر وہ چندہ وصول کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اور رسید بکیں دیجاویں گی۔ اور ہر ایک رقم جو کوئی صاحب دیں مناسب ہوگا کہ رسید بک پر دونوں طرف یعنی مثنی اور اصل پر اپنے سامنے اندراج رقم کرالیں اور رسید لے لیں

**جنازہ غائب** مستری علم الدین ساکن موضع این والی کے چھوٹے بھائی میاں غلام علی احمدی فوت ہو گئے ہیں احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔

**دعا** برادر غلام محی الدین اقبال چک ۱۹۶ اپنے فرزند نرینہ کیلئے دعائے خیر کی استدعا کرتے ہیں۔

## بُت پرست کون ہے؟ اور بُت شکن کون؟

بعض آریہ صاحبان جو اپنے اخباروں اور رسالوں میں دھواندھار اور تاریک و تار مضامین لکھتے رہتے ہیں - کہ ویدوں نے ہی دنیا میں توحید سکھائی ہے - اُن سے ہمارے دوست شیخ رحیم بخش صاحب نو مسلم دریافت کرنا چاہتے ہیں - کہ قرآن شریف میں بت پرستی کے برخلاف صریح حکم ہے اور تمہارے ہندوستان میں اس طرح کا عملی نمونہ متھرا اور قنوج میں موجود ہے کہ جو پہلے بتخانے تھے اب خدا کی عبادت کے گھر ہیں - آپ بھی ویدوں میں سے ایک صریح حکم اور ویدوں کے ماننے والوں سے اس کے صریح عملدرآمد کا ایک نمونہ دکھا دیں - پھر ہم مان لیں گے - ورنہ خالی باتیں بنانا بیکار ہے۔

## ایک نام کے مُسلمان کی گستاخی اور عام مُسلمانوں کی بَدمذاقی

(حامداً و مصلیاً)

ہمارے پاس یہ مراسلت ایک غیور احمدی کیطرف سے پہونچی ہے - جس سپرٹ میں اکبر شاہ خان نے مسٹر اقبال پر اظہار رنج و افسوس کیا ہے وہ قابل تعریف ہے - مگر شیخ صاحب کی مثال شاید اُس بچے کی مانند ہو جو اپنی کمی معلومات سے جب کسی بات پر دق ہوتا ہے - تو جھنجلا کر ناگفتنی باتیں بھی کہ دیتا ہے - بزرگان عاقبت اندیش بھی اس نادانی کی حرکت پر چشم پوشی ہی کر لیتے ہیں - پس شیخ صاحب کو معافی مانگنے موقعہ دینا چاہیئے - شعر کو جادو تو کہا ہی گیا ہے - پس اگر دوسرے مسلمان سحر زدہ ہو کر اپنا احساس کھو بیٹھے ہوں تو کچھ تعجب کی بات نہیں تاہم حمایت الاسلام بہ حیثیت باڈی کے اس الزام سے بری نہیں ہو سکتی کہ اس کے اجلاس میں ایسی نظمیں پڑھی جاویں - جنہیں مذہب اسلام پر صریح حملہ کیا گیا ہے - مثلاً منشی احمد حسین خاں صاحب کی نظم جسمیں داڑہی پر بڑی دلیری سے مضحکہ اوڑایا گیا ہے اور یہانتک کہ دیا گیا - مذہب کو لمبی داڑہی سے کچھ واسطہ نہیں - خرگوش ہے کہ چھپ رہے جھاڑی میں یہ کہیں " اور پھر یہ نظم کئی اسلامی رسایل میں حتے کہ ہمدنی نے بھی چھاپی اور اس پر کوئی نوٹس نہیں لیا گیا - افسوس ہے مسلمانوں پر اور ان کی غیرت پر - کیا اسی بوتے پر گلے پھاڑ پھاڑ کر کہا جاتا ہے - کہ ہم سچے مسلمان ہیں - اور احمدی کافر اور ہمیں مسیح و مہدی کی کچھ ضرورت نہیں شیخ محمد اقبال صاحب اگر اس بات کو سمجھتے کہ مسلمان اب وہ مسلمان نہیں رہے تو اُنہیں کبھی ایسا شکوہ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی - جو سراسر گستاخی و بے ادبی سے لبریز نظر آتا ہے گو اُن کے پاس طبیعت کے رنگ و شاعرانہ ترنگ کے لحاظ سے کئی عذر ہوں ! بہر حال وہ مراسلت یہ ہے :- (اکمل)

ایک چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرے تو اس چھوٹے کو سب ذلیل سمجھتے ہیں - ایک شاگرد اپنے استاد کی جناب میں یا ایک بیٹا باپ کی خدمتمیں نامناسب لب و لہجہ استعمال کرے تو عام طور پر لوگوں کو خوشگوار نہیں معلوم ہوتا - پھر اگر ایک مرید اپنے مرشد کی شان میں گستاخی کرے تو اور بھی زیادہ ناشدنی سمجھا جاتا ہے - ایک اُمتی اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نامناسب الفاظ استعمال کرے تو اور بھی بڑھ کر نالایق اور گشتنی قرار دیا جاتا ہے - اور کوئی ملک کوئی قوم کوئی مذہب ایسا نہیں جو ایسے گستاخوں کا حامی ہو - لیکن افسوس صد افسوس کہ ایک نام کا مسلمان اُس معبود حقیقی خالق کائنات حضرت رب العزت کی جناب میں وہ لب و لہجہ اختیار کرتا ہے جو ایک بازاری اپنے بازاری بھائی کیلئے بھی استعمال نہیں کر سکتا - خدا تعالے پر اپنے احسان جتاتا ہے - خداوند تعالے کو اپنا ممنون سنت ٹھہراتا ہے - خدا تعالے کو خدائی کے ناقابل قرار دیکر خدائی کرنا سکھاتا ہے - خدا تعالے کو ظالم بدعہد بیوفا قرار دیتا ہے اور اپنے آپ کو خدا تعالے کا محسن ثابت کرتا ہے - اور اپنے احسانات کا زیر بار بناتا ہے - غرضکہ ذات مجموعۂ کمالات اور موصوف بہ جمیع صفات حسنہ کو مجموعہ عیوب بیان کرتا ہے اور انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں پڑھکر سناتا ہے - اور مسلمان پروانہ وار اس بکواس پر فدا ہوتے ہیں - مسلمان اخبار اور رسالے بڑے شوق سے شایع کرتے اور خوش ہوتے ہیں - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

ہاں یہ سچ ہے کہ کبھی راز و نیاز کے عالم میں انسان خداوند تعالے سے اسطرح دعائیں مانگتا ہے - دعا کے الفاظ عام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کر سکتا - لیکن ایک عام جلسہ میں اور اسلام کی حمایت کے جلسہ میں محض اپنی لفاظی جتانے کے لئے ایسی فضول اور بیہودہ بکواس کی جسکا نہ کوئی سر ہے نہ پاؤں - اور جو دیا نند سرستی اور دھرمپال کی بیہودہ سرائی (جو انہوں نے خدا تعالے کی نسبت کی ہے) سے بھی کئی حصہ بڑھی ہوئی ہے - اشاعت کسقدر قابل افسوس ہے - ممکن ہے کہ اس نظم کی قبولیت کو دیکھکر اب کوئی اور شاعر خداوند تعالے کی ماں بہن قرار دیکر مغلظات سنائے - اور پنجاب کے خودستا میاں مٹھو سے بھی بازی لیجانے کی کوشش کرے - اے ذات باری سے تعلق رکھنے والو - اے غیور مسلمانو ! اس نظم سے جسکا نام **شکوہ** ہے اور جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں پڑھی گئی تھی - اپنی بیزاری ظاہر کرو - کیا اب بھی تم تسلیم نہیں کرتے کہ دنیا میں ایک مسیح و مہدی کے آنیکی کس قدر ضرورت تھی -

(اکبر شاہ خاں)

## ایک عجیب ریویو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب چشمہ مسیحی میں ثابت کیا تھا کہ متی مرقس وغیرہ کی انجیلوں کا ماخذ و منبع یہودیوں کی پورانی تصانیف ہیں - اس کتاب کو چھپے ہوئے کوئی چھ سال کا عرصہ گذرا ہوگا - اب کوئی یسوعی حافظ جان عبد اللہ نام نور افشاں میں اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے روتے چلاتے ہیں - کہ مرزا صاحب نے انجیلوں پر حملہ کیا - حالانکہ قرآن شریف میں لکھا ہے - کہ انجیل خدا کا کلام ہے - بیشک مسٹر جان یہ ٹھیک ہے قرآن میں ایسا لکھا ہے - مگر قرآن میں یہ نہیں لکھا کہ ہر ایک مجہول الکنہ شخص اوٹھکر جو کتاب لکھے اس کو تم انجیل تسلیم کر لو - خدا کا کلام خدا کے نبیوں پر اترتا ہے - متی مرقس وغیرہ نبی چھوڑ کر ملہم بھی نہ تھے - انہوں نے سرسری طور پر ایک قصہ لکھا یا کسی نے لکھکر انکیطرف منسوب کر دیا تم نے اس کو کتاب مقدس بنا لیا - معلوم نہیں آپ کس چیز کے حافظ ہیں - آنکھوں کے یا کسی انجیل کے - بہر حال آپ پڑھ سکتے ہیں - تو خود - ورنہ تکلیف کر کے کسی پادری صاحب سے پڑھوا کر سنیں کہ یورپ کے محقق یسوعی ان انجیلوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں - کتاب انسکلوپیڈیا برٹینیکا - انسکلوپیڈیا بلیکا وغیرہ میں کیا لکھا ہے - یسوع مسیح تو وفات پا چکے اور ان کے شاگردوں میں کوئی ایسا ایماندار نہیں جو تمہاری آنکھیں کھول سکے - مگر امید ہے کہ ان کتابوں کے مطالعہ سے آپ کی آنکھیں کھلجائیں - مسٹر جان فرماتے ہیں کہ نیا مسیح نے مسلمان علماء کے دل ہلا دیئے ہیں - ہم کہتے ہیں کہ اگر مسلمان علماء کے دل ہلجاتے تو یوروپین پادریوں کو اتنے بڑے مفردوں کی صعوبت اُٹھاکر ٹٹی خانوں کی بو سونگھنی

## نور افشانی کمیٹی توجہ کرے

جب کبھی ہم یسوعی صاحبان کے متعلق کوئی چھوٹا سا نوٹ اخبار بدر میں لکھ دیتے ہیں۔ اور وہ بھی نور افشاں کے کسی حملہ کے جواب میں ہوتا ہے۔ تو نور افشاں کے ایڈیٹر برخلاف تعلیم یسوع واویلا مچانا شروع کرتے ہیں۔ کہ بدر نے مار لیا کھا لیا۔ یہ کیا وہ کیا۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ کوئی اخبار اس امر کا خالی نہیں جاتا کہ اسلام پر تمسخر ہو اور اناپ شناپ اعتراض نہ کئے جائیں۔ ہم تو نور افشاں کے بیسیوں آرٹیکل پڑھ کر خاموش رہتے ہیں۔ مگر آخر کچھ کہنا ہی پڑتا ہے

۲۶ - جولائی کے پرچہ میں نور افشان نے اخبار اہل فقہ سے حضرت مرشد صاحب مرحوم علیہ الرحمۃ کے متعلق ایک لمبی عبارت نقل کر کے اپنے تین صفحے سیاہ کئے ہیں۔ اور اخیر میں نوٹ چڑھایا ہے کہ جو شخص بار بار اپنی باتوں کو بدلے وہ قابل اعتبار نہیں۔

اس نور افشانی حیلہ بازی کو دیکھکر مجھے بنگالہ کی ایک یسوعی لیڈی یاد آئی ہیں۔ جس نے مذہبی گفتگو کے درمیان مجھے کہا کہ اسلام کا مذہب اس واسطے سچا نہیں ہے کہ اس کے مطابق عورتوں میں کوئی روح نہیں۔ اور عورتیں مرنیکے بعد فنا ہو جائیں گی۔ نہ بہشت جائیں گی نہ دوزخ۔ جب میں نے لیڈی صاحب سے اس قول کا حوالہ مانگا۔ تو وہ ایک یسوعی پادری کی ایک کتاب اُٹھا لائیں۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ میں نے کہا لیڈی صاحبہ ہمارے کتب خانوں میں بہت سی ایسی کتابیں ہیں جن کو یہودیوں نے تصنیف کیا ہے۔ اور ان میں لکھا ہے کہ یسوع کی ولادت ناجائز تھی۔ اور وہ مصریوں کا شاگرد تھا۔ ان سے کچھ جادو اور شعبدہ بازیاں سیکھ کر لوگوں کو بہکاتا تھا۔ اور بیگانی عورتیں بہکا کر ساتھ لئے پھرتا تھا۔ کیا آپ پسند کریں گی کہ میں وہ کتابیں آپ کو دوں۔ اور آپ اسکو پڑھیں لیڈی صاحب بولیں۔ یہود کی تصنیف عیسائیوں کیواسطے سند نہیں ہو سکتی۔ میں نے عرض کی کہ اگر یہ قاعدہ درست ہے۔ تو پھر عیسائی کتاب اسلام کیواسطے کسطرح سند ہو سکتی ہے۔ یہ جواب سنکر لیڈی صاحبہ کی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے وہ کتاب رکھدی۔ تب میں نے انہیں قرآن شریف کی وہ آیتیں نکالکر دکھلائیں جنکے رو سے مردوں کیطرح عورتیں بھی اپنے نیک اعمال کا ثمرہ جنت میں پائیں گی۔

نور افشاں جانتا ہے کہ اہل فقہ احمدیوں کا دشمن ہے اس کی بات ہمارے حق میں سند پکڑنا کن اُصول کے بالتحت جائز ہو سکتا ہے۔ بہر حال اگر ہم ان باتوں کو بالفرض یہ مان لیں۔ اور نور افشان کے قایم کردہ قاعدہ پر بھی یقین کرلیں کہ جو شخص بار بار اپنی باتوں کو بدلے وہ قابل اعتبار نہیں۔ تو بھائی نور افشاں یہ رونا تو پورانا چلا آتا ہے۔ خداوند یسوع پہلے تو بادشاہ بننے کی اور جنگ کرنے کی تیاریاں کرتے رہے۔ حواریوں کو تاکید کی۔ کہ پوشاک بیچکر بھی تلواریں خرید کریں۔ (لوقا ۲۲ باب ۳۶ آیت)

لیکن جب دیکھا کہ یہ بات بنتی نہیں نظر آتی۔ تو صلح کے شاہزادے بن بیٹھے۔ اور حکم نازل کیا کہ جو دائیں گال پر طمانچہ مارے اس کے آگے بائیں پھیر دو (متی ۵/۳۹) پھر پہلے تو فرماتے رہے کہ اُن سے مت ڈرو جو جسم کو مار ڈالتے ہیں (لوقا ۱۲/۴)

لیکن جب اپنی باری آئی۔ تو یہ قانون بدل دیا۔ اور یہودیوں سے ڈر کر بھاگتے پھرے۔ (یوحنا ۷/۱)

پہلے تو یسوع نے ایک جگہ یہ عقیدہ قایم کیا کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے (یوحنا ۱۴/۲۸)

پھر دوسری جگہ آپ باپ کے ساتھ ایک ہو بیٹھے۔ (یوحنا ۱۰/۳۰)

ایک جگہ فرمایا کرتے تھے کہ میں کسی پر سزا کا حکم نہیں کرتا (یوحنا ۱۲/۴۷)

دوسری جگہ خود ہی عدالت کے مالک بن بیٹھے (یوحنا ۵/۲۲)

پہلے یہ کہتے رہے کہ میں شریعت کو منسوخ کرنے نہیں آیا۔ پھر ساری شریعت پر پانی پھیر دیا کہانتک شمار کیا جائے۔ بلکہ یہ ادل بدل تو یسوعیوں کے خداوند کا اس وقت کے بعد بھی رہا۔ جبکہ وہ بقول اُن کے باپ کے داہنے طرف تخت پر جلوہ گر ہوا۔ کیونکہ اپنی زندگی کے بیسیوں سال بعد جب اُسے خیال ہوا۔ کہ اپنے زمینی سوانح سے لوگوں کو باخبر کرے۔ تو متی کو الہام کیا۔ کہ یوسف یعقوب کا بیٹا تھا (متی ۱/۱۶)

اور لوقا کو القاء کیا کہ نہیں یوسف ہیلی کا بیٹا تھا۔ (لوقا ۳/۲۳)

متی کو کہا میں بچپن میں مصر گیا تھا۔ (متی ۲/۱۴)

اور لوقا کو کہا کہ میں پیدایش کے بعد یروشلم لایا گیا تھا۔ پھر واپس ناصرت کو۔ اور پھر ہر سال یروشلم کو آتے رہے۔ (دیکھو لوقا باب ۲ - آیت ۲۲ تا ۴۲)

مرقس کو بتلایا کہ بپتسما پانے کے بعد میں فی الفور جنگل چلا گیا۔ اور چالیس دن وہاں رہا (مرقس ۱/۱۲) اور یوحنا کے کان میں جا پھونکا کہ بپتسما پانے کے تیسرے دن ایک شادی کی دعوت میں شامل ہوا تھا (یوحنا ۲/۱)

متی کو کہا کہ میرا مشہور وعظ پہاڑ پر ہوا (متی ۵/۱)

لوقا کو کہا کہ میدان میں ہوا (لوقا ۶/۱۷)

غرض ایسے مختلف بیان تو بہت ہیں کہانتک کوئی گنے۔ کاش کہ یسوعی صاحبان اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھتے اور دوسروں پر الزام لگانے سے بچتے +

## مدینۃ المسیح

حضرت امیر ماشاء اللہ بخیر و عافیت ہیں آپ نے ایکدن فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ کے فتاوی جمع کئے جائیں۔ اگر خدا تعالے کسی کو توفیق دے۔

اہلبیت مسیحا ۔ بخیریت ہے۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے ۴-۵-۶- اگست تین دن نماز استسقا پڑھائی اللہ تعالے اپنے عاجز بندوں کی دعائیں سن لے۔ ۱۵- اگست تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ڈیڑھ ماہ کے لئے موسمی تعطیلیں ہوں گی اسدفعہ رمضان المبارک کی خاطر تعطیلوں میں دیر ہوئی۔ بورڈنگ ہوس کے برآمدوں پر چھت پڑ رہی ہے۔ اور امید ہے کہ تعطیلوں کے درمیان انشاء اللہ مکمل ہو جائیگا۔ عمارت فنڈ کے لئے چندوں کے متعلق خاص طور سے یاددہانی کی جاتی ہے۔ حضرت میر ناصر نواب اسی کام کیواسطے سفر میں ہیں۔ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب بمعیت بعض دیگر احباب ۱۹ و ۲۰- اگست کو شملہ میں لیکچر دینے کیواسطے تشریف لیجائیں گے۔ حضرت خواجہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اس ماہ میں ان کے لیکچروں کا پروگرام یہ ہے :- وزیر آباد ۴- اگست - ہوشیارپور ۶- اگست - امرتسر ۱۲ - ۱۴- اگست اور لکھنؤ مسلم یونیورسٹی کانسٹیٹیوشن کمیٹی ۱۸ و ۱۹- ۲۰- اگست سنہ ۱۹۱۱ء

**عینک کی شناخت** چشمہ سے کھولکر گلاس الگ نکال لیا جائے اور پھر اس کو جس طور سے کہ روپے کو آدمی انگلی پر بجا کر کھرا کھوٹا پہچانتے ہیں وہی حالت پتھر و شیشی کی ہے۔ یعنی اگر پتھر ہوگا تو صاف آواز آئیگی ورنہ شیشے ہونے سے خواہ کرسٹل ہی کیوں نہ ہو بھدی آواز آئیگی اور معلوم ہوگا کہ خراب روپیہ ہے دوسرے بیل پتھر کبھی رنگ کسی کا نہیں ہوگا۔ صاف شفاف گلاس ہوگا

**قسطنطنیہ** کے حصہ استنبول میں تباہ کن آتشزدگی سے دو میل رقبہ کے اندر کئی ہزار مکانات خاک سیاہ ہو گئے ایک آتشزدہ مکان سے ایک شہتیر گرنے سے وزیر جنگ کے سخت ضرب آئی۔ بُطال میں بھی جو یہودیوں کی آبادی ہے آگ لگ گئی جس سے ہزار مکانات خاکستر ہوگئے آگ کے ایک ساتھ کئی کئی مکانات سے نمودار ہونے سے

## حضرت خواجہ حسن بصری رح

### نماز استسقاء اور وعظ

ایک مرتبہ خشک سالی کی وجہ سے بصرہ میں قحط اس شدت سے نمودار ہوا کہ بقول شیخ سعدی سے کہ یاراں فراموش کردند عشق۔ خدا سے زاری و التجا کرنے اور نماز استسقا پڑھنے کیلئے اہل بصرہ ایک میدان میں جمع ہوئے۔ نماز کے بعد ایک ممبر رکھا گیا۔ کہ حضرت خواجہ وعظ شروع کریں۔ لوگوں کو بڑی بڑی امیدیں تھیں۔ کہ حضرت خواجہ آج وعظ میں بڑے معارف و حقایق بیان کریں گے۔ لیکن آپنے صرف چند ہی لفظوں میں وعظ کا خاتمہ کر دیا۔ چنانچہ فرمایا کہ اے لوگو! تشنہ لبو! استسقاء طلبو! اگر دنیا کی نعمتیں حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو ایسے آدمی کو وعظ کیلئے کیوں کھڑا کرتے ہو جو دنیا اور دنیا کی گوناگون نعمتوں کو پرکاہ سے بھی کم بے حقیقت سمجھتا ہے۔ اسلئے اگر تم چاہتے ہو کہ مینھہ برسے۔ اگر تم چاہتے ہو اناج سستا ہو جائے۔ اور تم پیٹ بھر کر کھاؤ۔ تو حسن کو اس حسن کو جو تارک الدنیا ہے کچھ عرصہ کیلئے بصرہ سے باہر نکالدو۔ اللہ کی رحمتیں پھر نازل ہونی شروع ہو جائینگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ بصرہ سے باہر تشریف لیگئے اور بارش موسلا دھار شروع ہو گئی +

### عجیب و غریب سوال و جواب

آپ سے ایکدفعہ ایک طفل ایک مست مجذوب ایک مخنث اور ایک عورت نے الگ الگ کلام کیا۔ وہ کلام کیا تھا حسن بیان کا ایک نمونہ تھا۔ اور معارف و حقایق کا ایک دفتر اہل دل اس کلام کو سنیں اور مزے لیں۔ اسکی کیفیت اس طرح ہے۔ کہ ایک لڑکا ہاتھ میں چراغ لئے جاتا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ روشنی کہاں سے لائے۔ لڑکے نے چراغ بجھا دیا۔ اور کہا۔ پہلے اب یہ بتلائے کہ وہ روشنی اب گئی کہاں۔ آپ نے ایک مست مجذوب کو دیکھا کہ وہ کیچڑ میں گرتا پڑتا جا رہا ہے۔ آپنے فرمایا اے مست قدم ثابت کر کے رکھہ کہ گرنے سے بچ جائیگا اس نے کہا میں تو مست مجذوب کیچڑ میں گر پڑا تو کیا ہوا۔ اور نہ گرا تو کیا ہوا۔ دونوں حالتیں میرے لئے یکساں ہیں۔ پہلے تو اپنا قدم ثابت رکھہ کہ تو مرد ہوشیار اور عقلمند ہے۔ اگر اس حالت میں گر پڑا تو دعویٰ عقلمندی و مردی جاتا رہیگا ایک مخنث کا دامن آپ کے پاؤں سے اڑ گیا۔ اس نے کہا۔ اے صاحب مجھے بے پردہ نہ کرو۔ میرا حال دنیا جانتی ہے لیکن انجام کار کیا ہوگا۔ اس کا علم صرف خدا ہی کو ہے۔ ایک مرتبہ ایک خوبصورت عورت برہنہ سر ہاتھ منہ کھولے غصہ میں بھری ہوئی اپنے شوہر کی شکایت لئے فراواں سے لب تر کئے ہوئے آپ کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا کہ اے نیکبخت اپنے سر اور منہ کو تو ڈھانپ لے۔ پھر اپنے خاوند کی شکایت بھی کر لینا۔ عورت نے کہا اے حسن میں خدا کے ایک بندے کی محبت میں اسقدر از خود رفتہ ہو گئی ہوں کہ تن بدن کا ہوش نہیں ہے۔ اگر تو بھی خدا خالق کی دوستی میں ایسی محویت سے کام لیتا تو میری طرف کبھی دھیان نہ ہی نہ کرتا۔ اور تجھے معلوم ہی نہ ہوتا۔ کہ میرے سر پر کپڑا ہے یا نہیں ہے +

### تین چیزوں کی ممانعت

سعید بن جبیر نے ایک مرتبہ عرض کیا۔ کہ مجھے کچھ ہدایت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا تین چیزوں کی ممانعت کرتا ہوں۔ اول یہ کہ بادشاہوں سے بہت خلا ملا نہ کرنا کہ انجام اس کا تیرے حق میں برا ہے۔ بادشاہوں کی شفقت و عنایت پر زیادہ بھروسہ نہ کرنا کہ ان کو آنکھہ بدلتے کچھہ دیر نہیں لگتی۔ دوسرے یہ کہ کسی نامحرم عورت سے خلوت میں نہ بیٹھنا۔ خواہ وہ رابعہ وقت کیوں ہی نہ ہو۔ اور خواہ تو اُسے قرآن شریف کی تعلیم ہی کیوں نہ دیتا ہو۔ تیسرے یہ کہ مزامیر سے پرہیز کرنا۔ خواہ تو مردان خدا ہی سے کیوں نہ ہو۔ کیونکہ مزامیر سے دل قابو میں نہیں رہتا۔ اور انسان ڈگمگا جاتا ہے۔

### کلمات طیبات

آپ سے کئی کلمات منسوب ہیں۔ لیکن یہاں چند خلاصہ کے طور پر لکھے جاتے ہیں۔

(۱) بھیڑ آدمی سے زیادہ آگاہی رکھتی ہے۔ کیونکہ چرواہے کی آواز پر فوراً نقل و حرکت کر دیتی ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ آدمی خدا کے حکم کی شناخت نہیں کر سکتا۔

(۲) بدوں کی صحبت سے گریز کرو۔ نہیں اپنی تھوڑی بہت نیکیاں بھی گنوا بیٹھو گے۔

(۳) جس نے قناعت اختیار کی وہ خلق سے بے نیاز ہوا۔ جس نے خلق سے کنارہ کشی اختیار کی وہ سلامت رہا۔ جس نے شہوت ترک کی وہ آزاد ہو گیا۔ جس نے چند روزہ صبر اختیار کیا۔ اس نے ہمیشہ کی سعادتمندی حاصل کر لی۔

(۴) ورع کے تین درجے ہیں۔ ایک یہ کہ جب بولے حق بولے خواہ خوشی میں ہو یا ناخوشی میں۔ دوسرے یہ کہ جس چیز میں خدا کا غصہ ہو اس سے اپنے تمام اعضاء کو نگاہ رکھے۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور خوشنودی کا ہر وقت خیال رکھے یہ باتیں ہزار سال کی نماز اور روزہ سے افضل ہیں۔

(۵) ایک شخص نے کہا۔ فلاں شخص ستر سال کی عمر میں اب دم توڑ رہا ہے۔ فرمایا یہ نہ کہو اس طرح کہو کہ وہ ستر سال سے جانکنی کی حالت میں تھا۔ اب نجات حاصل کر رہا ہے۔

(۶) عقلمند وہ ہے جو دنیا کو خراب کرے اور آخرت کو سنوارے نہ یہ کہ آخرت کو خراب کرے اور اس کی خرابی میں دنیا کو بنائے۔

(۷) دنیا میں کوئی سرکش گھوڑا تیرے نفس سے زیادہ سخت لگام دینے کے قابل نہیں۔

(۸) اگر تو یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تیرے بعد دنیا کا کیا عالم ہوگا اور دوسروں کی موت سے عبرت حاصل کر کہ ان کی موت کے بعد دنیا کا کیا حال ہے۔

(۹) جو شخص دوسروں کی بات تیرے پاس لاتا ہے۔ تیرے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ اسی طرح وہ تیری بات اوروں سے جا کر نہ کہتا ہوگا۔

(۱۰) جو نماز حضور دل سے نہیں ہے وہ عذاب کا پیش خیمہ ہے۔

(۱۱) میرا کلام سنو۔ کیونکہ میرا علم تمکو فایدہ دیگا۔ اور میری بے عملی تمکو نقصان نہ پہونچا سکے گی +

(۱۲) جس دل میں دنیا کی محبت ہے وہ دل زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے +

(صوفی)

### بالکل جھوٹ

کسی محمد حسین دہلوی نے روزانہ پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے کہ حضرت علامہ نورالدین ایدہ اللہ رب العالمین مولوی سید نذیر حسین دہلوی کے شاگرد اور مرید تھے۔ یہ سیاہ جھوٹ ہے اور پیر و مرشد برحق کے حق میں ایک لائبل ہے۔ نامہ نگار کو اسکی فوراً تردید کرنی چاہیئے۔ خدا نے نہیں چاہا کہ جو خدا کے برگزیدہ نبی کا اول المکفّرین ہو۔ وہ آپ کا اُستاد یا مرشد بنے۔ بلکہ بیچارے میاں نذیر حسین صاحب تو تین چار سوالات کے جواب میں فیل ہو کر اسبات کی شہادت دیچکے ہیں۔ کہ وہ اس قابل نہ تھے معلوم نہیں پیسہ اخبار کو ایسے نامہ نگار کہاں سے ملجاتے ہیں۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت غلط اطلاعیں دینا اپنا فرض خیال کرتے ہیں +

### نماز جمعہ کا میموریل

حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے ۲۰ جولائی کے بدر میں جو میموریل شایع ہوا ہے اُسے بالعموم تمام اسلامی اخبارات نے پسند کیا ہے مگر علیگڈھ کی پارٹی اور بعض دیگر کی یہ رائے ہے کہ یہ میموریل بعد تا جپوشی گورنمنٹ ہند کے سامنے پیش ہو اور کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کیطرف سے گورنمنٹ میں پیش ہو نہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے۔ چونکہ اہل اللہ کو تو کام سے غرض ہوتی ہے ان کا یہ مقصود نہیں ہوتا کہ ہمارا نام ہو اس لئے حضور نے فرمایا اچھا۔ اب پرونشل مسلم لیگ پنجاب کے بعض ممبروں نے آل انڈیا مسلم لیگ میں تحریک کی ہے کہ یہ معاملہ انکی [illegible] میں پیش ہو۔ جہاں کہیں لوگ اسکے متعلق جلسہ کر کے کوئی [illegible] پاس کرنا چاہیں احمدی احباب اس معاملہ میں انکی تائید و امداد کریں۔

**وی پی آتے ہیں** جن صاحبان نے ۱۹۱۱ء کی قیمت تا حال

## حضرت خواجہ حسن بصری رح

### نماز استسقا میں وعظ

ایک مرتبہ خشک سالی کی وجہ سے بصرہ میں قحط اس شدت سے نمودار ہوا کہ بقول شیخ سعدی سہ کہ یاراں فراموش کردند عشق - خدا سے زاری و التجا کرنے اور نماز استسقا پڑھنے کیلئے اہل بصرہ ایک میدان میں جمع ہوئے - نماز کے بعد ایک ممبر رکھا گیا - کہ حضرت خواجہ وعظ شروع کریں - لوگوں کو بڑی بڑی امیدیں تھیں - کہ حضرت خواجہ آج وعظ میں بڑے معارف وحقایق بیان کریں گے - لیکن آپنے صرف چند ہی لفظوں میں وعظ کا خاتمہ کردیا - چنانچہ فرمایا کہ اے لوگو! تشنہ لبو! اشتہاء طلبو! اگر دنیا کی نعمتیں حاصل کرنا چاہتے ہو - تو ایسے آدمی کو وعظ کیلئے کیوں کھڑا کرتے ہو جو دنیا اور دنیا کی گوناگون نعمتوں کو پرکاہ سے بھی کم بے حقیقت سمجھتا ہے - اسلئے اگر تم چاہتے ہو کہ مینھہ برسے - اگر تم چاہتے ہو اناج سستا ہو جائے - اور تم پیٹ بھر کر کھاؤ - تو حسن کو اس حسن کو جو تارک الدنیا ہے کچھ عرصہ کیلئے بصرہ سے باہر نکالدو - اللہ کی رحمتیں پھر نازل ہونی شروع ہو جائینگی - چنانچہ ایسا ہی ہوا - آپ بصرہ سے باہر تشریف لیگئے اور بارش موسلا دھار شروع ہو گئی +

### عجیب و غریب سوال و جواب

آپ سے ایکدفعہ ایک طفل ایک مست مجذوب ایک مخنث اور ایک عورت نے الگ الگ کلام کیا - وہ کلام کیا تھا حسن بیان کا ایک نمونہ تھا - اور معارف وحقایق کا ایک دفتر اہل دل اس کلام کو سنیں اور مزے لیں - اسکی کیفیت اس طرح ہے - کہ ایک لڑکا ہاتھہ میں چراغ لئے جاتا تھا - آپ نے پوچھا یہ روشنی کہاں سے لائے - لڑکے نے چراغ بجھا دیا - اور کہا - پہلے اب یہ بتلائے کہ وہ روشنی اب گئی کہاں - آپ نے ایک مست مجذوب کو دیکھا کہ وہ کیچڑ میں گرتا پڑتا جا رہا ہے - آپنے فرمایا اے مست قدم ثابت کرکے رکھہ کہ گرنے سے بچ جائیگا اس نے کہا میں تو مست مجذوب کیچڑ میں گر پڑا تو کیا ہوا - اور نہ گرا تو کیا ہوا - دونوں حالتیں میرے لئے یکساں ہیں - پہلے تو اپنا قدم ثابت رکھہ کہ تو مرد ہوشیار اور عقل ہے - اگر اس حالت میں گر پڑا تو دعوےٰ عقلمندی و مردی جاتا رہیگا ایک مخنث کا دامن آپ کے پاؤں سے اڑ گیا - اس نے کہا - اے صاحب مجھے بے پردہ نہ کرو - میرا حال دنیا جانتی ہے لیکن انجام کار کیا ہوگا - اس کا علم صرف خدا ہی کو ہے - ایک مرتبہ ایک خوبصورت عورت برہنہ سر ہاتھہ منہ کھولے غصہ میں بھری ہوئی اپنے شوہر کی شکایت ہائے فراواں سے لب تر کئے ہوئے آپ کے پاس آئی - آپ نے فرمایا کہ اے نیکبخت اپنے سر اور منہ کو تو ڈھانپ لے - پھر اپنے خاوند کی شکایت بھی کر لینا - عورت نے کہا اے حسن میں خدا کے ایک بندے کی محبت میں اسقدر از خود رفتہ ہو گئی ہوں کہ تن بدن کا ہوش نہیں ہے - اگر تو بھی خدا خالق کی دوستی میں ایسی محویت سے کام لیتا تو میری طرف کبھی دھیان بھی نہ کرتا - اور تجھے معلوم بھی نہ ہوتا - کہ میرے سر پر کپڑا ہے یا نہیں ہے +



### تین چیزوں کی ممانعت

سعید بن جبیر نے ایک مرتبہ عرض کیا - کہ مجھے کچھہ ہدایت فرمایئے - آپ نے فرمایا تین چیزوں کی ممانعت کرتا ہوں - اول یہ کہ بادشاہوں سے بہت خلا ملا نہ کرنا کہ انجام اس کا تیرے حق میں برا ہے - بادشاہوں کی شفقت وعنایت پر زیادہ بھروسہ نہ کرنا کہ ان کو آنکھہ بدلتے کچھہ دیر نہیں لگتی - دوسرے یہ کہ کسی نامحرم عورت سے خلوت میں نہ بیٹھنا - خواہ وہ رابعہ وقت کیوں ہی نہ ہو - اور خواہ تو اُسے قرآن شریف کی تعلیم ہی کیوں نہ دیتا ہو - تیسرے یہ کہ مزامیر سے پرہیز کرنا - خواہ تو مردان خدا ہی سے کیوں نہ ہو - کیونکہ مزامیر سے دل قابو میں نہیں رہتا - اور انسان ڈگمگا جاتا ہے -

### کلمات طیبات

آپ سے کئی کلمات منسوب ہیں - لیکن یہاں چند خلاصہ کے طور پر لکھے جاتے ہیں -

(۱) بھیڑ آدمی سے زیادہ آگاہی رکھتی ہے - کیونکہ چرواہے کی آواز پر فوراً نقل وحرکت کر دیتی ہے - لیکن تعجب ہے کہ آدمی خدا کے حکم کی شناخت نہیں کر سکتا -

(۲) بدوں کی صحبت سے گریز کرو - نہیں اپنی تھوڑی بہت نیکیاں بھی گنوا بیٹھوگے -

(۳) جس نے قناعت اختیار کی وہ خلق سے بے نیاز ہوا - جس نے خلق سے کنارہ کشی اختیار کی وہ سلامت رہا - جس نے شہوت ترک کی وہ آزاد ہو گیا - جس نے چند روزہ صبر اختیار کیا - اس نے ہمیشہ کی سعادتمندی حاصل کر لی -

(۴) ورع کے تین درجے ہیں - ایک یہ کہ جب بولے حق بولے خواہ خوشی میں ہو یا ناخوشی میں - دوسرے یہ کہ جس چیز میں خدا کا غصہ ہو اس سے اپنے تمام اعضاء کو نگاہ رکھے - تیسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور خوشنودی کا ہر وقت خیال رکھے یہ باتیں ہزار سال کی نماز اور روزہ سے افضل ہیں -

(۵) ایک شخص نے کہا - فلاں شخص ستر سال کی عمر میں اب دم توڑ رہا ہے - فرمایا یہ نہ کہو اس طرح کہو کہ وہ ستر سال سے جانکنی کی حالت میں تھا - اب نجات حاصل کر رہا ہے -

(۶) عقلمند وہ ہے جو دنیا کو خراب کرے اور آخرت کو سنوارے نہ یہ کہ آخرت کو خراب کرے اور دین کی خرابی میں دنیا کو بنائے -

(۷) دنیا میں کوئی سرکش گھوڑا تیرے نفس سے زیادہ سخت لگام دینے کے قابل نہیں -

(۸) اگر تو یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تیرے بعد دنیا کا کیا عالم ہوگا اور دوسروں کی موت سے عبرت حاصل کر کہ ان کی موت کے بعد دنیا کا کیا حال ہے -

(۹) جو شخص دوسروں کی بات تیرے پاس لاتا ہے - تیرے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ اسی طرح وہ تیری بات اوروں سے جاکر نہ کہتا ہوگا -

(۱۰) جو نماز حضور دل سے نہیں ہے وہ عذاب کا پیش خیمہ ہے -

(۱۱) میرا کلام سنو - کیونکہ میرا علم تمکو فایدہ دیگا - اور میری بےعلمی تمکو نقصان نہ پہونچا سکے گی +

(۱۲) جس دلمیں دنیا کی محبت ہے وہ دل زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے + (صوفی)

### بالکل جھوٹ

کسی محمد حسین دہلوی نے روزانہ پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے کہ حضرت علامہ نور الدین ایدہ اللہ رب العالمین مولوی سید نذیر حسین دہلوی کے شاگرد اور مرید تھے - یہ سیاہ جھوٹ ہے بلکہ پیر ومرشد برحق کے حق میں ایک لائبل ہے - نامہ نگار کو اسکی فوراً تردید کرنی چاہیئے - خدا نے نہیں چاہا کہ جو خدا کے برگزیدہ نبی کا اول المکفرین ہو - وہ آپ کا اُستاد یا مرشد بنے - بلکہ بیچارے میاں نذیر حسین صاحب تو تین چار سوالات کے جواب میں فیل ہو کر اسبات کی شہادت دیچکے ہیں - کہ وہ اس قابل نہ تھے معلوم نہیں پیسہ اخبار کو ایسے نامہ نگار کہاں سے ملجاتے ہیں - جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت غلط اطلاعیں دینا اپنا فرض خیال کرتے ہیں +

### نماز جمعہ کا میموریل

حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے ۲۰ - جولائی کے بدر میں جو میموریل شایع ہوا ہے اُسے بالعموم تمام اسلامی اخبارات نے پسند کیا ہے مگر علیگڈھ کی پارٹی اور بعض دیگر کی یہ رائے ہے کہ یہ میموریل بعد تاجپوشی گورنمنٹ ہند کے سامنے پیش ہو اور کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کیطرف سے گورنمنٹ میں پیش ہو نہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے - چونکہ اہل اللہ کو تو کام سے غرض ہوتی ہے ان کا یہ مقصود نہیں ہوتا کہ ہمارا نام ہو اس لئے حضور نے فرمایا اچھا - اب پروونشل مسلم لیگ پنجاب کے بعض ممبروں نے آل انڈیا مسلم لیگ میں تحریک کی ہے کہ یہ معاملہ انکی معرفت گورنمنٹ میں پیش ہو - جہاں کہیں لوگ اسکے متعلق جلسہ کرکے کوئی رزولیوشن پاس کرنا چاہیں احمدی احباب اس معاملہ میں انکی تائید و امداد کریں -

**وی پی آتے ہیں** جن صاحبان نے ۱۹۱۱ء کی قیمت تاحال

# دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد ۹ ر

| | | | |
|---|---|---|---|
| ستت احمدیہ | ۴ ر | معیار الصادقین | ۳ ر |
| شہادۃ القرآن | ۲ ر | الاستخلاف | ۲ ر |
| چولہ گرونانک صاحب | ر | مجموعہ فتاوی احمدیہ | عہ |
| ظہور المسیح | ر | ضرورت زمانہ | ۸ ر |
| ثنائی چکر | ار | کشف الاسرار | ۳ ر |
| صحیفہ آصفیہ | ۲ ر | مباحثہ رامپوری | ۲ ر |
| البرہان الصریح | ۱ | شرائط بیعت ۱۲۵ عہ ۵۰ | ۸ ر |
| شری نہ کلنک درشن | ۸ ر | قرآن شریف مجلد بہ جلد | |
| احسن القصص | ۲ ر | چرمی ترجمہ شاہ رفیع الدین | |
| مبادی الصرف | ۲ ر | صاحب | عہ آر |
| مکتوبات احمدیہ مجلد | ۸ ر ۴ ر | رویائے صالحہ | ۴ ر |
| عقاید احمدیہ | ۲ ر | فرزند علی | ۳ ر |

## مفت

بیلنے اپنا لیکچر کفارہ سرکاری کتابوں کی طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے - تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے - عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں - جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کردینگے اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں - کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کردیں - ان کے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں - عیسائی یا غیر عیسائی کیطرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ پیکٹ روانہ کیا جاویگا -

(محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور)

## کتاب الصیام

مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب - وجہ تسمیہ رمضان - روزہ رکھنے کا مقصد مع دوسرے فواید - ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت - روزہ کب رکھنا چاہیئے - رمضان کیسا مبارک مہینہ - روزہ رکھنے والیکا درجہ - روزہ کے لئے نیت ضروری روزہ کیحالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے - روزہ رکھنے کا وقت - کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے - روزہ کے نواقص - ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا - کس وقت روزہ [illegible] - روزہ کھولتے وقت کیا دعا پڑھیں مقام رمضان [illegible] اعتکاف - عید الفطر - امام کے متعلق -

طریق نماز عید - صدقۃ الفطر کس پر ہے - اور کتنا مدلل آیات و حدیث - قیمت صرف ار

## ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں - جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں -

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی -

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا آرائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے - اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں -

(۴) ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم - اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو -

(محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ) ۶۹ عہ

## احسن القصص

یہ سورۂ یوسف کا ترجمہ اور اس کی تفسیر ہے جو قاضی اکمل صاحب نے لکھی ہے ترجمہ تحت اللفظ - بڑی توجہ تحنت کیساتھ بطور نمونہ کیا گیا ہے پھر ہر لفظ و آیت کی تشریح نہایت بسط سے کیگئی ہے جسقدر سیرل مسکا دہ جمع کر دیا گیا ہے اور ان تمام الزاموں کو اٹھا دیا گیا جو حضرت یوسفؑ کی ذات پر لگائے گئے تھے اور اس بیان کو سیدنا خاتم النبیینؐ کے آئندہ حالات کی نسبت بطور پیشگوئی بتایا گیا ہے اس کے علاوہ جسقدر اخلاقی نتائج نکل سکتے تھے وہ نکالے گئے ہیں آخیر میں اسی قصہ کو تصوف کے رنگ میں اپنے وجود پر وارد کر کے دکھایا گیا ہے - لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ ہے قیمت صرف ۱۰ ر رکھی گئی ہے تمام احمدی دوست اسے منگوا کر پڑھیں اور غرباء میں مفت تقسیم کریں یہ کتاب بدر بک ایجنسی سے ملسکتی ہے احسن القصص کو حضرت امیر المومنین نے پڑھکر فرمایا سورۃ یوسف میں جو چند مقامات ہیں انکو آپ نے خوب حل کر دیا جزاکم مجھے بہت پسند ہے -

# ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

## اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا - یہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے - یہ دوا ۲۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے - یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے - ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

## عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے - اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اشتہا کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

## مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت للعہ نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

## انصار بدر توجہ فرماویں

معزز ناظرین اس اخبار کو دیکھکر یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ کسقدر حقایق و معارف کا خزانہ اسکے لئے جمع کر کے نذر کیا جاتا ہے - کیا بدر کا اتنا حق نہیں کہ آپ لوگ ایک پرجوش دل لیکر اس کے خریدار بڑھانے کیطرف توجہ فرماویں کئی خریداروں نے تا حال ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ء کا چندہ سالانہ ادا نہیں کیا - پھر خریدار بھی اتنے نہیں جتنی کہ امید کی جاسکتی ہے - اسلئے سب خریداران بدر کو توجہ دلائی جاتی ہے -

## کہ خریدار پیدا کریں!

# دفتر اخبار بدر سے طلب کرو

مجموعہ درثمین اردو فارسی مجلد ۹ر

| کتاب | قیمت | کتاب | قیمت |
|---|---|---|---|
| سنت احمدیہ | ۴ر | معیار الصادقین | ۳ر |
| شہادۃ القرآن | ۲ر | الاستخلاف | ۲ر |
| چولہ گرو نانک صاحب | ۰ر | مجموعہ فتاوی احمدیہ | عہ |
| ظہور المسیح | ۶ر | ضرورت زمانہ | ۸ر |
| ثنائی چکر | ار | کشف الاسرار | ۳ر |
| صحیفہ آصفیہ | ۲ر | مباحثہ رامپوری | ۰۲ر |
| البرہان الصریح | ۱/ | شرائط بیعت ۱۲۵ء ۵۰ | ۸ر |
| شری شنہ کلنک درشن | ۸ر | قرآن شریف مجلد بہ جلد | |
| احسن القصص | ۰۲ر | چرمی ترجمہ شاہ رفیع الدین | |
| مبادی الصرف | ۲ر | صاحب | عہ / ۱۲ر |
| مکتوبات احمدیہ مجلد ۸ر | ۴ر | رویاے صالحہ | ۴ر |
| عقاید احمدیہ | ۲ر | فرزند علی | ۳ر |

## مُفت

بیٹے اپنا لیکچر کفارہ سرکاری کتابوں کی طرز خط اور تقطیع پر ایک ہزار چھپوایا ہے - تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقسیم کیا جاوے - عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں - جنکو ہم یہاں سے براہ راست روانہ کردیں گے اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے احمدی احباب کو روانہ کی گئی ہیں - کہ وہاں کے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کردیں - ان کے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں - عیسائی یا غیر عیسائی کیطرف سے صرف کارڈ آنے پر بذریعہ پیڈ پیکٹ روانہ کیا جاویگا -

(محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور)

## کتاب الصیام

:- مفصلہ ذیل مضامین کا جامع رسالہ مصنفہ قاضی اکمل صاحب - (۱) وجہ تسمیہ رمضان - (۲) روزہ رکھنے کا مقصد - (۳) دوسرے فواید - (۴) ماہ رمضان کے تقرر کی حکمت - (۵) روزہ کب رکھنا چاہیئے - (۶) رمضان کیسا مبارک مہینہ - (۷) روزہ رکھنے والیکا درجہ - (۸) روزہ کے لئے نیت ضروری - (۹) روزہ کیحالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے - (۱۰) روزہ رکھنے کا وقت - (۱۱) کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے - (۱۲) روزہ کے نواقص - (۱۳) ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا - (۱۴) کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے - (۱۵) روزہ کھولتے وقت کیا دعا پڑھیں - (۱۶) مقام رمضان اعتکاف - (۱۷) عید الفطر - (۱۸) امام کے متعلق - (۱۹) طریق نماز عید - (۲۰) صدقۃ الفطر کس پر ہے - اور کتنا مدلل آیات و حدیث - قیمت صرف ار



## ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں - جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں

(۲) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی +

(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا آرائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے - اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں -

(۴) ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۹ سال خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم - اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو -

(محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ ۱۹۶)

## احسن القصص

یہ سورۂ یوسف کا ترجمہ اور اس کی تفسیر ہے جو قاضی اکمل صاحب نے لکھی ہے ترجمہ تحت اللفظ بڑی توجہ و محنت کیساتھ بطور نمونہ کیا گیا ہے پھر ہر لفظ و آیت کی تشریح نہایت بسط سے کیگئی ہے جسقدر میٹریل ملسکا وہ جمع کردیا گیا ہے اور ان تمام الزاموں کو اٹھا دیا گیا جو حضرت یوسف ؑ کی ذات پر لگائے گئے تھے اور اس بیان کو سیدنا خاتم النبیین ؐ کے آئندہ حالات کی نسبت بطور پیشگوئی بتایا گیا ہے اس کے علاوہ جسقدر اخلاقی نتائج نکل سکتے تھے وہ دکھائے گئے ہیں آخیر میں اسی قصہ کو تصوف کے رنگ میں اپنے وجود پر وارد کرکے دکھایا گیا ہے - لکھوائی چھپوائی کاغذ اعلے ہے قیمت صرف ۰۲ر رکھی گئی ہے تمام احمدی دوست اسے منگوا کر پڑھیں اور غربا میں مفت تقسیم کریں یہ کتاب بدر بک ایجنسی سے ملسکتی ہے احسن القصص کو حضرت امیر المومنین نے پڑھکر فرمایا سورۃ یوسف میں چند مقامات ہیں انکو آپ نے خوب حل کردیا جزاکم اللہ مجھے بہت پسند ہے +

# ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

## اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا - یہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے - یہ دوا ۲۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے - یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے - ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ۳ تک ۵ر

## عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے - اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اشتہا کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہوجاتی ہے - قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

## مُفرّح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضاے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے ادا سے قیمت للعہ نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

## انصار بدر توجہ فرماویں

معزز ناظرین اس اخبار کو دیکھکر یہ معلوم کرسکتے ہیں کہ کسقدر حقائق و معارف کا خزانہ انکے لئے جمع کرکے نذر کیا جاتا ہے - کیا بدر کا اتنا حق نہیں کہ آپ لوگ ایک پر جوش دل لیکر اس کے خریدار بڑھانے کیطرف توجہ فرماویں - کئی خریداروں نے تا حال سنہ ۱۰ و ۱۹۰۹ و ۱۹۱۱ء کا چندہ سالانہ ادا نہیں کیا - پھر خریدار بھی اتنے نہیں جتنی کہ امید کی جاسکتی ہے - اسلئے سب خریداران بدر کو توجہ دلائی جاتی ہے -

# کہ خریدار پیدا کریں !